لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ط

اَحَادِیْثُ الْعَمَلِ

مؤلفہ

محمد علی

مترجم قرآن مجید انگریزی، مولف بیان القرآن،
ریلیجن آف اسلام، مینول آف حدیث وغیرہ

Rs. 10/-/-

ادارۂ ادبیاتِ جدید۔ مسلم سٹریٹ سرکلر روڈ۔ لاہور!

Marfat.com

19764

DATA ENTERED

۲۹۷۲۲۸
۱۵۲۵۲
۱۹۷۴
۹۲

چوہدری فضل حق پرنٹر پبلشر نے انصاف پریس ریلوے روڈ ۱ لاہور سے چھپوا کر دفتر ادارۂ ادبیاتِ جدید
مسلم سٹریٹ سرکلر روڈ سے شائع کیا۔

Marfat.com

DATA ENTERED

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمہید!

پچیس سال سے زیادہ گذر گئے ہیں جب میں نے ایک کتاب بنام "مقامِ حدیث" لکھی تھی جس میں بالوضاحت بیان کیا گیا تھا کہ شریعتِ اسلام میں حدیث کا کیا مقام ہے۔ اور حدیث کس طرح جمع ہوئی۔ اور اُن شبہات کا ازالہ کیا تھا جو احادیث کے قابلِ اعتماد ہونے کے متعلق پھیلائے جاتے ہیں۔ شریعتِ اسلامی کی اصل بُنیاد قرآن کریم ہے مگر جہاں قرآن کریم میں زیادہ تر اصولِ دین پر روشنی ڈالی گئی ہے تفصیلاتِ دین کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول اور عمل سے واضح فرمایا۔ اسلئے ہر ایک مسلمان کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ قرآن کریم کا علم حاصل کرے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حدیث کا بھی کچھ علم حاصل کرے۔ مگر اس راہ میں ایک بڑی روک کُتب حدیث کی ضخامت ہے جسکی وجہ سے نہ تو ہر مسلمان کیلئے یہ میسر آسکتا ہے کہ وہ کُتبِ حدیث کو خریدے اور نہ یہ کہ وہ اپنی طرح طرح کی مصروفیات کے اندر انہیں پڑھ سکے۔ چار یا پانچ سال کا عرصہ ہوا بعض انگریز نو مسلمین کے توجہ دلانے پر میں نے ایک کتاب مینوئل آف حدیث کے نام سے لکھی جس میں قریباً سات سو حدیث زیادہ تر صحیح بخاری سے ایسی جمع کی جن کی ضرورت ہر مسلمان کو اپنی روزمرہ زندگی میں پیش آتی ہے۔ اِس کتاب کی ضرورت کس قدر تھی اس کا اندازہ اِس سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب جو دو ہزار کی تعداد میں چھپی تھی دو سال کے اندر اندر ختم ہوگئی۔ "احادیث العمل" کے نام سے اسی کتاب کا اُردو ترجمہ شائع ہو رہا ہے۔ اِس کتاب میں صرف وہی احادیث لی گئی ہیں جو مستند ہیں اور اسکی بھی ۶۹۰ حدیثوں میں سے ۵۲ یا تین چوتھائی حدیثیں صحیح بخاری کی ہیں۔ اس لئے ایک طرح پر یہ کتاب صحیح بخاری کا ملخص کہلا سکتی ہے۔ میں نے حتی الوسع زندگی کے ہر پہلو پر احادیث کو اِس کتاب میں جمع کر دیا ہے مگر اس کیساتھ ہی میں اِس کی دو خصوصیتوں کیطرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ پہلی خصوصیت یہ ہے کہ ہر باب کے شروع میں میں نے پہلے قرآن کریم

Marfat.com

کی اُن آیات کو نقل کر دیا ہے جن کا تعلق زندگی کے اُس شعبہ سے ہے جس کے لئے وہ باب مخصوص ہے۔
یہ ہے کہ پڑھنے والا خود یہ اندازہ لگا سکے کہ کس طرح پر دین کے اصول سب قرآن کریم میں مذکور ہیں اور
ان اصول کی ہر وہ تفصیل ہے جو زبان یا عمل نبوی سے ہم تک پہنچی ہے۔ اور دوسری خصوصیت یہ ہے کہ قرآن
آیات کو نقل کرنے کے بعد ایک نوٹ کی صورت میں یہ بتا دیا ہے کہ قرآن کریم اس شعبۂ زندگی کے متعلق
کیا کیا ہدایات دیتا ہے۔ اور اس کے بعد یہ بتایا ہے کہ حدیث اِس شعبۂ زندگی کے متعلق کیا کیا ہدایا
ہے۔ یوں مَیں نے ہر ایک آیت قرآنی کا خلاصہ مفہوم بتا دیا ہے اور اسکے بعد ہر ایک حدیث کا خلا
بیان کر دیا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ ایک کم فرصت آدمی صرف اس نوٹ کو پڑھ کر یہ معلوم کر سکتا
مسئلہ زندگی پر قرآن کریم کی تعلیم کا کیا خلاصہ ہے اور حدیث کی تعلیم کا کیا خلاصہ۔

اِن نوٹوں کے اندر جو مَیں نے حوالے دیئے ہیں وہاں آیت قرآنی کا حوالہ صرف اسی نمبر سے دیا
نمبر پر عنوانِ باب میں آیت مذکور ہے۔ اور حدیث کے حوالہ میں ح کا حرف ساتھ بڑھا دیا ہے
اِس کے علاوہ متن کتاب میں ہر ایک آیت قرآنی کا حوالہ بھی موجود ہے جہاں پہلا نمبر سورت کا
دوسرا نمبر سورت کی آیت کا۔ مثلاً ۲ : ۳۸۵ سے مراد ہے دوسری سورت یعنی سورۃ بقرہ کا آیت نمبر
اسی طرح حدیث کے حوالجات بھی سب دیدیئے گئے ہیں تاکہ جو شخص چاہے اصل حدیث کو دیکھ سکے۔ احاد
کے حوالوں میں پہلا نمبر کتاب کا ہے اور دوسرا نمبر باب کا۔ مثلاً بخاری ۱ : ۱ سے مراد ہے بخاری کتاب اوّل
باب اوّل ۔

محمد علی

مسلم ٹاؤن۔ ۷ مئی ۴۸ء

فہرست مضامین احادیث العمل

نمبر شمار	نمبر ابواب	مضمون	نمبر صفحہ
۱	باب ۱	وحی	۱
۲	باب ۲	ایمان اور اسلام	۲۰
۳	باب ۳	علم	۳۶
۴	باب ۴	**طہارت**	۴۷
〃	باب ۱	حوائج ضروریہ	۵۲
〃	باب ۲	مسواک	۵۷
〃	باب ۳	وضوء	۵۹
〃	باب ۴	غسل، کن کن باتوں میں غسل ضروری ہے۔	۶۸
〃	باب ۵	تیمم کے احکام	۷۴
۵	باب ۵	مسجد	۷۷
۶	باب ۶	اذان - اقامت	۱۰۳
۷	باب ۷	جماعت	۱۱۹
۸	باب ۸	امام	۱۳۰
۹	باب ۹	اوقاتِ نماز و دیگر احکام	۱۴۲
۱۰	باب ۱۰	نماز کی تفصیلات	۱۵۸
۱۱	باب ۱۱	جمعہ	۱۸۶
۱۲	باب ۱۲	عید	۱۹۵

Marfat.com

Marfat.com

نمبر شمار	نمبر ابواب	مضمون	نمبر صفحہ
۱۳	باب ۱۳	تہجد۔ وتر۔ تراویح	۲۰۷
۱۴	باب ۱۴	استخارہ۔ نماز کسوف۔ استسقاء	۲۱۵
۱۵	باب ۱۵	جنازہ	۲۱۹
۱۶	باب ۱۶	صدقہ۔ زکوٰۃ	۲۴۲
۱۷	باب ۱۷	روزہ	۲۶۱
۱۸	باب ۱۸	حج۔ عمرہ	۲۷۴
۱۹	باب ۱۹	جہاد	۲۹۴
۲۰	باب ۲۰	نکاح	۳۱۲
۲۱	باب ۲۱	طلاق	۳۳۲
۲۲	باب ۲۲	تجارت	۳۴۶
۲۳	باب ۲۳	زراعت	۳۵۷
۲۴	باب ۲۴	اجارہ	۳۶۴
۲۵	باب ۲۵	قرضہ۔ رہن	۳۷۴
۲۶	باب ۲۶	ہبہ اور وقف	۳۸۵
۲۷	باب ۲۷	وصیت اور وراثت	۳۹۵
۲۸	باب ۲۸	کھانے پینے کی چیزیں	۴۰۹
۲۹	باب ۲۹	لباس اور زینت	۴۲۸
۳۰	باب ۳۰	اخلاق و آداب	۴۴۲
۳۱	باب ۳۱	امارت	۴۷۱

fat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱

وحی

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
۱- وَاَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَھَا (۴۱: ۱۲)	۱- اور ہر آسمان میں اس کے امر کی وحی کی۔
۲- وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ (۱۶: ۶۸)	۲- اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی۔
۳- وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا	۳- اور کسی انسان کے لئے یہ نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے طور پر یا پردہ کے پیچھے سے یا رسول

Marfat.com

فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ
(۴۲ : ۵۱)

(فرشتہ) بھیجے اور وہ اس کے حکم سے جو وہ چاہے
وحی کرے۔

۴- إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا
أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ
مِن بَعْدِهِ ۚ (۴ : ۱۶۳)

۴- ہم نے تیری طرف وحی کی جس طرح ہم نے
نوح کی طرف اور اس کے بعد (آنیوالے)
نبیوں کی طرف وحی کی۔

۵- وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ
(۲۸ : ۷)

۵- اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی
کی۔

۶- وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ
(۵ : ۱۱۱)

۶- اور جب میں نے حواریوں کی طرف
وحی کی۔

۷- مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ
فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ
بِإِذْنِ اللَّهِ (۲ : ۹۷)

۷- جو کوئی جبرئیل کا دشمن ہے تو اُس
(جبرئیل) نے اللہ کے حکم سے اسے تیرے دل پر
اتارا ہے۔

۸- نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝
عَلَىٰ قَلْبِكَ (۲۶ : ۱۹۳ و ۱۹۴)

۸- اسے روح امین نے تیرے دل پر
اتارا ہے۔

fat.com

۹- فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ (۷۵:۱۸)	۹- جب ہم اسے پڑھ دیں تو تو اس کے پڑھنے کی پیروی کر۔
۱۰- وَنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝ (۱۷:۱۰۶)	۱۰- اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے۔
۱۱- ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ (۷۵:۱۹)	۱۱- پھر ہمارے ذمہ اس کا کھول کر بتانا ہے

تمام مذاہب کی بنیاد وحی الٰہی پر ہے کیونکہ انسان کو خدا کا صحیح علم وحی الٰہی سے ملتا ہے۔ اور وحی کی مدد سے انسان کا تعلق خدا کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ انسان نے زمین کے بہت سے رازوں کو معلوم کر لیا ہے لیکن خدا کی نہاں در نہاں ہستی تک اس کا محدود علم اور محدود عقل نہیں پہنچ سکتے۔ امام بخاری نے اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی جامع کو بدء الوحی سے شروع کیا ہے۔ قرآن کریم نے وحی کو ساری مخلوق میں عام ٹھیرایا ہے۔ یہاں تک کہ آسمانوں میں وحی کا ذکر بھی فرمایا (۱)۔ اور شہد کی مکھی کی طرف وحی کا ذکر بھی کیا (۲)۔ مگر اس عام وحی کا رنگ اور ہے اور انسان کی طرف وحی کا رنگ اور۔ انسان کی طرف وحی اللہ تعالیٰ کا اس سے ہمکلام ہونا ہے کیونکہ جس طرح وہ دیکھتا اور سنتا ہے کلام بھی کرتا ہے مگر خدا کی یہ ہمکلامی تین طرح پر ہے کسی بات کا اشارتاً دل میں ڈالنا جس کو لفظ وحی سے تعبیر کیا اسی وحی خفی سے انبیاء تفصیلات دین

(باقی بر صفحہ ۴)

arfat.com

کو بیان کرتے ہیں۔ پردہ کے پیچھے سے کلام کرنا جیسے رویا یا کشف میں یا اولیاء کے الہام میں۔ فرشتہ کا کلام الٰہی کو لیکر نازل ہونا (۳) ان میں سے آخری قسم وحی یعنی فرشتہ کا کلام کو لیکر نازل ہونا انبیاء سے مخصوص ہے (۴) مگر وحی کا لفظ غیر نبی کے لئے بھی استعمال ہوا ہے جیسے حضرت موسیٰؑ کی ماں کی طرف وحی کا ذکر ہے (۵) اور حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کی طرف وحی کا ذکر ہے (۶) فرشتہ جس کو جبرئیل بھی کہا جاتا ہے اور روح الامین بھی خدا کے کلام کو لیکر نبی کے قلب پر نازل ہوتا ہے (۷ و ۸) یہ وحی وحی متلو کہلاتی ہے کیونکہ فرشتہ نبی پر اس کلام کو پڑھتا ہے اور سارا قرآن اسی طرح نازل ہوا (۹) اور یہ تھوڑا تھوڑا کر کے اترا (۱۰) حدیث وہ وحی خفی ہے جس میں دین کی تفصیلات بتائی گئی ہیں (۱۱)

احادیث باب میں قرآن کریم کی ان اصولی باتوں کی مزید توضیح پائی جاتی ہے۔ پہلی حدیث تو بطور تمہید ہے (۲) میں یہ بتایا کہ تیسری قسم کی وحی یا وحی متلو کے نزول سے پہلے پہلی اور دوسری قسم کی وحی نبی اکرم صلعم پر نازل ہوتی تھی یعنی رویا اور کشوف ہوتے تھے (بعض احادیث میں آوازوں کے آنے کا بھی ذکر ہے) یہ بھی بتایا کہ وحی متلو کا نزول بذریعہ ملک یعنی جبرئیل شروع ہوا۔ اور یہ پانچ فقرے تھے جن سے موجودہ ترتیب میں سورت ۹۶ شروع ہوتی ہے پیغمبر نے اس وحی کے نزول کا ذکر حضرت خدیجہ سے بھی کیا اور ورقہ بن نوفل سے بھی جنہوں نے آپ کی تصدیق کی اور کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ پر بھی نازل ہوا۔ (۳) میں دوسری مرتبہ وحی کا ذکر ہے۔ اور یہ بھی کہ اس کے بعد وحی متواتر آنی شروع ہو گئی۔ (۴ و ۵) میں یہ بتایا کہ قرآنی وحی الفاظ میں نازل ہوتی تھی اور جبرئیل امین اس وحی کے لانیوالے تھے (۶ تا ۸) میں یہ بتایا ہے کہ وحی ایک خارجی شے تھی۔ اور جب یہ نازل ہوتی تو آپ پر اس کا اثر جسمانی رنگ میں بھی ہوتا تھا۔ پسینہ آجاتا جسم بوجھل ہو جاتا اور پاس بیٹھنے والے بھی اس تغیر کو محسوس کرتے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ کو عالم جسمانی سے عالم روحانی میں منتقل کیا جاتا اور جسمانی ماحول سے آپ کو الگ کر دیا جاتا اور اسی کا اثر آپ کے جسم پر بھی ہوتا تھا۔

۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ (بخاری ۱: ۱ و ۸۳: ۲۳)

۱۔ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملیگا جس کی وہ نیت کرتا ہے پس جسکی ہجرت اللہ اور اسکے رسول کے لئے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اسکے رسول کیلئے ہی ہوگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا لینے کو کہ اسے وہ حاصل کرے یا عورت کیلئے کہ اس سے نکاح کرے تو اسکی ہجرت اسی کام پر ہوئی جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہے۔ ۱؎

۱؎ امام بخاری اس حدیث کو اپنی جامع کے شروع میں لائے ہیں اور یہ گویا کتاب کیلئے بطور تمہید ہے۔ خاص اس باب سے اس کا کوئی تعلق نہیں بلکہ اس میں بتایا ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ کے نیک کام جن کی طرف پیغمبر خدا نے ہدایت فرمائی وہ اسی وقت انسان کیلئے مفید ہو سکتے ہیں جب کہ نیت اچھی ہو۔ یا عمل کیلئے نیت بھی نیک ہونی چاہئے۔ برا عمل ہر حال برا ہے وہ اچھی نیت سے اچھا نہیں ہو جاتا۔

۲؎ ہجرت کے لفظی معنے کسی کو چھوڑ دینا یا کسی جگہ سے چلا جانا ہیں اور اسی لئے خواہ بشارت اور برے

(باقی بر صفحہ ۶)

arfat.com

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ	۲۔ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ انہ
اَوَّلُ مَا بُدِئَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ	نے فرمایا سب سے پہلے جو وحی رسول اللہ صلی
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ	علیہ وسلم کو شروع ہوئی وہ حالت خواب ہ
فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا	سچا رویا تھا ۵ سو آپ جو خواب دیکھتے ص
اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ	کی روشنی کی طرح اس کی سچائی ظاہر ہو جاتی

اعمال کے ترک کرنے پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے مگر اس لفظ کا خاص استعمال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے مدینہ چلا جانے پر ہے۔ اور اسے ایسی تاریخی حیثیت حاصل ہو گئی ہے کہ اسی سے اسلامی سنہ شروع ہوتا ہے۔ مسلمانوں نے پہلے مکہ سے حبش کی طرف ہجرت کی اور بعد میں مدینہ کی طرف۔ اس دوسری ہجرت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخر مکہ سے نکلے۔

۵ حضرت عائشہ کے ان الفاظ سے معلوم ہوا کہ سچی رویا یا سچی خواب بھی ایک قسم کی وحی ہے ایک حدیث میں۔ رویا صالحہ کو نبوت کا ایک جزو کہا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت میں سے کچھ باقی نہیں رہا سوائے مبشرات کے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ مبشرات کیا ہیں۔ فرمایا سچی خواب (بخاری ۹۲: ۵) اور بخاری ۹۲: ۲۶ میں مومن کی خواب کو جزء من اجزاء النبوۃ کہا گیا ہے۔ قرآن کریم میں بھی مومنوں سے بشریٰ یا مبشرات کا وعدہ ہے لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا (۱۰: ۶۴) پس نبوت اور وحی دو الگ الگ چیزیں ہیں اور گو نبوت ختم ہو گئی مگر مبشرات یعنی ۴۲: ۵۱ کی قسم اوّل و دوئم کی وحی تا قیامت باقی ہے اس لئے ایک حدیث میں یوں بھی آیا ہے کہ رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء ہوتے رہیں گے یعنی ایسے لوگ جن سے خدا ہمکلام ہوگا مگر وہ نبی نہ ہوں گے۔

ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَ كَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَآءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَآءٍ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ

پھر آپ کو تنہائی پسند ہوئی اور آپ حرا کی غار میں تنہا رہتے اور وہاں کئی کئی راتوں تک عبادت کرتے اور تحنث کے معنے عبادت کے ہیں پیشتر اسکے کہ آپ اپنے اہل کی طرف آتے اور اس کیلئے توشہ لیجاتے۔ پھر آپ حضرت خدیجہ کے پاس لوٹ کر آتے اور اسی کے مطابق توشہ لیجاتے یہانتک کہ حق آپکے پاس آیا اور آپ غار حرا میں تھے اور آپکے پاس (وحی کا) فرشتہ آیا

۵ یہ چھوٹی سی غار جو صرف ۲۸۶ فٹ تھی مکہ معظمہ سے کوئی تین میل کے فاصلہ پر تھی۔

۵ خدیجہ آنحضرت صلعم کی سب سے پہلی بیوی ہیں۔ آپ نے ان سے اس وقت شادی کی جب آپ کی عمر پچیس سال کی تھی اور حضرت خدیجہ کی چالیس سال کی۔

۶ حق سے مراد یہاں روح الحق یا روح الامین یعنی حضرت جبرئیل ہیں چنانچہ آگے حدیث کے الفاظ میں حق کی بجائے مَلَک یعنی فرشتہ کا لفظ استعمال ہوا ہے بعض روایات کے مطابق یہ ۱۷ رمضان کی رات تھی بعض نے ۲۱ رمضان کہا ہے جو ممکن ہے ۲۷ کی جگہ غلطی سے لکھا گیا ہو کیونکہ خود قرآن کریم میں صراحت سے یہ ذکر ہے کہ قرآن کریم کے نزول کی ابتدا لیلۃ القدر میں ہوئی اور لیلۃ القدر ۲۵-۲۷-۲۹ رمضان میں سے ایک رات ہے۔ ابن عباس کی ایک روایت کے مطابق اس وقت نبی کریم صلعم کی عمر چالیس سال ہو چکی تھی (زرقانی ۱: ۲۸۶)

rfat.com

فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا
أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي
فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ
ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ
فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي
فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي
الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ
اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ
فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ
ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ
مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ

اور کہا پڑھ سو فرمایا میں نے کہا میں پڑھنا
نہیں جانتا فرمایا اس نے مجھے پکڑا اور بھینچا
یہاں تک کہ پورا زور مجھ پر لگایا پھر مجھے چھوڑا
اور کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھنا نہیں
جانتا پھر اس نے مجھے پکڑا اور دوبارہ بھینچا
یہاں تک کہ پورا زور مجھ پر لگایا پھر مجھے
چھوڑا اور کہا پڑھ میں نے کہا میں
پڑھنا نہیں جانتا فرمایا پھر اس
نے مجھے پکڑا اور تیسری بار بھینچا پھر
مجھے چھوڑا اور کہا پڑھ اپنے رب کے نام
سے وہ جس نے پیدا کیا انسان کو لوتھڑے
سے پڑھ اور تیرا رب بڑے کرم والا ہے کہ

کہ یہ سورت علق (۹۶) کی پہلی تین آیات ہیں۔ دوسری جگہ اس امر کو بخاری نے ہی صاف کر دیا ہے کہ سورہ علق کی پہلی پانچ آیتیں سوقت نازل ہوئی تھیں اور اس امر پر سب امت کا اتفاق ہے۔

فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلٰى
خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ
زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى
ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ
لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ
لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ
خَدِيْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کو لیکر واپس لوٹ آئے درانحالیکہ آپکا دل کانپ رہا تھا شد۔ سو آپ خدیجہ بنت خویلد کے پاس آئے اور کہا مجھے کپڑا اڑھا دو مجھے کپڑا اڑھا دو سو اُنہوں نے آپ کو کپڑا اڑھا دیا یہاں تک کہ آپکا ڈر جاتا رہا۔ آپنے خدیجہ سے کہا اور آپنے سب ذکر ان سے کیا کہ مجھے اپنے نفس پر خوف ہو گیا ہے خدیجہ نے کہا اللہ کی قسم اللہ آپ کو کبھی

ف یہ وحی متلو کا آپکا سب سے پہلا تجربہ تھا اور اسلئے آپ پر اس کا اثر بھی اس قدر تھا کہ آپ فی الواقع کانپ رہے تھے۔

ف "اپنے نفس پر خوف ہے" سے نہ یہ مراد ہے اور نہ ہو سکتی ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ یہ فرشتہ نہ ہو جن یا شیطان ہو۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ آپنے خوب پہچان لیا تھا کہ یہ ملک ہے۔ نفس پر خوف یہی تھا کہ میں اس کام کو کس طرح کر سکوں گا کیونکہ آپ کو پہلی وحی کے ساتھ ہی یہ بتا دیا گیا تھا کہ آپ کو اصلاح مخلوق کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے۔ حضرت خدیجہ کا جواب کہ اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کریگا یہی ہے کہ آپنے اللہ کے فضل سے کامیاب ہوں گے ناکام نہیں ہو سکتے۔ کسی حدیث میں یہ اشارہ تک نہیں کہ آپ کو یہ خوف تھا کہ جن آپ کو مار دیں گے یا نعوذ باللہ یہ کہ آپ مجنون ہو گئے تھے۔ یہ سب خرافات ہیں۔ (باقی برصفحہ ۱۰)

Marfat.com

اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ
وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ
وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى
نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ
خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ
ابْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ
الْعُزّٰى ابْنَ عَمِّ خَدِيْجَةَ وَ
كَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ
وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ
فَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ

رسوا نہیں کریگا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں
اور ناتوانوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں اور جن کے
پاس کچھ نہیں انہیں کما کر دیتے ہیں اور مہمان
نوازی کرتے ہیں اور حادثوں میں حق کی مدد کرتے
ہیں۔ پھر خدیجہ آپ کو ساتھ لے چلیں یہاں تک
کہ آپکے ساتھ ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ
کے پاس پہنچیں جو کہ خدیجہ کے چچا کا بیٹا تھا اور
وہ ایک شخص تھا جو جاہلیت[1] میں عیسائی ہو گیا
تھا اور وہ عبرانی میں لکھتا تھا
سو وہ عبرانی میں انجیل لکھتا

(بقیہ صـ۹) حضرت خدیجہ کے جواب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی نبوت سے پہلے کی زندگی بھی خدمت مخلوق کیلئے ہی وقف تھی مگر وہ صرف جسمانی رنگ کی خدمت تھی اب اللہ تعالیٰ مخلوق کی اخلاقی اور روحانی تربیت کے لئے آپ کو کھڑا کر رہا تھا۔

[1] اسلام سے پہلے کا زمانہ جاہلیت کا زمانہ کہلاتا ہے۔ اسلام کے آنے سے علم اور روشنی پھیل گئی۔

rfat.com
rfat.com

ا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكْتُبَ وَكَانَ
شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ
هٗ خَدِيْجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ
ِنَ ابْنِ اَخِيْكَ فَقَالَ لَهٗ
رَقَةُ يَا ابْنَ اَخِيْ مَاذَا تَرٰى
اَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ
ذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ نَزَّلَ
اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا
ذَعًا يَا لَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيًّا

جو اللہ نے چاہا کہ لکھے۔ اور وہ بہت بوڑھا
تھا اور نابینا ہو گیا تھا۔ سو خدیجہ نے
اسے کہا اے چچا کے بیٹے اپنے بھائی کے
بیٹے کی بات سُن۔ تب ورقہ نے آپ
سے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے آپ نے
کیا دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسے خبر دی جو آپ نے دیکھا تھا ورقہ نے آپ سے
کہا کہ یہ وہ رازدار فرشتہ ہے[1] جو اللہ نے
موسیٰ پر اُتارا تھا۔ اے کاش مَیں اس زمانہ میں
جوان ہوتا اے کاش مَیں اسوقت تک زندہ رہوں

[1] نہایہ میں ہے کہ ناموس وہ شخص ہے جسے بادشاہ اپنے راز بتاتا ہے۔ اور کہ حدیث میں اس سے مراد جبریل ہے جسے اللہ نے اپنی وحی پہنچانے کے لئے چن لیا ہے۔ امام بخاری نے خود اس حدیث کو کمر رلاتے وقت ۶۰ : ۲۲ میں یہ تصریح کر دی ہے۔ الناموس صاحب السر الذی یطلعہ ایستر عن غیرہ۔ ورقہ کا یہ کہنا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر اتارا۔ بائبل کی اس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جس میں موسیٰ کی مثل ایک نبی کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔

إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ
هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ
قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا
عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ
أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ
يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ
الْوَحْيُ (بخاری ۱:۱)

جب آپ کی قوم آپ کو نکال دیگی تو رسو
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکا
دیں گے کہاں کوئی شخص کبھی اسکی مثل نہیں
لایا جو آپ لائے ہیں مگر لوگ اس کے دشمن
ہو جاتے ہیں اور اگر آپ کا زمانہ مجھے پائے
میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا[۱] پھر ورق
نے بہت زمانہ نہیں پایا کہ وفات پا گیا اور وحی
کا سلسلہ رُک گیا[۲]

۳۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ

۳۔ جابرؓ نے فترت وحی کا ذکر کرتے ہوئے

---

[۱] اس سے معلوم ہوا کہ ورقہ آپ پر ایمان لائے تھے۔

[۲] وحی کا رک جانا ایک عارضی وقفہ تھا۔ ابن اسحٰق کی روایت میں اسے تین سال کہا گیا ہے مگر تاریخی واقعات اس کو غلط ٹھیراتے ہیں۔ تین سال کے ختم ہونے سے پہلے بہت سا حصہ قرآن شریف کا نازل ہو چکا تھا۔ اور آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی ایذا رسانی بھی سخت ہو چکی تھی کہ دعوت کے چوتھے سال میں آپ زید بن ارقم کے گھر میں نمازوں اور دعوت کے لئے پناہ گزین ہو گئے تھے کیونکہ وہاں تنہائی میسر تھی۔ فترت کا وقفہ چھ ماہ سے زائد کسی صورت میں نہ تھا ممکن ہے کہ عرصہ دو تین ماہ ہی ہو۔

rfat.com
Marfat.c

ت فترة الوحی فقال فی
ی یحدث بینا انا امشی اذ
سمعت صوتا من السماء
فعت بصری فاذا الملک
ی جاءنی بحراء جالس
ی کرسی بین السماء و
رض فرعبت منه فرجعت
لت زملونی زملونی فانزل
ه تعالی یا ایها المدثر
م فانذر و ربک فکبر
یابک فطهر و الرجز
هجر فحمی الوحی وتتابع
خاری ۱:۱)

آپ کی حدیث میں یوں بیان کیا گیا ہے جا رہا
تھا جب میں نے آسمان سے ایک آواز سنی
اور میں نے اپنی آنکھ اٹھائی تو وہی
فرشتہ تھا جو غار حرا میں میرے
پاس آیا تھا وہ آسمان اور زمین کے
درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سو میں
اس سے مرعوب ہوا اور لوٹ آیا اور
کہا کہ مجھے کپڑا اڑھا دو مجھے کپڑا اڑھا دو۔
تب اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اے کپڑا
اوڑھنے والے اٹھ اور ڈرا اور اپنے رب کی
بڑائی کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور ناپاکی
سے دور رہ پھر وحی گرم ہوئی اور پے در پے
آنے لگی ۱۲

۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم کی دوسری وحی سورہ مدثر کی ابتدائی پانچ آیات ہیں۔

(باقی بر صفحہ ۱۴)

۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ..... قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَّكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ .... فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ إِنَّ

۴۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے ..
کہا رسول اللہ صلعم وحی کو بڑی مشقت
لیتے تھے اور اپنے ہونٹ بہت ہلا
تھے ..... پھر اللہ تعالیٰ
نازل فرمایا اپنی زبان کو اس
ساتھ مت ہلا تاکہ اس کو جلدی

(بقیہ صـ۱۳) اور فترت وحی کے بعد جو آنحضرت صلعم نے جبرئیل کو پھر دیکھا تو وہ یہی موقعہ تھا جب آ
سورہ مدثر کی یہ آیات نازل ہوئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام بخاری نے جو زہری کی روایت
بخاری ۲:۹۱ میں بیان کیا ہے کہ فترت وحی کے زمانہ میں رسول اللہ صلعم پہاڑوں کی چوٹیوں پر
تھے تاکہ اپنے آپ کو گرا دیں اور پھر جبرئیل آکر آپ کو تسلی دیتا تھا درست نہیں۔ جبرئیل کو آپ نے
دفعہ سورۂ علق کی پہلی پانچ آیتوں کے نزول کے وقت دیکھا اور دوسری دفعہ سورہ مدثر کی ابتدائی آ
کے نزول کے وقت۔ دران دونوں موقعوں پر آپ وحی کے نزول اور جبرئیل کے آنے سے گھبرا
علاوہ ازیں زہری نے جو کچھ بخاری ۲:۹۱ میں بیان کیا ہے اس کی سند کوئی نہیں بتائی حالانکہ
خود صحابی نہ تھے۔ اور دوسرے یہ محض قیاس ہے کہ آپ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اپنے آپ کو گرا
کے لئے جاتے تھے جس طرح آپ غار حرا میں مخلوق خدا کے درد کی وجہ سے جاتے تھے۔ اسی
میں آپ پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھی جاتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں مانگتے تھے کہ وہ
آپ پر کھل جائیں جن سے آپ مخلوق خدا کو راہ راست پر لے آئیں ۔

عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ	ہم پر اس کا جمع کرنا ہے اور اس کا پڑھنا۔
فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ	..... پس رسول اللہ صلعم اس کے بعد جب
ذٰلِكَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ اسْتَمَعَ	جبرئیل آپ کے پاس آتا تو سنتے رہتے جب
فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرَئِيْلُ قَرَاَهُ النَّبِيُّ	جبرئیل چلا جاتا تو نبی صلعم اسے پڑھتے جیسا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَقْرَاَهُ (بخاری ۱:۱)	اس نے اسے پڑھا تھا۔
۵۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ	۵۔ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے
ابْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ	کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلعم
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ	سے سوال کیا اور کہا یا رسول اللہ
كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ	آپ پر وحی کیسے آتی ہے

۵ اس میں صاف بتا دیا کہ جبرئیل نبی صلعم کو وحی کے الفاظ پڑھ کر سناتے۔ شروع میں نبی صلعم ان الفاظ کو اس لئے جلدی لینے کی کوشش کرتے کہ کوئی لفظ رہ نہ جائے مگر آپ کو تسلی دی گئی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھولنے نہیں دے گا چنانچہ ایک دوسری ابتدائی وحی میں ہے سنقرئک فلا تنسیٰ۔ ہم تجھے پڑھائیں گے سو تو بھولے گا نہیں (۸۷:۶) تو وحی کا طریق یہی تھا کہ پہلے حضرت جبرئیل وحی کو پڑھتے اور نبی کریم صلعم سنتے رہتے پھر آپ اسے دوہراتے۔ بڑی بڑی لمبی سورتیں بیک وقت بھی آپ پر نازل ہوئیں ان میں بھی یہی طریق تھا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لوگ آپ کے ہونٹوں کو ہلتا دیکھتے تھے پس وحی ایک خارجی امر تھا۔

Marfat.com
Marfat.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَحْيَانًا يَّاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ
الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ
عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ
وَاَحْيَانًا يَّتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ
رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ
قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما
کبھی تو ایسے آتی ہے جیسے گھنٹی کی آواز اور
مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے پھر وہ حالت مجھ سے
جاتی رہتی ہے اور میں اسے محفوظ کر لیتا ہوں جو
وہ کہتا ہے اور کبھی فرشتہ انسان کی شکل میں میرے
پاس آتا ہے اور مجھ سے بات کرتا ہے میں یاد کر
لیتا ہوں جو وہ کہتا ہے ۱۶ عائشہ نے کہا میں نے

۱۶ یہاں دو کیفیتیں بیان کی ہیں ایک وحی کا شدت سے آنا جیسے گویا گھنٹی کی آواز ہے۔ دوسرا وحی کا ایسا معمولی طور پر آنا جیسے ایک انسان دوسرے سے باتیں کرتا ہے۔ مگر دونوں صورتوں میں فرشتہ ہی آپ پر آتا تھا جو وحی کو دوہراتا تھا کیونکہ پہلی حالت میں جب گھنٹی کی طرح زور کی آواز آتی تھی تو اس میں بھی آپ فرماتے ہیں میں اس سے یعنی فرشتہ سے محفوظ کر لیتا ہوں جو وہ کہتا ہے۔ اس حدیث کی مکمل روایت جو بخاری ۵۹ : ۱ میں آتی ہے اس میں اس سوال کیف یاتیک الوحی کا جواب رسول اللہ صلعم یوں دیتے ہیں۔ کل ذلک یاتی الملک احیانا فی مثل صلصلۃ الجرس یعنی وحی لیکر ہمیشہ فرشتہ ہی آتا ہے ہاں کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح اس کی آواز ہوتی ہے۔ دوسری صورت میں فرشتہ انسان کا تمثل اختیار کرتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ پہلی صورت میں فرشتہ کسی اور ہیئت پر آتا ہے اور اس کی آواز میں بھی شدت ہوتی ہے۔

rfat.com
rfat.com

يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ
الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَ
نَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

(بخاری ۱:۱)

آپ کو دیکھا کہ کڑاکے جاڑے کے دن
آپ پر وحی اترتی پھر جب موقوف ہو جاتی
اور آپ کی پیشانی سے پسینہ بہ رہا ہوتا تھا۔

۶۔ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أُنْزِلَ
اللّٰهُ تَعَالٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ
وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِي فَثَقُلَتْ
عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ
فَخِذِي (بخاری ۸:۱۲)

۶۔ زید بن ثابت نے کہا اللہ نے اپنے
رسول صلعم پر وحی اتاری اور آپ کی ران
میری ران پر تھی پس یہاں تک بوجھ
ہو گئی کہ مجھے اپنی ران کے ٹوٹ جانے کا
خوف ہوا۔

۷۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى
نَّ يَعْلٰى قَالَ لِعُمَرَ أَرِنِي نَبِيَّ

۷۔ صفوان بن یعلی سے روایت ہے کہ
یعلی نے حضرت عمر سے کہا کہ مجھے نبی صلعم کی

---

۱ سخت سردی میں وحی کے وقت پسینہ آنا بتاتا ہے کہ غیبی رنگ میں کیسی وحی کا نزول ہوتا تھا۔ اس سے اگلی حدیث میں ہے کہ وحی کے وقت آپ کی ران اس قدر بوجھل ہوئی کہ جس شخص کی ران پر آپ کی ران تھی اسے خوف ہوا کہ اس کی ران ٹوٹ جائے گی۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ
قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهٗ نَفَرٌ
مِّنْ اَصْحَابِهٖ ..... فَجَآءَهُ
الْوَحْيُ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰى يَعْلٰى
فَجَآءَ يَعْلٰى وَعَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِهٖ فَاَدْخَلَ
رَاْسَهٗ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ يَغِطُّ
ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ (بخاری ۲۵: ۱۷)

وہ حالت دیکھی جب آپ کی طرف وحی ہو
ہو۔ کہا جب نبی صلعم جعرانہ میں تھ
اور آپ کے ساتھ آپ کے کئی صحا
تھے ..... پھر آپ پر وحی آئی
حضرت عمرؓ نے یعلیٰ کی طرف اشارہ کیا
یعلیٰ آیا اور رسول اللہ صلعم پر کپڑا تھا جو
آپ پر ڈالا گیا تھا یعلیٰ نے اپنا سر اندر کیا
تو دیکھا، کہ رسول اللہ صلعم کا چہرہ سرخ
ہے۔ اور آپ خراٹے لے رہے ہیں پھر یہ
حالت جاتی رہی ۵۱۸

۸۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

۸۔ عبادہ بن صامت سے روایت ہے

۵۱۸ یہ وحی کے وقت کی ایک تیسری کیفیت ہے کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ خراٹے لینے سے معلوم ہوا کہ آپ اس عالم سے دوسرے عالم میں جسے عالم کشف کہنا چاہیے منتقل ہو گئے تھے یہ نیند کی حالت نہ تھی کیونکہ آپ اسی وقت صحابہ سے باتیں بھی کر رہے تھے۔ جعرانہ مکہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ ہے۔

Marfat.com

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ
الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ
وَجْهُهُ وَفِي رِوَايَةٍ نَكَسَ
رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ
فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ۔

(مشکوٰۃ ۲۷: ۵ بروایت مسلم)

کہا کہ نبی صلعم پر جب وحی اترتی تو آپ غمگین معلوم ہوتے (اس کے شدت کے ساتھ اترنے کی وجہ سے) اور آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ اپنا سر جھکا دیتے اور صحابہ بھی اپنے سر جھکا دیتے [1] جب وحی کی حالت چلی جاتی تو آپ اپنا سر اٹھاتے۔

---

[1] صحابہ کا سر جھکانا بوجہ ادب تھا کہ وہ محسوس کرتے کہ اس وقت وحی الٰہی نازل ہو رہی ہے۔ اور آپ کا سر جھکانا وحی کی کیفیت کی وجہ سے تھا۔

Marfat.com

باب ۲

ایمان اور اسلام

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱- اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ (۲:۲۸۵)

۲- وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ (۲:۴)

۳- وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۱- رسول اس پر ایمان لاتا ہے جو اُ
رب کی طرف سے اس کی طرف اتارا گیا
مومن (بھی)، سب اللہ پر اور اسکے فرشتو
اور اس کی کتابوں اور اسکے رسولوں پر ایما
ہیں ہم اسکے رسولوں میں سے کسی میں کچھ تفرقہ نہیں کر

۲- اور جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیر
طرف اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے
اتارا گیا۔

۳- اور کوئی قوم نہیں مگر اس میں

Marfat.com

فِيهَا نَذِيرٌ ○ (۳۵ : ۲۴)

۴- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا
[illegible] وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي
نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ (۴ : ۱۳۶)

۵- قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ
قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا
أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ
[illegible]

۶- إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ
آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ
يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (۴۹ : ۱۵)

۷- وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ (۳ : ۸۲)

ڈرانے والا گذر چکا۔

۴- اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو اس نے اپنے رسول پر اتاری ہے

۵- دیہاتی کہتے ہیں ہم ایمان لائے کہو تم ایمان نہیں لائے لیکن کہو ہم فرمانبردار ہوئے اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

۶- مومن صرف وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر کچھ شک نہیں کرتے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

۷- اور جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اسی (خدا) کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔

Marfat.com

۸- بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ (۲/۱۱۲)	۸- ہاں جس نے اپنے آپکو اللہ کا فرمانبردار بنا (دوسروں سے) نیکی کرنیوالا ہو تو اس کا اجر اسکے رب
۹- وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا (۳/۱۰۳)	۹- اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب باہم دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں ڈال دی تو تم اسکی نعمت سے بھائی بھائی ہو
۱۰- وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (۴: ۹۴)	۱۰- اور جو تمہیں السلام علیکم کہے اسے یہ کہو من نہیں۔

وحی کے بعد امام بخاری ایمان کی بحث کرتے ہیں اس لئے کہ خدا پر ایمان وحی الٰہی سے ہی ہوتا ہے اور صحیح ایمان پر انسان کے سب اعمال اور اس کی ترقیات کا دارومدار ہے۔ اسلام نے ایما کے مفہوم میں دو طرح پر وسعت پیدا کی ہے اول اس طرح کہ خدا کی وحی اور خدا پر ایمان کو۔ ایک قوم یا ا زمانہ تک محدود نہیں کیا بلکہ ان تمام رسولوں پر ایمان ضروری قرار دیا جو کسی ملک یا کسی قوم یا کسی ز میں آئے (۱-۲) اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ہر قوم میں رسول آئے (۳) دوسری وسعت ایمان کے مفہوم میں پیدا کی کہ ایمان میں اعمال کو بھی داخل کیا جیسا کہ اس سے ظاہر ہے کہ ایمان لانیوالوں کو بھی کہا کہ ایمان لاؤ (۴) اور بتایا ایمان جبتک دل میں داخل نہ ہو حقیقت ایمان انسان کے قلب میں پیدا نہیں ہوتی (۵) جب ایمان انسان کے دل میں داخل ہوتا تو پھر وہ اعلیٰ درجہ کے کام خدا کی راہ میں کر کے دکھاتا ہے (۶) پھر بتایا کہ اسلام یا کامل فرمانبرداری قدرت کی تمام چیزوں کا ہے (۷) اور انسان اسی سے قوت کمال کو حاصل کرتا ہے جب قوانین الٰہی کی کامل فرمانبرداری اختیار کرتا ہے (۸) مگر اسلام کا مقصد

19764

انفرادی طور پر کمال کو حاصل کرنا نہیں بلکہ یہ نسل انسانی کی ایک وسیع اخوت کی بنیاد بھی رکھتا ہے (۹) اس اخوت میں ادنےٰ سے ادنےٰ ایمانی حالت والا انسان اسی طرح شامل ہے جیسے کامل الایمان اور کسی کو حق نہیں کہ جس شخص میں موٹے سے موٹا نشان اسلام کا پایا جاتا ہو اسے بھی کافر کہے یہاں تک کہ محض السلام علیکم کہنا بھی ایمان کا نشان ہے (۱۰) احادیث باب میں ایمان اور اسلام کے متعلق مزید توضیح فرمائی۔ سب سے پہلے بتایا کہ دین اس چیز کا نام نہیں کہ عبادت میں سخت مشقت اختیار کی جائے جس سے اخلاق میں یبوست پیدا ہوتی ہے بلکہ میانہ روی کا نام دین ہے اور اس کا سب سے بڑا نشان یہ ہے کہ انسان خوش رہے (ح ۱ تا ۳) پھر بتایا کہ اچھے اعمال کا تعلق انسان کے دل سے ہے جب دل میں صلاحیت ہو تو اعمال بھی اچھے ہونگے (ح ۴) ایمان اور اسلام کے لفظ ایک دوسرے کی جگہ بھی استعمال ہو جاتے ہیں مگر ایمان (مان لینا) اصل میں ایک اصول کی صحت کو تسلیم کر لینا ہے جو اعمال کیلئے بطور ایک بنیاد کے ہے اور اسلام (فرمانبرداری) انہی اصول کو عمل میں لانیکا نام ہے (ح ۵ و ۶) مگر خود ایمان کا لفظ اپنے اندر یہ وسعت رکھتا ہے کہ ہر ایک اچھا فعل جس سے نسل انسانی کو فائدہ پہنچتا ہے یہاں تک کہ دوسرے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے (ح ۷) گویا انسان کی محبت انسان کے ایمان کا ایک جزو ہے (جس انسان نے یہ اعلیٰ درجہ کی راہ دکھائی اسکی محبت سب سے بڑھ کر ایمان کا نشان ہے (ح ۸) اور پھر انسان کی محبت یہاں تک اس میں ترقی کرے کہ جس چیز کو اپنے نفس کیلئے پسند کرتا ہے اسی کو دوسرے کیلئے پسند کرے اور جسے اپنے لئے نہیں چاہتا اسکو دوسرے کیلئے بھی نہ چاہے (ح ۹) اور یہ انسان کی محبت خدا کی محبت کی وجہ سے ہو تو حلاوت ایمانی میسر آتی ہے۔ (ح ۱۰)

پھر بتایا کہ مسلم وہ ہے جسکے ہاتھ سے اور زبان سے دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے (ح ۱۱) یہاں تک کہ اپنے بھائی کو گالی دینا فسق قرار دیا اور اس سے جنگ کرنا کفر قرار دیا (ح ۱۲ و ۱۳) اور جھوٹ بولنے کو اور خیانت کو نفاق قرار دیا (ح ۱۴) مگر ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ یہ گو بجائے خود برے افعال ہیں مگر جب تک ایک شخص خدا اور اسکے رسول پر ایمان لاتا ہے وہ مسلم ہی کہلائیگا کسی گناہ کا ارتکاب اسے اسلام سے خارج نہیں کرتا (ح ۱۵ تا ۱۷) آخری حدیث میں بتایا کہ اصل دین خیر خواہی کا نام ہے (ح ۱۸)۔

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَّلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ

(بخاری ۲: ۲۵)

۱۔ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ دین آسان ہے اور کوئی شخص دین یعنی عبادات دینی میں تشدد نہیں کرتا مگر وہ (تشدد) اس پر غالب آجاتا ہے (اُسے عاجز کر دیتا ہے) اسلئے راست روی اختیار کرو اور میانہ روی اختیار کرو اور خوش رہو اور صبح و شام اور کچھ حصہ رات میں (خدا کی) مدد مانگتے رہو۔ ۱؎

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهٖ

۲۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم ان کے پاس آئے اور ان کے پاس ایک عورت تھی آپ نے پوچھا یہ کون ہے (حضرت عائشہ نے)

۱؎ بہت عبادت کرنے نفل پڑھنے بہت وظیفے کرنے کا نام دین نہیں بلکہ ان باتوں میں تشدد سے انسان خود مغلوب ہو جاتا ہے اور عاجز آجاتا ہے۔ مذہب کی روح اس انسان میں نہیں جو عبادت میں مشقت اختیار کرتا ہے بلکہ اس میں ہے جو دوسرے انسانوں سے اچھی طرح پیش آتا ہے۔ مذہب انسان کے اندر بشاشت پیدا کرتا ہے جس سے انسان کے اخلاق سنورتے ہیں اور سخت ریاضت اسکے اندر تنگی اور ترشروئی پیدا کرتی ہے جس سے اخلاق پر اور دوسروں سے معاملہ پر برا اثر پڑتا ہے۔

rfat.com
rfat.com

قَالَتْ فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا
قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ
فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوا
وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا
دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ (بخاری ۱:۲:۳)

کہا فلاں عورت ہے اور اس کی نماز کا ذکر کرنے
لگیں آپ نے فرمایا بس۔ وہ کام کرو جس کی تم طاقت
رکھتے ہو اللہ کی قسم اللہ نہیں تھکتا تم ہی تھک
جاتے ہو اور اس کے نزدیک سب سے پسندیدہ
وہ دین ہے جس پر ہمیشگی کرنے والا ہمیشگی اختیار کرے

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ
النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ
بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا
تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ
فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ
إِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ
إِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ

۴۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلعم نے مجھے فرمایا اے عبداللہ کیا مجھے
نہیں بتایا گیا کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور
رات کو قیام کرتے ہو میں نے کہا ہاں
یا رسول اللہ فرمایا ایسا نہ کر روزہ رکھ
اور افطار کر اور عبادت میں کھڑا بھی
رہ اور سو بھی کیونکہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے
اور تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے اور تیری
بیوی کا تجھ پر حق ہے اور

Marfat.com
Marfat.com

إِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

(بخاری ۳۰:۵۵)

تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے[1]

۴۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشْتَبِهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ

۴۔ نعمان بن بشیر سے روایت ہے۔ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ حلال بھی کھلا ہُوا ہے اور حرام بھی کھلا ہُوا ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ باتیں ہیں جن کو بہت لوگ نہیں جانتے پس جو مشتبہ چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو شخص مشتبہ باتوں میں پڑا اسکی مثال اس چرواہے کی ہے جو چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے قریب ہے کہ اسکے اندر پڑ جائے سنو ہر بادشاہ کیلئے

[1] یوں فرائض دنیوی کا بجا لانا یہاں تک کہ تو دا اپنے نفس کی خبر گیری کو بھی دین کا حصہ قرار دیا۔ عبادت اسی حد تک چاہیئے جس سے انسان اپنے فرائض دنیوی کو بہتر طور پر بجا لا سکے۔

rfat.com

Marfat.c

حِمًى أَلَا إِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ
مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ
مُضْغَةً إِذَا هِيَ صَلَحَتْ صَلَحَ
الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ
الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ (بخاری ص ۱۸ ج ۱)

چراگاہ ہوتی ہے سنو اللہ کی چراگاہ اسکی زمین میں
حرام کی ہوئی چیزیں ہیں سنو اور تم میں ایک ٹکڑا
گوشت کا ہے جب وہ درست ہو تو سارا جسم
درست رہتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا
جسم بگڑ جاتا ہے سنو! وہ دل ہے [۵۳]

۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا
يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ
فَقَالَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ
أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ
بِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ

۵- ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول
اللہ صلعم ایک دن باہر لوگوں میں بیٹھے ہو
تھے تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا
ایمان کیا ہے فرمایا ایمان یہ ہے
کہ تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور
اسکے لقاء پر اور اسکے رسولوں پر ایمان لائے

[۵۳] صرف کھلی کھلی باتوں سے اجتناب ہی ضروری نہیں بلکہ جن امور میں اشتباہ بھی ہو ان سے بھی
بچنا چاہئے۔ اور آخری الفاظ میں بتایا کہ یہ امراض وقت میں ہی ٹھیک ہوتا ہے جب انسان کا دل درست ہو یعنی خدا
کے سامنے جھکا ہوا ہو۔ یہ تو اسلام کی تعلیم تھی مگر آج یہ حالت ہے کہ بڑے سے بڑے لوگ ایک ناجائز
امر کو جائز بنانے کے لئے حیلے تلاش کرتے ہیں۔

بالبعث قال ما الإسلام قال
الإسلام أن تعبد الله لا تشرك
به وتقيم الصلوة وتؤدي
الزكوة المفروضة وتصوم
رمضان قال ما الإحسان
قال أن تعبد الله كأنك تراه
فإن لم تكن تراه فإنه يراك

اور موت کے بعد جی اٹھنے پر ایمان لائے اس
نے کہا اسلام کیا ہے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو
شریک نہ ٹھہرائے اس کے ساتھ شرک کر
اور نماز قائم کرے اور مقررہ زکوٰۃ ادا کرے
اور رمضان کے روزے رکھے اس نے کہا احسان
کیا ہے فرمایا یہ کہ تو اللہ کی عبادت کرے گویا کہ
تو اسے دیکھتا ہے سو اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو
وہ تجھے دیکھتا ہے۔ ۱۲

(ب ۲ ح ۲ ص ۳۰)

۶۔ عن ابن عمر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم بني
الإسلام على خمس شهادة

۶۔ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام
کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ گواہی دینا

۱۲ اس حدیث میں ایمان اور اسلام میں ایک فرق بتایا ہے یعنی یہ کہ ایمان بعض باتوں کو مان لینے
کا نام ہے اور اسلام ان کو عمل میں لانے کا۔ مگر یہ دونوں لفظ ایک دوسرے کی جگہ بھی استعمال
ہوتے ہیں۔ احسان کا لفظ یہاں ایک خاص معنے میں استعمال ہوا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت
میں ۲ کیفیت کا پیدا ہونا کہ گویا انسان خدا کو دیکھ رہا ہے۔

Marfat.com

أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ (بخاری ۲: ۱)

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا ۵ھ

۷۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ أَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ (مسلم ۱: ۵۸)

۷۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کچھ یا ساٹھ اور کچھ شاخیں ہیں سو ان میں سے افضل یہ قول ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ان میں سے کمتر رستہ سے ایذا رساں چیزوں کا دور کرنا اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے ۵ھ

۵ھ پہلی روایت میں حج کا ذکر نہیں جو معلوم ہوتا ہے کسی راوی کی غلطی سے رہ گیا ہے۔

۶ھ یہاں ایمان کی ستر (یا ساٹھ) سے اوپر شاخیں قرار دی ہیں۔ گویا ہر اچھے عمل کو ایمان کی ایک شاخ قرار دیا۔ ہاں ان میں سب سے اچھی شاخ قول لا الٰہ الا اللہ کو قرار دیا۔ اور رستوں کے محفوظ کرنے کو یا ایذا رساں چیزوں کے رستے سے دور کرنے کو بھی ایمان کی ایک شاخ قرار دیا۔

(باقی برصفحہ ۳۰)

۸۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (بخاری ۲:۷)

۸۔ انس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جبتک میں اسکے نزدیک اسکے باپ اور بیٹے سے اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں ۵۷

۹۔ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ (بخاری ۲:۷)

۹۔ انس سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کوئی شخص تم میں سے مومن نہیں ہو سکتا جبتک کہ اپنے بھائی کیلئے وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے ۵۸

شر کا لفظ زبان عربی میں ایک عدد کامل کے طور پر بولا جاتا ہے اور مراد صرف یہ ہے کہ ایمان کی بہت سی شاخیں ہیں اور فی الحقیقت ہر عمل صالح ایمان کی ایک شاخ ہے ۔

۵۷ ایمان تو ہر انسان سے محبت کو چاہتا ہے اسلئے ہر انسانی خدمت کو ایمان کی ایک شاخ قرار دیا۔ لیکن وہ انسان جس کے برابر دنیا کا اور کوئی محسن نہیں ہوا ضروری ہے کہ اس کی محبت سب سے بڑھکر انسان کے دل میں ہو اس لئے اسے ایمان کا اصل نشان قرار دیا۔ محبت کا تقاضا یہ تھا کہ آج اس محسن نسل انسانی کو ساری دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا اور جو طرح طرح کے جھوٹے الزامات آپ پر لگائے جاتے ہیں ان سے پاک دامن پاک ثابت کیا جاتا مگر محبت پیغمبر کا دعوی مسلمانوں کی زبانوں پر ہے دلوں میں نہیں ۔

۵۸ اس محبت قومی کے جذبہ سے بھی آج مسلمانوں کے دل خالی ہیں ۔

Marfat.com

۱۰۔ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
لَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ
یْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ
نْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ
لَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ
لْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ
کْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا
کْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ

بخاری ۲:۸)

۱۰۔ انس سے روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں اس نے ایمان کی حلاوت کو پالیا یہ کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے ماسوا سے اُسے سب سے بڑھ کر محبوب ہوں اور یہ کہ ایک شخص سے محبت کرے تو فقط اللہ کے لئے محبت کرے۔ اور یہ کہ کفر کی طرف لوٹ آنا اسے ایسا ناگوار ہو جیسا کہ یہ ناگوار ہے کہ اسے آگ میں ڈالا جائے۔

۱۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ
نَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ
نْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُھَاجِرُ

۱۱۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ مسلم وہ ہے کہ مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے بچے رہیں ۵ اور مہاجر وہ ہے

۵ ایک روایت میں یوں بھی آتا ہے۔ المسلم من سلم الناس من لسانہ ویدہ مسلمان

(باقی بر صفحہ ۳۲)

مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ۔

(بخاری ۲: ۳)

جو اسے ترک کرے جس سے اللہ نے روکا

۱۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ

(بخاری ۲: ۳۵)

۱۲۔ عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی

نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا فسق

اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔

۱۳۔ عَنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ

۱۳۔ معرور سے روایت ہے اس نے کہا

میں ربذہ میں ابوذر سے ملا اللہ اور ا

وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی دوسرے انسان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ ایک مسلمان کا زیادہ
تو اپنے بھائیوں سے ہی پڑتا ہے اس لئے اگر یوں بھی کہا جائے کہ مسلمان ایک شخص کی زبان اور ہاتھ
محفوظ ہوں تو مطلب وہی ہے اگر مسلمان اس بلند مقام کو مدنظر رکھتے تو آج دنیا اسلام کی عزت کرنے
آتی۔ کس قدر ابتدا خود نبی کریم صلعم دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے۔ کفر کا لفظ ہر معصیت پر
جا سکتا ہے۔ مگر اس امر کا مرتکب کافر نہیں کہلاتا۔ قرآن شریف میں ہے وان طائفتان من المومنین اقتتلوا
اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں جنگ کریں۔ کفر کا کام کرنے کے باوجود انہیں مومن ہی کہا۔

ربذہ مدینہ سے کچھ فاصلہ پر ہے۔ حضرت ابوذر کو حضرت عثمان نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ وہاں جا کر رہیں
کیونکہ مدینہ میں ان کی بعض باتوں کی وجہ سے فساد پیدا ہوتا تھا۔ وہ مال جمع کرنے کو ناجائز قرار
دیتے تھے۔ اور جن کے پاس مال ہو انہیں جہنمی کہتے تھے۔

حُلَّةٌ وَّعَلٰى غُلَامِهٖ حُلَّةٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّیْ سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهٗ بِاُمِّهٖ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ عَيَّرْتَهٗ بِاُمِّهٖ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ (بخاری ۲: ۲۱)

ایک لباس تھا اور ایسا ہی لباس ان کے غلام پر تھا تو میں نے ان سے اس بارہ میں پوچھا تو کہا کہ میں نے ایک آدمی کو گالی دی اور اس پر اسکی ماں کی وجہ سے عیب لگایا تو نبی صلعم نے مجھے فرمایا اے ابوذر تو اسکی ماں کی وجہ سے اس پر عیب لگاتا ہے تو ایک ایسا شخص ہے جس میں جاہلیت ہے ۱۲

۱۴- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ (بخاری ۲: ۲۳)

۱۴- ابوہریرہ سے روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے اسکے خلاف کرتا ہے اور جب اسکے پاس امانت رکھی جائے اس میں خیانت کرتا ہے ۱۳

۱۲ ابوذر نے حضرت بلال کو ابن السوداء کہکر خطاب کیا تھا یعنی حبشی عورت کا بیٹا۔ نبی کریم صلعم نے فرمایا یہ جاہلیت کا فعل ہے یعنی معصیت ہے۔

۱۳ جھوٹ اور خیانت ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ اس نفاق کی نشانیاں قرار دیا۔ گویا منہ سے کہتا ہے دل میں کچھ ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

۱۵۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَذِمَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰہَ فِیْ ذِمَّتِہٖ (بخاری ۸: ۲۸)

۱۵۔ انس سے روایت ہے کہا رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص ہماری نماز پڑھتا ہو اور قبلہ کی طرف منہ کرتا ہو اور ہمارا ذبیحہ کھا تو یہ وہ مسلمان ہے کہ اس کے لئے اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا عہد ہے۔ سو اللہ کے عہد کو مت توڑو ۱۴؎

۱۶۔ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ..... قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

۱۶۔ انس سے روایت ہے ..... نبی صلعم نے فرمایا کوئی شخص نہیں جو سچے دل سے گواہی دے یہ کہ اللہ کے سوا معبود نہیں

۱۴؎ گویا جس شخص میں یہ موٹا نشان پایا جاتا ہو کہ وہ مسلمانوں کی طرح نماز پڑھتا ہو اور قبلہ کی طرف منہ کرتا ہو وہ خدا اور اس کے رسول کے نزدیک مسلم ہے۔ اور مسلم ہونے کے لحاظ سے اللہ اور اس کے رسول کی امان میں ہے۔ جو شخص اسے کافر کہتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتا ہے۔ پس کلمہ گو کی تکفیر خدا اور اس کے رسول کے عہد کو توڑنے کے برابر ہے اور ایسا شخص خدا اور اس کے رسول کے مقابل پر کھڑا ہوتا ہے۔

fat.com

أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا	اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں مگر اللہ
نْ قَلْبِهٖ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ	اسے دوزخ پر حرام کر دے گا۔[1]
خاری ۳: ۴۹۰)	
۱۷۔ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ	۱۷۔ عثمان سے روایت ہے کہ رسول
سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مر گیا
نْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهٗ لَا إِلٰهَ	اور وہ جانتا ہو کہ اللہ کے سوا معبود نہیں
لَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔	تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔
مشکوٰۃ بروایت مسلم)	
۱۸۔ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ	۱۸۔ دین اللہ اور اس کے رسول کے لئے
رَسُوْلِهٖ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ	خالص فرمانبرداری ہے اور مسلمانوں کے اماموں اور
عَامَّتِهِمْ (بخاری ۲: ۴۲)	ان کے عام لوگوں کی خیر خواہی۔

[1] صدقا من قلبہ کے الفاظ نے اس بات کو صاف کر دیا کہ یہ اس شخص کا ذکر ہے جس کے قلب میں ایمان داخل ہو چکا۔ ایسے شخص کے اعمال بھی اس کے اقرار کے مطابق ہوں گے۔

arfat.com

باب ۳
علم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
۱- اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ (۹۶: ۱ تا ۵)	۱- اپنے رب کے نام سے پڑھ جس پیدا کیا انسان کو ایک لوتھڑے سے پڑھ اور تیرا رب سب سے بڑھ کرم والا ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم دیا۔ انسان کو وہ سکھایا وہ نہیں جانتا تھا۔
۲- یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	۲- اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے

fat.com

رَجْتٍ ط (۵۸ : ۱۱)	وہ جنہیں علم دیا گیا۔
۳۔ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ○	۳۔ اور کہہ اے میرے رب مجھے علم میں بڑھا
۲-۱۱۴)	
۴۔ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ	۴۔ اور جسے حکمت دی گئی اسے بڑی
تِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ط (۲ : ۲۶۹)	دولت دی گئی۔

ں پر انسان کی روحانی ترقی کی بنیاد ہے تو علم پر اس کی مادی ترقی کا انحصار ہے۔ سب سے پہلے جو
ت محمد پر نازل ہوئی اس میں انسان کو پڑھنے اور لکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور سب سے اول کرم
بزرگی حاصل کرنے کا ذریعہ بتایا (۱) پھر بتایا کہ علم سے انسان کے درجے بلند ہوتے ہیں (۲) اور علم
بڑھانے کی دعا سکھائی (۳) اور علم اور حکمت کو سب سے بڑا خزانہ قرار دیا (۴) حدیث میں بھی علم اور
کے حصول اور اس کو دوسروں تک پہنچانے پر زور دیا (ح - ۱) جو لوگ آپ کے پاس آتے آپ
نصیحت کرتے کہ جو علم حاصل کریں اسے دوسروں کو پہنچائیں (ح ۲ و ۳) (نوٹ - ۱ اور غلام) جنکو موسائٹی
ت اونچے مقام دیا تھا انکی تعلیم دینے پر خاص طور پر زور دیا (ح - ۴) عورتوں کی تعلیم کیلئے آپ نے
دن مقرر کیا تاکہ وہ علم میں پیچھے نہ رہیں (ح - ۵) لکھنے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی (ح - ۶ تا ۹)
ر فقاہت کو فضیلت کا معیار ٹھیرایا گیا (ح - ۱۰) اور مختلف پیرایوں میں حصول علم کو ضروری قرار
(ح - ۱۱ تا ۱۴) یہی وجہ ہے کہ اسلام جہاں پہنچا وہاں علم کی روشنی بھی پھیلتی چلی گئی علم کے حصول
کو ہر مرد اور عورت کا جو مسلمان ہو ضروری فریضہ قرار دیا گیا (ح - ۱۵) اور یہ بھی بتا دیا گیا کہ جب
قوم علم کے حصول کو چھوڑ دیتی ہے تو وہ اس کی تباہی کا وقت ہوتا ہے (ح - ۱۶)

۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰی هَلَكَتِهٖ فِی الْحَقِّ وَرَجُلٌ

۱- عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روا
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
حسد مت کرو سوائے دو باتوں
جن میں (رشک ہو سکتا ہے[1]) ایک
شخص کہ اللہ اس کو مال دے پھر
راہ حق میں خرچ کرنے پر مسلط کرے دو

[1] حسد اور غبطہ میں یہ فرق ہے کہ حسد میں دوسرے سے زوال نعمت کی خواہش ہوتی
اور غبطہ یا رشک یہ ہے کہ جو نعمت دوسرے کو حاصل ہے وہ رشک کرنے والے
حاصل ہو۔ حدیث میں لفظ حسد موجود ہے۔ مگر عنوان باب میں امام بخاری لفظ غبطہ لائے
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس چیز کا جواز ہے وہ فی الحقیقت حسد نہیں بلکہ غبطہ یا رشک
کیونکہ حسد یا دوسرے کے زوال نعمت کی خواہش کسی حالت میں بھی درست نہیں۔ جن
باتوں میں رشک کا بیان ذکر ہے وہ صرف مال اور علم کا ہونا نہیں بلکہ مال اور علم دونوں کا راہ
میں خرچ کرنا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ یہاں لفظ حسد اختیار کیا ہے۔ حکمت کے معنے امام راغب
علم، اشیاء اور نیکی کا کرنا لئے ہیں۔ علم کا پھیلانا ایک ایسا ہی اعلیٰ درجہ کا نیکی کا کام ہے جیسا
مال کا خدا کی راہ میں خرچ کرنا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ حصول مال اور حصول علم دونوں انسان
کی فطری خواہشات ہیں۔

اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا (بخاری ۳: ۱۵)

وہ شخص کہ اللہ اسے علم دے تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کرے اور اسکی تعلیم دے۔

۲- قَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ (بخاری ۳: ۲۵)

۲- مالک بن حویرث نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جاؤ اور ان کو تعلیم دو ۵۲

۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ (بخاری ۳: ۳۷)

۳- ابن عباس سے روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا چاہئے کہ جو موجود ہے وہ غائب کو علم پہنچائے ۵۳

۴- عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴- ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۵۲ یہ نصیحت آپ نے بحرین کے ایک وفد کو کی جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اس دور کے علاقہ میں بھی آپ نے تعلیم کی بنیاد رکھ دی۔

۵۳ یعنی جس نے نبی کریم صلعم سے علم حاصل کیا ہے وہ اسے دوسرے لوگوں تک پہنچائے اور اسی طرح ہر علم حاصل کرنے والا اسے آگے پہنچائے تاکہ علم دنیا میں پھیلتا رہے۔

Marfat.com
Marfat.com

ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ .....

رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَ عَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ

(بخاری ۳ : ۳۱)

تین شخص ہیں جن کیلئے دوہرا اجر ہے ....

ایک شخص جس کے پاس لونڈی ہو پھر وہ ادب سکھائے اور اچھا ادب سکھائے اس کو تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے پھر اسے آ کرے اور اسے اپنی زوجیت میں لے تو اس کو دوہرا اجر ہے ۴؎

۵۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ النِّسَآءُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَیْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَّنَا یَوْمًا مِّنْ نَّفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ یَوْمًا

۵۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ عورتوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مرد آپ کے پاس پہنچنے میں ہم پر غالب ہیں تو اپنی طرف سے ہمارے لئے ایک دن مقرر کیجئے تو آپ نے ان سے ایک دن کا وعدہ کیا

۴؎ غلام اور لونڈی کی ملک عرب میں کوئی حیثیت نہ تھی۔ آپ نے ان کی تعلیم پر بھی زور دیا۔ اچھی تعلیم اور اچھی تربیت دونوں ضروری ٹھہرائے اور پھر یہ بھی نصیحت فرمائی کہ لونڈیوں کو آزاد کر کے انہیں برابری کا مرتبہ دیا جائے۔ یوں نہ صرف تعلیم کو عام کیا بلکہ اس کے ساتھ ہی غلامی کو بھی دور فرمایا۔

Marfat.com

لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَ
اَمَرَهُنَّ (بخاری ۳: ۳۵)

جس میں آپ ان سے ملے اور انہیں نصیحت کرتے
اور انہیں احکام بتاتے۔ ۵۵

۶۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ خُزَاعَةَ
قَتَلُوا رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ لَیْثٍ عَامَ
فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِیْلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوْهُ
فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ
فَخَطَبَ ..... فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ
اَهْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِیْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوْا
لِاَبِیْ فُلَانٍ (بخاری ۳: ۳۹)

۶۔ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ خزاعہ نے
بنی لیث کے ایک شخص کو فتح مکہ کے سال اپنے
ایک مقتول کے عوض جسے انہوں نے قتل کیا
تھا قتل کر دیا۔ اسکی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو دی گئی تو آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے
اور خطبہ پڑھا ..... اہل یمن میں سے
ایک شخص آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھے
لکھ دیجئے آپ نے فرمایا کہ اسے
لکھ دو ۵۶

۵۵ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ مرد اور عورتیں اکٹھے بھی آنحضرت صلعم کی مجلس میں حصول علم کے لئے آتے تھے۔ مگر چونکہ اس طرح عورتوں کو پورا فائدہ نہ پہنچ سکتا تھا اور مرد آگے جگہ لے لیتے تھے اس لئے آپ نے عورتوں کیلئے تعلیم کا علیحدہ دن مقرر کر دیا۔

۵۶ اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت نبی صلعم نے حدیثوں کو لکھنے کا بھی حکم دیا۔ اور

(باقی بر صفحہ ۴۲)

Marfat.com
Marfat.com

۷۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اَکْثَرُ حَدِیْثًا عَنْهُ مِنِّیْ اِلَّا مَا کَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ کَانَ یَکْتُبُ وَلَا اَکْتُبُ (بخاری ۳:۳۹)

۷۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے مجھ سے بڑھ کر کوئی حدیث بیان کرنے والا نہیں سوائے اس کے کہ عبداللہ بن عمرو کو ایک خصوصیت حاصل ہے کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔ ؎

۸۔ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ یَّتَعَلَّمَ کِتَابَ یَهُوْدَ حَتّٰی کَتَبْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

۸۔ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تھا کہ یہود کی تحریر کا لکھنا پڑھنا سیکھیں یہاں تک کہ میں (زید بن ثابت) نبی صلی اللہ

ایک حدیث میں جو آتا ہے کہ مجھ سے سوائے قرآن کے کچھ نہ لکھو تو اس کا منشا صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ قرآن اور حدیث کے الفاظ خلط ملط نہ ہو جائیں مناسب احتیاط کے ساتھ حدیث کے لکھنے میں کوئی حرج نہ تھا۔

؎ اس سے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عمرو حدیث کو باقاعدہ لکھتے تھے۔ ویسے احادیث ابو ہریرہ سے بہت زیادہ مروی ہیں۔ ان کا منشا صرف اس قدر تھا کہ عبداللہ بن عمرو کو مجھ پر یہ فضیلت حاصل تھی کہ وہ حدیث لکھ لیتے تھے اور اس طرح حدیث زیادہ محفوظ ہو جاتی تھی۔

rfat.com
rfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَهُ وَأَقْرَأَتْهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ (بخاری ۹۴: ۴۰)

علیہ وسلم کیلئے آپکے خطوط لکھتا اور انکے خطوط آپکو پڑھکر سناتا جبکہ وہ آپ کو لکھتے ۵۵

۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ..... يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُنِي وَلَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِيَمِينِكَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ الْخَطَّ (ترمذی ۳۹: ۱۲)

۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے کہا..... یا رسول اللہ میں آپ سے ایک حدیث سن لیتا ہوں اور وہ مجھے اچھی لگتی ہے اور میں اُسے یاد نہیں رکھ سکتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لے اور اپنے ہاتھ سے لکھنے کی طرف اشارہ کیا۔

۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۵۵ یہود کی تحریر سے مراد سریانی زبان کی تحریر ہے۔ لفظ سریانی ابو داؤد اور ترمذی کی حدیث میں صراحت سے آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے دوسری زبانوں کی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

Marfat.com

ناسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ
لْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
يَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا
شکوٰۃ ۲: ۱ بروایت مسلم)

۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
سُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ
حَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ
هَا (ترمذی ۳۹: ۱۹)

کہ سونے اور چاندی کی کانوں کی طرح انسانوں میں بھی کانیں ہیں جو جاہلیت کے زمانہ میں بہترین لوگ تھے وہ اسلام میں بھی بہترین لوگ ہیں جب فقاہت یعنی علم حاصل کریں ۵

۱۱۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکمت کی بات مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے پس جہاں وہ پائے تو وہ اسکے لینے کا زیادہ حقدار ہے ۶

۵ یہاں انسانوں کو قبیلوں اور قوموں کے لحاظ سے کانوں کی طرح قرار دیا ہے گویا قبیلوں اور قوموں کے لحاظ سے بھی بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ کچھ خوبیاں نسلاً انسانوں میں آجاتی ہیں اور کچھ ان میں خصوصیات قومی یا نسلی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور یہ خصوصیات اسلام لانے کے بعد بھی باقی رہتی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی بڑھایا کہ فضیلت اسی صورت میں ہے کہ فقاہت یعنی علم حاصل کریں۔ گویا اصل فضیلت علم سے ہے۔

۶ گویا حکمت یعنی علم اصل تو مومن کی ہی چیز ہے۔ اگر کسی دوسری جگہ پائے تو اپنا گم شدہ سامان سمجھ کر اسے لینے کی کوشش کرے۔

۱۲- عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ (ترمذی ۳۹:۲)

۱۲- انس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم کے حاصل کرنے کیلئے نکلے تو وہ اس کے راستہ میں (جہاد کرنیوالا) ہے یہاں تک کہ وہ واپس آجائے۔

۱۳- قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ (بخاری ۳:۱۰)

۱۳- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے لئے اللہ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے اور علم صرف سیکھنے سے آتا ہے [۱۱]

۱۴- اَنَّ الْعُلَمَآءَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَرَّثُوا الْعِلْمَ مَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ (بخاری ۳:۱۰)

۱۴- عالم ہی انبیاء کے وارث ہیں انہوں نے علم کا ورثہ چھوڑا جو شخص اسے لیتا ہے وہ پورا حصہ لیتا ہے [۱۲]

[۱۱] یعنی انسان کو سیکھنے سے کبھی تھکنا نہیں چاہئے بلکہ نئی سے نئی باتیں سیکھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے ورنہ جو علم حاصل کیا ہے وہ بھی بیکار ہو جائے گا۔

[۱۲] یہ لفظ آنحضرت صلعم کے ہیں جو امام بخاری ۳:۱۰ کے عنوان میں لائے ہیں بتایا کہ انبیاء علم کو بطور ورثہ چھوڑتے ہیں دنیوی جائدادیں بطور ورثہ نہیں چھوڑتے۔ لا نورث ما ترکنا صدقة (بخاری ۵:۸:۲)

Marfat.com

۱۵۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ (مشکوٰۃ ۲ بروایت بیہقی)

۱۵۔ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے [۱۳]

۱۶۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَثْبُتَ الْجَھْلُ۔
(بخاری ۳: ۲۱)

۱۶۔ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موعود گھڑی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے اور جہالت قائم ہو جائے [۱۴]

---

[۱۳] اس میں مرد عورتیں چھوٹے بڑے سب شامل ہیں۔

[۱۴] گویا جب کسی قوم میں علم باقی نہیں رہتا اور جہالت آجاتی ہے تو وہ اس کی تباہی کا نشان ہے علم سے قوم کو زندگی ملتی ہے اور جہالت اس کی موت کا نشان ہے۔

باب ۴

طہارت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
۱- وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ (۷۴: ۳ تا ۵)	۱- اور اپنے رب کی بڑائی کر اور اپنے کپڑوں کو پاک کر اور ناپاکی سے دور رہ۔
۲- إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝ (۲: ۲۲۲)	۲- بیشک اللہ (اپنی طرف) رجوع کرنیوالوں سے محبت رکھتا ہے اور (ظاہری) پاکیزگی اختیار کرنیوالوں سے محبت رکھتا ہے۔
۳- خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (۷: ۳۱)	۳- ہر ایک سجدہ کے وقت اپنی زینت کو اختیار کرو۔
۴- قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا	۴- بے شک ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہارے عیبوں کو ڈھانکتا ہے اور زینت

Marfat.com
Marfat.com

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ط

(۷: ۲۶)

۵- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا
وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ
وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ
اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط
وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط
وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى
سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ
مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ
فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا
طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ
اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

کا موجب ہے اور تقویٰ کا لباس بہترین
ہے۔

۵- اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب
نماز کو اٹھو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک
اپنے ہاتھ دھویا کرو۔ اور اپنے
سروں کا مسح کر لیا کرو۔ اور ٹخنوں تک
اپنے پاؤں (دھویا کرو) اور اگر
حالت جنابت میں ہو تو نہا لیا کرو
اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو
تم میں سے کوئی جائے ضرور سے ہو
آئے یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو
تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو
اور اس سے اپنے مونہوں اور ہاتھوں
پر مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا

لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (۵:۶)	کہ تم پر کسی طرح کی تنگی کرے لیکن وہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔

انسان کا اپنے آپ کو ہر قسم کی میل کچیل سے اور غلاظت سے صاف رکھنا نماز کے لئے بطور تمہید کے ہے مگر ویسے یہ ایک مستقل مضمون ہے اور اسلام نے جسمانی پاکیزگی کو بھی روحانی پاکیزگی یا دل کی پاکیزگی کی طرح ضروری قرار دیا ہے سب سے پہلی آیت جو اوپر نقل کی گئی ہے نبی کریم صلعم کی دوسری وحی ہے اور اس میں اگر ایک طرف یہ ذکر ہے کہ اپنے رب کی بڑائی کرکے روحانی پاکیزگی حاصل کرو تو دوسری طرف جسمانی ناپاکیوں سے بھی دور رہنے کا حکم ہے۔ دوسری آیت میں بھی خدا کی طرف رجوع کرنے یعنی روحانی پاکیزگی کو جسمانی طور پر پاکیزگی اختیار کرنے کے ساتھ جمع کیا ہے تیسری میں حکم دیا کہ خدا کی عبادت کے لئے ظاہری زینت کا اختیار کرنا یعنی لباس کا پہننا ضروری ہے۔ چوتھی میں لباس کی غرض بتائی وہ انسان کی شرمگاہ کو ڈھانکتا ہے اور زینت کا کام بھی دیتا ہے مگر ظاہری لباس سے پھر مضمون کو فوراً باطنی لباس یعنی تقویٰ کی طرف منتقل کیا۔ پانچویں میں وضو کا طریق بتایا اور یہ کہ نماز سے پہلے جسمانی طور پر پانی سے اپنے آپ کو پاک کرو۔ اور پانی نہ ملے تو اپنی عاجزی کے نشان کے طور پر پاک مٹی پر مسح کرو۔ اسلام ہر طبقہ کے انسانوں کے لئے چھوٹی سے چھوٹی ہدایات بھی دیتا ہے اس لئے جسمانی پاکیزگی کے سلسلے میں ہر قسم کی تفصیلات احادیث میں دی ہیں اور ایسی ایسی ہدایات بھی دی ہیں جن تک بھی ظاہری ٹیپ ٹاپ والی مہذب قومیں بھی نہیں پہنچیں۔

اس باب میں پانچ فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں حوائج ضروریہ کا ذکر ہے۔ مگر سب سے پہلے

Marfat.com
Marfat.com

بتایا کہ جسمانی پاکیزگی بھی آدھا دین ہے یعنی اسی قدر ضروری ہے جیسے روحانی پاکیزگی (ح-۱) پھر بتایا کہ نماز کے لئے جب انسان خدا کے سامنے حاضر ہوتا ہے تو ضروری ہے کہ جسمانی رنگ میں بھی پاک ہو کر آئے (ح-۲ و ۳) بیت الخلا میں داخل ہونے کے لئے دعا سکھائی (ح-۴) اور نکلتے وقت بھی دعا کی تعلیم دی (ح-۱۴-۱۵) پھر بتایا کہ بول و براز کے لئے بھی کچھ آداب ہیں۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے لئے موزوں جگہ تلاش کی جائے۔ رستوں پر اور اجتماع کی جگہوں پر بول و براز سے منع کیا (ح-۵ تا ۱۳) مسجد میں یا جگہوں میں تھوکنے وغیرہ سے بھی منع فرمایا۔ اور بتایا کہ تھوک یا بلغم کو رومال میں لینا چاہیے (ح-۱۶ و

دوسری فصل میں مسواک کا ذکر ہے۔ بتایا کہ مسواک سے منہ صاف رہتا ہے (اور اس طرح انسان بہت سی بیماریوں سے بچا رہتا ہے) اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے اس لئے مسواک کرنے پر بہت زور دیا (ح ۱۹ و ۲۰) بالخصوص انسان سو کر اٹھے تو ضرور مسواک کرے (ح ۲۱ و ۲۲) باہر سے آئے تو بھی مسواک کرے (ح-۲۳)

تیسری فصل میں وضو کا ذکر ہے۔ یہ بتا کر کہ وضو کے وقت بھی اللہ کا ذکر ضروری ہے (ح-۲۴) وضو کی تفصیلات بتائی ہیں (ح ۲۵ تا ۳۱) اگر جرابیں پہنی ہوئی ہوں یا عمامہ سر پر ہو تو جرابوں پر اور عمامہ پر مسح جائز ہے (ح ۳۲ تا ۳۵)

پھر بتایا کہ وضو کب ضروری ہے اور کب نہیں (ح ۳۶ تا ۴۰) بعض اعضا کے دھونے میں وقفہ میں کوئی حرج نہیں (ح-۴۱) وضو کے بعد کیا دعا کرے (ح-۴۲)

چوتھی فصل میں غسل کا ذکر ہے۔ کن کن حالتوں میں غسل ضروری ہے (ح-۴۳ تا ۴۸) کس طرح غسل کرے (ح ۴۹ و ۵۲ تا ۵۴) حیض اور نفاست کا حکم ح ۵۰ و ۵۱ میں مذکور ہے۔

پانچویں فصل میں تیمم کے احکام ہیں۔ پانی نہ ملے یا کافی نہ ملے یا اس سے نقصان پہنچتا ہو تو وضو اور غسل دونوں کی جگہ تیمم کر لے (ح ۵۶ تا ۵۹)۔

Marfat.com

۱۔ عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔ (مشکوٰۃ ۔ ۳ بروایت مسلم)

۱۔ ابو مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک رہنا ایمان کا ایک جزو ہے۔

۲۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ (مشکوٰۃ ۳ بروایت احمد)

۲۔ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو ہے۔

۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ وَلَا صَدَقَۃٌ مِّنْ غُلُوْلٍ (مشکوٰۃ ۳ : ۱ بروایت مسلم)

۳۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز بغیر وضو کے قبول نہیں کی جاتی اور نہ مال حرام سے صدقہ قبول ہوتا ہے [1]

[1] مال حرام ایک ناپاک چیز ہے اسلئے بطور صدقہ اسکو کوئی قبولیت حاصل نہیں۔ لیکن اگر ایک شخص کے پاس مال حرام پہلے سے موجود ہو تو توبہ کے رنگ میں اسے خیرات کر دینے میں حرج نہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (بخاری ۴:۹)

۴۔ انسؓ سے روایت ہے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے فرماتے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں پلیدیوں اور ناپاکیوں سے۔

۵ عَنْ اَنَسٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِہٖ اَجِیْئُ اَنَا وَغُلَامٌ مَعَنَا اِدَاوَۃٌ مِّنْ مَّآءٍ (بخاری ۴:۱۵)

۵۔ انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کیلئے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا آتے اور ہمارے ساتھ پانی کا ایک ڈول ہوتا۔

۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَہٗ بِثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ (بخاری ۴:۲۱)

۶۔ عبداللہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جائے ضرور کو گئے تو مجھے فرمایا کہ میں آپ کو تین ڈھیلے لادوں ۱۲

۱۲ آپ نے رفع حاجت کے بعد پانی بھی استعمال کیا اور مٹی بھی۔ دونوں میسر آسکیں تو بہترین صورت ہے۔ پیشاب کے بعد بھی مٹی یا پانی کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ مگر لوگوں کے سامنے جس طرح پیشاب کرنا خانہ منع ہے استنجا بھی منع ہے اور کوئی چیز غلاظت کی صفائی کا کام دے سکے جیسے کپڑا یا خس وغیرہ تو حرج نہیں اصل غرض شرع یہ ہے کہ غلاظت کا کوئی حصہ جسم کے ساتھ نہ رہے یا کپڑوں کو پلید نہ کرے۔

۷۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلٰثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ

(مشکوٰۃ ۳۰: ۲ بروایت ابوداؤد)

۷۔ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جائے ضرور کو جائے تو اپنے ساتھ تین ڈھیلے ضرور لیجائے تاکہ انکے ساتھ استنجا کرے کیونکہ یہ ڈھیلے پانی سے کفایت کریں گے۔

۸۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ

(مشکوٰۃ ۳۰: ۲ بروایت ابوداؤد)

۸۔ جابرؓ سے روایت ہے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو (دور نکل) جاتے یہاں تک کہ آپکو کوئی نہ دیکھتا ۳ھ

۹۔ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُوْلَ

۹۔ ابوموسیٰ رضؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... جب تم میں سے کوئی ارادہ کرے کہ پیشاب کرے

۳ھ لوگوں کے سامنے پیشاب یا پاخانہ کیلئے بیٹھنا منع ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهٖ (مشکوٰۃ ۳: ۲ بروایت ابوداؤد)

پس چاہیئے کہ موزوں جگہ پیشاب کیلئے ڈھونڈے[1]

۱۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى (مشکوٰۃ ۳: ۲ بروایت ابوداؤد)

۱۰۔ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داہنا ہاتھ وضو کے لئے اور کھانا کھانے کیلئے تھا اور آپ کا بایاں ہاتھ استنجا کرنے کے لئے اور اس چیز کے لئے جو مکروہ ہے۔

۱۱۔ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ (مشکوٰۃ ۳: ۲ بروایت ابوداؤد)

۱۱۔ معاذ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین لعنتوں سے بچو یعنی پانی کی گھاٹوں میں اور رستہ میں اور سایہ میں پاخانہ کرنے سے ۵

[1] پیشاب کے لئے بھی علیحدہ جگہ کا ہونا ضروری ہے اور ویسے بھی جگہ موزوں ہو۔ یعنی ایسی جگہ نہ ہو کہ کپڑوں پر یا جسم کے کسی حصہ پر چھینٹ پڑے۔

(باقی برصفحہ ۵۵)

Marfat.c
Marfat.c

۱۲ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُنِيْ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰى فَأَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُوْمُ أَحَدُكُمْ فَبَالَ (بخاری ۴: ۶۱)

۱۲۔ حذیفہ رضؓ سے روایت ہے کہا میں نے دیکھا کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جا رہے تھے تو آپ کسی قوم کے گھورے کے پاس آئے جو دیوار کے پیچھے تھا تو جیسے تم میں کوئی کھڑا ہوتا ہے ایسے کھڑے ہو گئے اور پیشاب کیا۔

۱۳ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِيْ تَوْرٍ أَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجٰى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ

۱۳۔ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جائے ضرور جاتے تو میں ایک لگن یا چھاگل میں پانی آپ کے پاس لاتا تو آپ اس سے استنجا کرتے پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر ملتے تھے

---

۵ براز اس میں کھلے میدان کو کہا جاتا ہے۔ اگرچہ کہ پاخانہ وغیرہ کیلئے لوگ دور کھلے میدانوں میں نکل جاتے تھے اسلئے پاخانہ کو بھی براز کہا جاتا ہے۔ تین جگہوں میں پاخانہ کرنے کو لعنت کا موجب ٹھہرایا ہے گھاٹوں یا چشموں کے قریب اور ان رستوں میں جو لوگوں کے چلنے کا کام دیتے ہیں اور سایہ کی جگہیں جہاں لوگ بیٹھتے ہیں۔

۶ اس سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع نہیں۔ آپ نے دیوار کی اوٹ میں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۷ استنجا کے بعد ہاتھ کو مٹی سے یا صابن سے مل کر دھونا چاہئے۔

Marfat.com
Marfat.com

ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِاِنَاءٍ اٰخَرَ فَتَوَضَّأَ

(مشکوٰۃ ۳: ۲ بروایت ابوداؤد)

پھر دوسرا برتن پانی کا آپ کے پاس لاتا ا
آپ وضو کرتے۔

۱۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ (مشکوٰۃ ۳: ۲ بروایت ترمذی)

۱۴- حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جائے ضرورت سے نکلتے فرماتے اے اللہ میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔

۱۵- عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ (مشکوٰۃ ۳: ۲ بروایت ابن ماجہ)

۱۵- انس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جائے ضرورت سے باہر نکلتے فرماتے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے تکلیف کو مجھ سے دور کیا اور مجھے عافیت دی۔

۱۶- عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبِهٖ

(بخاری ۴: ۷۰)

۱۶- انس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے میں تھوکا

۱۷۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَۃً فِی الْقِبْلَۃِ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْہِ حَتّٰی رُءِیَ فِی وَجْھِہٖ ..... ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَآئِہٖ فَبَصَقَ فِیْہِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَہٗ عَلٰی بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ یَفْعَلُ ھٰکَذَا (بخاری ۸: ۳۳)

۱۷۔ انس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنگار کو مسجد کے سامنے (کی دیوار) میں دیکھا تو آپ کو یہ برا معلوم ہوا یہانتک کہ اسکی علامت آپ کے چہرہ پر دیکھی گئی ..... پھر اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس میں تھوکا پھر بعض کو بعض پر لوٹایا۔ اور فرمایا یا ایسا کرے ۵۸

۱۸۔ عَنْ عَآئِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاکُ مَطْھَرَۃٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِّلرَّبِّ (بخاری ۳۰: ۲۷)

۱۸۔ حضرت عائشہ رضؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کی رضا کا موجب ہے ۵۹

---

۵۸ یعنی حالت نماز میں تھوک (۱۱۱) کو رومال یا کپڑے سے صاف کرے اور اوپر کی حدیث میں گذر چکا کہ عام جگہوں میں بھی یہی مناسب ہے۔

۵۹ منہ کو صاف رکھنے سے انسان بہت سی جسمانی بیماریوں سے بچا رہتا ہے اور جو لوگ منہ کو صاف نہیں رکھتے علاوہ اسکے کہ وہ خود بہت سی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ منہ کی بدبو کی وجہ سے دوسرے لوگوں کے لئے بھی اذیت کا موجب ہوتے ہیں۔ شاید مرضاۃ للرب میں یہ اشارہ بھی ہو۔

Marfat.com
Marfat.com

۱۹- قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ

(بخاری ۳۰ : ۲۷)

۱۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا میری اُمت پر مشقت ہوگی تو میں ان ہر وضو کے وقت مسواک کرنیکا حکم دیتا۔

۲۰- عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ (بخاری ۱۱ : ۸)

۲۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے مسواک کے بارہ میں تم سے بار بار کہا ہے۔

۲۱- عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ (بخاری ۴ : ۷۳)

۲۱- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اُٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔

۲۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ

۲۲- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نْ لَّيْلٍ وَّ اَوْ نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ
لَا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّأَ

مشکوٰۃ ۳: ۳ بروایت ابوداؤد)

۲۳۔ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ
اَلَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ
نَ يَبْدَأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
لَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ
لَتْ بِالسِّوَاكِ (مشکوٰۃ ۳: ۳ بروایت مسلم)

۲۴۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ
اَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ
لَيْهِ (مشکوٰۃ ۳: ۴ بروایت مسلم)

رات کو یا دن کو جب بھی سوتے پھر جاگتے تو وضو سے پہلے مسواک کرتے۔

۲۳۔ شریح بن ہانی سے روایت ہے کہا میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کیا کرتے تھے کہا مسواک سے ابتدا کرتے۔

۲۴۔ سعید بن زید سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا اس کا وضو نہیں ہوتا ۱۲

طہ وضو کہ منہ ہاتھ وغیرہ دھونے کا نام ہے مگر چونکہ یہ صفائی خدا کے حضور حاضر ہونے کے ئے ہے اس لئے اللہ کے ذکر کے بغیر وضو کی غرض پوری نہیں ہوتی ۔

۲۵-عَنْ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ

۲۵-یحییٰ مازنی سے روایت ہے کہ ایک شخ
نے عبداللہ بن زید سے کہا کہ کیا آپ مجھے
سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
کس طرح وضو کرتے تھے۔ عبداللہ بن
زید نے کہا ہاں پھر انہوں نے پانی
منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں
پر ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دو
دھویا پھر (تین تین) بار کلی کی اور ناک صاف
کیا پھر تین بار اپنا منہ دھویا پھر دو دو
بار اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک
دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں
سے اپنے سر کا مسح کیا ان دونوں کو آگے
سے (پیچھے) لیگئے اور پیچھے سے (آگے) لائے
(یعنی) سر کے اگلے حصہ سے شروع کیا

fat.com

حَتّٰی ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰی قَفَاهُ
ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلَی الْمَكَانِ الَّذِیْ
دَ اٰمِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ

بخاری ۴: ۳۸)

یہاں تک کہ دونوں (ہاتھوں) کو اپنی گدی
تک لے گئے۔ پھر انہیں اسی جگہ کو لوٹایا جہاں
سے شروع کیا تھا پھر اپنے دونوں پاؤں
دھوئے۔

۲۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
وَضَّاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
رَّةً مَرَّةً (بخاری ۴: ۲۲)

۲۶- ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں (اعضاء کو)
ایک ایک بار دھویا۔

۲۷- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ
نَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَضَّاَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ (بخاری ۴: ۲۳)

۲۷- عبداللہ بن زید سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں (اعضاء
کو) دو دو بار دھویا۔

۲۸- عَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ
الْمَقَاعِدِ فَقَالَ اَلَا اُرِیْكُمْ
ضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا (مشکوٰۃ ۳: ۴ بروایت مسلم)

۲۸- عثمان سے روایت ہے کہ انہوں نے
مقاعد میں وضو کیا اور کہا کیا میں تمہیں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نہ دکھاؤں، پس
آپ نے وضو میں (اعضاء کو) تین تین بار دھویا۔

۵ وضو کی غرض اعضاء کو گرد و غبار سے یا میل سے صاف کرنا ہے ایک بار دھونے سے ہو یا دو یا تین

۲۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ (بخاری ۲۷:۱)

۲۹۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند ہوتا تھا کہ جوتا
میں اور کنگھی کرنے میں اور وضو کرنے میں غر
ہر کام میں دائیں طرف سے شروع کریں۔

۳۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوا بِأَيَامِنِكُمْ (مشکوۃ ۳۷:۳ بروایت مسلم)

۳۰۔ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا رسو
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آ
کپڑے پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنی داہنی
جانب سے شروع کرو۔

۳۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرَهُمَا بِإِبْهَامَيْهِ (مشکوۃ ۴۳:۳ بروایت نسائی)

۳۱۔ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا اور اپنے دونوں
کانوں کا مسح کیا (کانوں) کے اندر شہادت
کی انگلیوں کو اور انکے باہر اپنے دونوں انگوٹھوں
کو پھیرا۔

۳۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ

۳۲۔ عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہا

rfat.com
Marfat.c

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهٖ وَخُفَّيْهِ

(بخاری ۴: ۴۸)

کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ۱۲

۳۳ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ كُنْتُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ سَفَرٍ فَاَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ
فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا
طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

(بخاری ۴: ۴۹)

۳۳۔ مغیرہ سے روایت ہے کہا کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو میں آپ کے موزوں کو اتارنے کیلئے جھکا فرمایا چھوڑ دو میں نے ان کو باوضو ہونے کی حالت میں پہنا ہے اور دونوں (موزوں) پر مسح کیا۔

ف یہاں چمڑے کے موزوں پر مسح کا ذکر ہے اور ح ۳۴ میں جرابوں پر مسح کا ذکر ہے۔ پس بوٹ موزوں پر۔ جرابوں پر مسح ہو سکتا ہے۔ ان کو اتارنا ضروری نہیں۔ بشرطیکہ بوٹ یا موزہ جراب کو باوضو ہونے کی حالت میں پہنا ہو۔ بعض لوگ جراب یا موزے پر مسح کو اس لئے درست نہیں سمجھتے کہ قرآن شریف میں یہ ذکر نہیں مگر نبی صلعم کے عمل سے تواتر سے یہ ثابت ہے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ ستر سے زیادہ صحابہ نے مجھ سے موزوں پر مسح کی روایت کی۔ اور یہ پاؤں دھونے کے مخالف نہیں۔ اس لئے کہ پاؤں دھونے کے بعد موزے پہننا اس کی لازم شرط ہے۔ یہ صرف ایک سہولت ہے نبی کریم صلعم کے عمل سے ثابت ہے۔

۳۴۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

(مشکوٰۃ ۳: ۹ بروایت ابوداؤد)

۳۴۔ مغیرہ سے روایت ہے کہ کہ
اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں
جوتوں پر مسح کیا۔

۳۵۔ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا

(مشکوٰۃ ۳: ۹ بروایت دارقطنی)

۳۵۔ ابوبکرہ نبی صلی اللہ علیہ وس
سے روایت کرتے ہیں کہ آپ
مسافر کو تین دن اور تین رات
مقیم کو ایک دن اور ایک را
اجازت دی ہے کہ جب وضو کرکے مو
پہنے ہوں تو ان دونوں پر مسح کرے

۳۶۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ

۳۶۔ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فر
اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ جس

اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ (بخاری ۱:۴:۲)

حدث ہو یہاں تک کہ وضو کرے [۳۵]

۳۷۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ قُلْتُ کَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ یُجْزِئُ اَحَدَنَا الْوُضُوْءُ مَا لَمْ یُحْدِثْ (بخاری ۴:۵۵)

۳۷۔ انسؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے میں (عمرو بن عامر انس کے شاگرد) نے کہا آپ لوگ کیا کرتے تھے کہا ہمارے لیے جب تک وضو جاتا نہ رہا ہو ایک ہی وضو کافی تھا۔

۳۸۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ

۳۸۔ انسؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نماز عشاء کا انتظار کرتے

[۳۵] حدث اہل میں کسی چیز کا وجود میں آنا یا واقع ہونا ہے اور دو قدرتی مخارج سے کسی چیز کے خارج ہونے کا نام بھی حدث ہے جیسے پیشاب پاخانہ ہوا یا اخراج منی (آخری صورت میں غسل لازم ہے اور اس کو حالت جنابت کہا جاتا ہے) اگر گہری نیند میں چونکہ اخراج ہوا کا احتمال ہوتا ہے اس لیے اس سے بھی وضو لازم آتا ہے سکا یا اونگھ یا ہلکی نیند سے جس میں پوری بیخبری نہ ہو وضو کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ حدیث ۳۸ میں صراحت سے مذکور ہے۔ قے کے بعد بھی آنحضرت صلعم نے وضو کیا۔ ح۔ ۴۰ مگر خون تھوکنے سے یا زخم سے خون بہنے سے وضو لازم نہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

حَتّٰی تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ

(مشکوٰۃ ۳: ۱ بروایت ابوداؤد)

یہاں تک کہ (اونگھ سے) انکے سر جھک جاتے پھر وہ نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے۔

۳۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَّامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ

(مشکوٰۃ ۳: ۱ بروایت ترمذی)

۳۹- ابن عباس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو اس شخص پر لازم ہے جو لیٹ کر سوئے اس لئے کہ جب وہ لیٹتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

۴۰- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّاَ (ترمذی ۱: ۶۴)

۴۰- ابو درداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر وضو کیا۔

۴۱- يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَعَتْ

۴۱- ابن عمرؓ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے دونوں پاؤں کو وضو کے پانی سے

Marfat.com

وَضُوْءُهٗ (بخاری ۵:۱۰)

۴۲۔ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ
قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ
مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ
مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ
لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِّنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ
مِنْ اَيِّهَا شَآءَ (ترمذی ۱:۴۲)

خشک ہونیکے بعد دھویا ۱۲

۴۲۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا پھر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا دوسرا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کا بندہ اور اسکا رسول ہے اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاکیزگی اختیار کرنیوالوں میں سے بنا تو اس کیلئے جنت کے آٹھ دروازے کھولے جائینگے جس میں سے وہ چاہے داخل ہو۔

۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ گو وضو ایک مسلسل فعل کا نام ہے لیکن اس قدر وقفہ سے کہ ایک عضو کے خشک ہونے کے بعد دوسرے کو دھوئے کوئی نقص لازم نہیں آتا۔

arfat.com

۴۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ (بخاری ۱۱-۲)

۴۳۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما جب تم سے کوئی جمعہ میں آئے تو غسل کرکے آئے۔

۴۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّاَنْ یَّسْتَنَّ وَاَنْ یَّمَسَّ طِیْبًا اِنْ وَّجَدَ (بخاری ۱۱: ۳)

۴۴۔ عمرو بن سُلَیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر لازم ہے اور یہ بھی کہ مسواک کرے اور اگر مل جائے تو خوشبو لگائے

۴۵۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَۃِ اَیَّامٍ یَوْمًا یَّغْسِلُ

۴۵۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک مسلمان پر لازم ہے کہ ہر ہفتہ میں ایک دن نہائے اس دن اپنے

Marfat.com

رَفِيْهِ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ (مشکوٰۃ

۳: ۱۱ بروایت بخاری ومسلم)

سر اور بدن کو دھوئے ۱۵ھ

۴۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ (مشکوٰۃ ۳: ۱۱ بروایت ابن ماجہ)

۴۶۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میت کو غسل دے چاہئے کہ وہ خود بھی غسل کرے

۴۷۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَآءٍ وَسِدْرٍ (مشکوٰۃ ۳: ۱۱ بروایت ترمذی)

۴۷۔ قیس بن عاصم سے روایت ہے کہ وہ اسلام لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ نہائے ۱۶ھ

۴۸۔ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

۴۸۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار

۱۵ھ یہ کم سے کم ہے یعنی ہفتہ میں بہرحال ایک دن غسل کرنا چاہئے اس سے زیادہ حسب ضرورت جب چاہے غسل کرے۔

۱۶ھ مطلب یہ ہے کہ میل کچیل اچھی طرح صاف ہو جائے۔ صابن بھی یہ کام دے سکتا ہے۔

Marfat.com

يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ
وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ
وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ (مشکوٰۃ
ص ۴۱ بروایت ابوداؤد)

چیزوں سے غسل فرمایا
تھے جنابت سے اور جمعہ کے دن اور
لگوانے سے اور میت کے غسل سے

۴۹۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً
سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ
فَاَمَرَ كَيْفَ تَغْتَسِلُ (بخاری ۶: ۱۴۱)

۴۹۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے
کسی عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اپنے غسل حیض کے متعلق پوچھا تو آپ نے
حکم دیا کہ کس طرح وہ غسل کرے۔

۵۰۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِيْ
بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ
جُنُبٌ فَانْتَجَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبْتُ
فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَيْنَ
كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ

۵۰۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
صلی اللہ علیہ وسلم اسے مدینہ کے کسی کو
میں ملے اور وہ حالت جنابت میں تھ
میں اپنے آپ کو ناپاک سمجھ کر الگ ہو گیا ا
میں چلا گیا اور غسل کیا پھر آیا تو آپ
فرمایا اے ابوہریرہ کہاں تھے کہا میں

Marfat.com

جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ (بخاری ۵: ۲۳)

حالت جنابت میں تھا سو میں نے ناپسند کیا کہ میں آپ کے پاس بیٹھوں حالانکہ میں پاک نہیں آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن ناپاک نہیں ہوتا۔ ۱۷ھ

۵۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ

۵۱۔ انس سے روایت ہے کہا کہ یہودیوں میں جب عورت کو حیض آتا اس کے ساتھ کھانا نہ کھاتے اور نہ گھروں میں ان کے ساتھ اکٹھے رہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آپ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تجھ سے

۱۷ھ جنابت کی حالت وہ ہے جو منی کے اخراج سے پیدا ہوتی ہے۔ اس حالت میں چونکہ نماز کے لئے غسل ضروری ہے صرف وضو کافی نہیں۔ اس سے حضرت ابوہریرہ نے یہ قیاس کیا کہ حالت جنابت میں انسان ناپاک ہوتا ہے۔ جس طرح حدث کی حالت میں انسان ناپاک نہیں ہوتا مگر نماز کے لئے وضو ضروری ہے اسی طرح جنابت میں بھی انسان ناپاک نہیں ہوتا مگر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم ہے۔

rfat.com

عَنِ الْمَحِيْضِ اٰلٰاٰيَةَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ
(مشکوٰۃ ۳: ۱۲ بروایت مسلم)

حیض کے متعلق پوچھتے ہیں آخر آیت تک تو
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا
صحبت کے اور سب تعلقات رکھو ۱۸

۵۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً لِلْغُسْلِ
فَغَسَلَ يَدَهٗ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا
ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ
مَذَاكِيْرَهٗ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ
ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ
وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ

۵۲- ابن عباس سے روایت ہے کہا
حضرت میمونہ نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے غسل کے لئے پانی رکھا
آپ نے اپنا ہاتھ دو یا تین بار دھویا پھ
اپنے بائیں ہاتھ پر (پانی) ڈالا اور استنج
کیا پھر زمین پر اپنے ہاتھ کو ملا
پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا
اور اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں کو دھویا پھ

۱۸ یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ حالت حیض میں جو فطرت کا ایک قانون ہے عورت ناپاک نہیں ہوتی
ہاں اس حالت میں عورت نماز نہیں پڑھتی اور مرد کو اس سے صحبت کرنا منع ہے اور کوئی مخالط منع نہیں

Marfat.com

فَاضَ عَلٰی جَسَدِہٖ ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَکَانِہٖ فَغَسَلَ رِجْلَیْہِ (بخاری ۵:۵)

اپنے بدن پر پانی بہایا پھر آپ اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کو دھویا۔

۵۳۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ (مشکوٰۃ ۲:۵ بروایت ترمذی)

۵۳۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

۵۴۔ عَنْ یَعْلٰی قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأٰی رَجُلًا یَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَأَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ سِتِّیْرٌ یُحِبُّ الْحَیَاءَ وَالسَّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُکُمْ

۵۴۔ یعلیٰ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ کھلے میدان میں غسل کر رہا ہے پس آپ منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد اور ثنا کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت حیا والا اور بہت پردہ پوش ہے وہ حیا اور ستر کو پسند کرتا ہے پس جب کبھی تم میں سے کوئی

فَلْيَسْتَتِرْ (مشکوٰۃ ۳: ۵ بروایت ابوداؤد)

غسل کرے تو چاہیئے کہ پردہ کرے۔ ۱۹

۵۵- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْیُمِسَّہٗ بَشَرَتَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ (مشکوٰۃ ۳: ۱۰ بروایت ابو داؤد)

۵۵- ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کو پاک کرنے والی ہے اگرچہ دس سال تک پانی نہ ملے جب پانی ملے تو اس سے اپنے بدن کو چھوئے کیونکہ یہ بہتر ہے ۲۰

۵۶- عَنْ عَمَّارٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَۃٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ

۵۶- عمار سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے لئے بھیجا تو مجھے جنابت ہوئی

۱۹ تہذیب کے اس بلند مقام کو ابھی مادہ پرست مہذب نہیں سمجھے وہ نہ صرف ننگے ایک دوسرے کے سامنے نہاتے ہیں بلکہ ویسے بھی ایک دوسرے کے سامنے ننگا ہونے کو معیوب نہیں سمجھتے یہی حالت اس ملک ہندوستان کی ہے جہاں ننگے مرد اور ننگی عورتیں جلوس کی صورت میں نکلتے ہیں۔

۲۰ یعنی مٹی سے مسح کرے جس کی تفصیل اگلی حدیث میں ہے۔

rfat.com
rfat.com

أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ (بخاری ۷:۸)

اور پانی نہ ملا تو میں مٹی میں لوٹا جس طرح چارپایا لوٹتا ہے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ تجھے صرف اتنا کافی تھا کہ ایسا کرتا اور اپنے ہاتھ کو ایک دفعہ زمین پر مارا پھر اسے جھاڑا پھر اس کے ساتھ مسح کیا دائیں ہاتھ کی پیٹھ پر بائیں سے یا بائیں کی پیٹھ پر داہنے ہاتھ سے پھر دونوں کے ساتھ اپنے منہ پر مسح کیا [۱۲]

۵۷۔ يُذْكَرُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ

۵۷۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عمرو بن العاص کو

[۱۲] چونکہ یہ حالت جنابت تھی تو حضرت عمار کو یہ خیال ہوا کہ جس طرح پانی سے غسل کیا جاتا ہے سارا بدن مٹی سے چھونا چاہیے۔ نبی کریم صلعم نے بتایا کہ حالت جنابت ہو یا حدث ہو تیمم دونوں صورتوں میں ایک ہی ہے یعنی پہلے دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مارے پھر زائد مٹی کو پھونک دے یا ویسے جھاڑ دے پھر دائیں کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پیٹھ پر اور بائیں کی ہتھیلی کو دائیں کی پیٹھ پر پھیرے (کہنیوں تک نہیں) پھر دونوں ہاتھوں

Marfat.com

أَجْنَبَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ (بخاری ۷:۷)

ایک ٹھنڈی رات میں جنابت ہوئی تو کیا اور یہ آیت پڑھی اور تم اپنی جانو کو قتل نہ کرو بیشک اللہ تم پر رحم کرنیوالا پس یہ (بات) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان گئی تو آپ نے بُرا نہ منایا۔

۵۸۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ فَاحْتَلَمَ ..... قَالَ ..... إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِبَ عَلَى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ (مشکوٰۃ ۳:۱۰ بروایت ابوداود)

۵۸۔ جابر سے روایت ہے کہا کہ ہم ایک سفر میں نکلے پس ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگا تو اس سے اسکے سر میں زخم لگا پس اسے نہانیکی حاجت ہوئی ..... آپؐ نے فرمایا ..... اسکو صرف اتنا کافی تھا کہ وہ تیمم کرتا اور اپنے زخم پر کپڑا باندھتا پھر اس پر مسح کرتا اور تمام بدن کو دھوتا ۵۲۲

۵۲۲ حدیث کا درمیانی حصہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس شخص نے غسل کیا تو زخم خراب ہو گیا اور وہ فوت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ زخم والی جگہ پر پٹی باندھ کر اس پر مسح کر لینا کافی تھا۔ وضو میں بھی اسی طرح عمل ہونا چاہیے۔

rfat.com
Marfat.c

باب ۵

مسجد

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
۱- اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (۳:۹۵)	۱- پہلا (عبادت کا) گھر جو لوگوں کیلئے مقرر کیا گیا یقیناً وہی ہے جو مکہ میں ہے برکت دیا گیا۔ اور جہانوں کیلئے ہدایت ہے
۲- وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ (۲:۱۵۰)	۲- اور جہاں سے تو نکلے اپنے منہ کو مسجد حرام کی طرف پھیر دے۔ اور جہاں کہیں تم ہو اپنے مونہوں کو اس کی طرف پھیر دو۔
۳- وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ	۳- اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ سے نہ ہٹاتا رہتا تو یقیناً راہبوں

صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّ مَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيرًا ۔ (۲۲ : ۴۰)

کی کوٹھڑیاں اور گرجے اور عبادت گاہیں مسجدیں جن میں اللہ کا نام بہت لیا جاتا۔ گرادی جاتیں۔

۴۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِي خَرَابِهَا ۔ (۲ : ۱۱۴)

۴۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے روکتا ہے کہ انمیں اسکے نام کا ذکر کیا جائے اور انکے ویران کرنیکی کوشش کرتا ہے

۵۔ اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ (۷۲ : ۱۸)

۵۔ اور یہ کہ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں۔

۶۔ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ (۹ : ۱۷)

۶۔ مشرکوں کا کام نہیں کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں۔

دنیا کی سب سے پہلی مسجد یا عبادت گاہ خانہ کعبہ ہے۔ اور یہیں سے ساری قوموں کے لئے ہدایت کے چشمے پھوٹیں گے (۱)

اسی خانہ کعبہ کو جس کا دوسرا نام حرمت والی مسجد ہے دنیا کا آخری قبلہ قرار دیا گیا اور جہاں کہیں دنیا میں کوئی مسجد بنے گی اس کا رُخ خانہ کعبہ کی طرف ہوگا (۲)

جس کثرت سے خدا کا ذکر مسجد میں ہوگا دنیا کی اور کسی عبادتگاہ میں نہ ہوگا (باقی برصفحہ ۷۹)

Marfat.com

ریہ پیش گوئی آج ایک امر واقع کے رنگ میں نظر آتی ہے۔ لیکن با ایں دوسری قوموں
عبادت گاہوں کا احترام بھی ضروری ہے۔ اور مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر قوم
عبادت گاہ کی یہاں تک کہ راہبوں کی کوٹھڑیوں کی یا سادھوؤں کی جائے رہائش
بھی حفاظت کرے (۳)

کسی مسلمان کو مسجد میں اللہ کا ذکر کرنے سے نہیں روکا جائے گا۔ مسجد سے روکنا
کو ویران کرنے کی طرح برا کام ہے (۴)

مسجدیں اللہ کی ہیں۔ کوئی انسان ان کا مالک نہیں۔ اور نہ اسے کوئی فروخت
ہن کر سکتا ہے یا اسے کسی دوسرے مصرف میں لا سکتا ہے (۵)

مشرکوں کو ان جگہوں سے کوئی تعلق نہیں جو ذکر الٰہی کے لئے بنائی گئی ہیں اس لئے
نہ کعبہ سے بھی جو سب سے پہلی مسجد ہے مشرکوں کا کوئی تعلق باقی نہ رہنا چاہئے (۶)

ساری روئے زمین مسجد ہے (ح-۱)۔ یعنی ایک مسلمان جہاں چاہے عبادت
سکتا ہے اور نماز پڑھ سکتا ہے۔ جو شخص رضائے الٰہی کے لئے مسجد بناتا ہے اللہ اس
لئے جنت میں گھر بنائے گا (ح-۲) مسلمانوں کو حکم ہے کہ آئندہ وہ کعبہ کو اپنا قبلہ
ئیں (ح-۳)۔ اس لئے ہر مسجد کے لئے ضروری ہوا کہ قبلہ رخ بنائی جائے۔ مسجد نبوی کی
ر بالکل سادہ تھی (ح-۴) حکم ہے کہ مسجدوں کو مزین نہ کیا جائے (ح-۵ تا ۷) ایک مسلمان
ہاں بھی نماز پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں بت نہ ہوں (ح-۸) جہاں آبادی ہو وہاں
د بھی ہو اور مسجدوں کو صاف ستھرا رکھا جائے اور خوشنما بنایا جائے (ح-۹) مسجد میں
اڑو دینے کا ثواب اور خادم مسجد کی عزت افزائی (ح-۱۰) مسجد میں منبر اور
یٹوں کی ضرورت (ح-۱۱-۱۲) سجدہ کی جگہ ضرورتاً کپڑا رکھا جا سکتا ہے (ح-۱۳)
یں مسجد بنانا اور گھر میں نماز پڑھنا (ح-۱۴-۱۵) مسجد میں تعلیم اور طالب علموں کی

rfat.com

رہائش کا انتظام (ح-۱۶ تا ۱۸) مسجد میں سپاہیانہ کھیل (ح-۱۹) مسجد میں پاک
اشعار کا پڑھنا (ح-۲۰) مسجد میں قرضہ ادا کرنا (ح-۲۱) مسجد میں بیمار کو خیمہ لگا
(ح-۲۲) ایک لونڈی کا مسجد میں خیمہ لگا کر رہنا (ح-۲۳) مہمانوں کا مسجد میں ٹھہرانا
قیدی کا مسجد میں رکھنا (ح-۲۵)۔ مسجد میں مال کا رکھنا اور اس کا تقسیم کرنا (ح
مسجد میں آوازیں بلند کرنا منع ہے (ح-۲۷) مسجد فضول اشعار اور لغو باتوں
لئے نہیں (ح-۲۸)۔ مسجد میں تھوکنا منع ہے (ح-۲۹)۔ حائضہ کا مسجد میں آنا (ح
اعرابی کا مسجد میں پیشاب کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
اسے صاف کرا دینا (ح-۳۱) مسجد میں خرید و فروخت
اور شعر گانا منع ہے (ح-۳۲) مسجد میں گھروں کے دروازے
نہ کھلیں (ح-۳۳) پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں نہ
جائے (ح-۳۴)۔ مسجد میں جوتی پہنے ہوئے
داخل ہونا اور نماز پڑھنا (ح-۳۵)
مسجد میں کتوں کے آنے جانے سے
مسجد دھوئی نہ جاتی تھی (ح-
۳۶) مسجد میں داخل
ہوتے اور مسجد سے
نکلتے وقت دعا
(ح-۳۷)

fat.com

۱۔ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَّمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ ..... وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ فَلْیُصَلِّ (بخاری ۷:۱)

۱۔ جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں ..... اور زمین میرے لئے مسجد بنائی گئی ہے اور پاک کرنے والی پس میری امت میں سے جس کیلئے نماز کا وقت آجائے تو وہاں چاہیے نماز پڑھ لے۔ [1]

[1] حدیث میں جن خصوصیات کا ذکر ہے ان میں سے صرف ایک کو بیان کیا گیا ہے یعنی آپ کی امت کیلئے یہ ضروری نہیں کہ عبادت سوائے ایک خاص مقام کے نہ ہو سکتی ہو۔ اور جس طرح زمین آپ کیلئے مسجد بنائی گئی پاک کرنیوالی بھی بنائی گئی یعنی جب پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرے۔ باقی چار باتیں یہ ہیں کہ آپ کو رعب عطا کیا گیا جو ایک مہینہ کی مسافت پر بھی اثر انداز ہے اور مال غنیمت آپ کے لئے حلال کیا گیا۔ اور آپ کو شفاعت دی گئی یعنی شفیع بنایا گیا اور یہ کہ پہلے نبی خاص خاص قوم کی طرف آتے تھے۔ آپ کو تمام نسل انسانی کی طرف بھیجا گیا۔

Marfat.com
Marfat.com

۲- عَنْ عُثْمَانَ ..... قَالَ ..... اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا ..... یَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ مِثْلَہٗ فِی الْجَنَّۃِ (بخاری ۸: ۶۵)

۲- حضرت عثمان رضؓ سے روایت ہی
کہا ..... کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
وسلم کو سنا فرماتے تھے جس
مسجد بنائی ..... اس کے بنانے
خدا کی رضا کو چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس
جنت میں اسکی مثل بنا دیگا ۵۲

۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَیْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَھُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَیْہِ اللَّیْلَۃَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ یَّسْتَقْبِلَ

۳- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ جس وقت لوگ صبح کی نماز میں قبا میں
اچانک ان کے پاس ایک آنیوالا آیا
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آج رات قرآن اترا ہے اور آ
کو حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ کی طرف منہ کر

۵۲ اس کی مثل سے مراد گھر کا بنا دینا ہے۔ ہاں خدا کا دیا ہوا گھر اس سے بہت ا
و افضل ہوگا جو انسان بناتا ہے۔

الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ (بخاری ۸: ۳۲)

تو انھوں نے کعبہ کی طرف منہ کیا اور ان کے منہ شام کی طرف تھے تو کعبہ کی طرف پھر گئے ۵۳

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۴۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ مسجد (نبوی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کچی اینٹوں سے بنائی گئی تھی اور اس کی چھت پر ٹہنیاں تھیں، اور اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے تھے تو حضرت ابوبکر نے اسمیں کچھ نہیں بڑھایا اور حضرت عمر نے اسے کچھ بڑھا دیا اور اسکو کچی اینٹوں اور ٹہنیوں سے اسی بنیاد پر بنایا جس پر رسول اللہ صلعم

۵۳ چونکہ آپ سے پہلے انبیاء یعنی انبیائے بنی اسرائیل کا قبلہ بیت المقدس تھا اس لیے جب تک آپ پر کعبہ کو قبلہ بنانے کی وحی نازل نہیں ہوئی آپ نماز میں شام کی طرف ہی منہ کرتے تھے۔ مدینہ میں آنے کے سولہ سترہ ماہ بعد آپ کو حکم ہوا کہ خانہ کعبہ کو قبلہ بنائیں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر ایک مسجد قبلہ رُخ بنی چاہیے۔

Marfat.com
Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَأَعَادَ عَمَدَهُ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً وَبَنٰى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عَمَدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوْشَةٍ وَسَقَّفَهُ بِالسَّاجِ

(بخاری ۸: ۶۲)

کے زمانہ میں (بنی) تھی۔ اور اسکے ستون از سر
لکڑی کے بنوائے پھر حضرت عثمان نے
اسے بدل دیا اور اس میں بہت کچھ بڑھا
اور اس کی دیواریں نقش دار پتھروں اور
چونہ سے بنائیں اور اس کے ستون
نقش دار پتھروں سے لگائے اور
ساگوان سے چھت بنائی ؎

۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ

(مشکوٰۃ ۴: ۷ بروایت ابوداؤد)

۵- ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مجھے مسجدوں کو مزین کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے

؎ حضرت عمر نے صحن کو وسیع کیا مگر پھر اسے دوبارہ کچی اینٹوں سے ہی بنوایا مگر حضرت عثمان نے علاوہ اسے فراخ کرنے کے اسے چونے اور نقش دار پتھر سے بنایا مگر اس میں ویسے کوئی نقش و نگار نہیں بنوائے۔

rfat.com
Marfat.c

۶- أَمَرَ عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ أَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ وَإِيَّاكَ أَنْ تُحَمِّرَ أَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ

(بخاری ۸: ۶۲)

۶- حضرت عمر نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور کہا میں لوگوں کو بارش سے بچاتا ہوں اور سرخ کرنے اور پیلا کرنے سے بچو ورنہ لوگوں کو فتنہ میں ڈالو گے۔

۷- قَالَ أَنَسٌ يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَا يَعْمُرُونَهَا إِلَّا قَلِيلًا ۵

(بخاری ۸: ۶۲)

۷- انس نے کہا (مسجدوں کے بنانے) پر فخر کریں گے پھر انہیں کم آباد کریں گے ۵

۸- قَالَ عُمَرُ إِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنْ أَجْلِ التَّمَاثِيلِ الَّتِي فِيهَا الصُّوَرُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّي فِي الْبِيعَةِ

۸- حضرت عمر نے کہا کہ ہم تمہارے گرجوں میں ان مورتوں کی وجہ سے جن میں تصویریں ہیں داخل نہیں ہوتے۔ اور ابن عباس سوائے اس گرجا کے جس میں مورتیں ہوتیں

۵ مسجد کو مزین کرنے کی ممانعت کی کہ پھر اسی پر فخر رہ جائے گا اور جو اصل غرض ہے یعنی مسجدوں کو اللہ کے ذکر سے آباد کرنا وہ جاتی رہے گی۔

Marfat.com

اِلَّا بَيْعَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ

(بخاری ۸: ۵۴)

اور گرجوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے

۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ

(مشکوٰۃ ۴: ۷ بروایت ابوداؤد)

۹- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجد بنانے کا حکم دیا اور یہ کہ (مسجد کو) صاف رکھا جائے اور خوشنما یا خوشبودار بنایا جائے۔

۱۰- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَسْوَدَ اَوِ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ

۱۰- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا سیاہ فام عورت مسجد کو جھاڑتی تھی۔ وہ مرگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا وہ مرگئی۔

۶ تصویریں بنانے اور مزین کرنے سے منع کیا مگر صاف رکھنے اور خوشنما بنانے کا حکم دیا۔ یعنی مسجدیں سادہ ہوں مگر خوبصورت ہوں۔

fat.com

فَقَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ اَوْ قَالَ قَبْرِهَا فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهَا (بخاری ۸:۲۷)

پس آپ نے فرمایا کیا تم نے مجھے اس کی خبر نہیں دی مجھے اس مرد کی قبر یا کہا عورت کی قبر پر لے چلو اس کی قبر پر آئے اور اس پر جنازہ پڑھا ۵۷

۱۱۔ عَنْ سَهْلٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى امْرَاَةٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ (بخاری ۸:۶۴)

۱۱۔ سہل سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو (پیغام) بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام کو حکم دے کہ میرے لئے لکڑیوں کو جوڑ دے کہ میں ان پر بیٹھوں ۵۸

۱۲۔ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ

۵۷ بخاری ۸:۴۷ میں یہ لفظ بڑھائے ہیں لا اراہ اِلَّا امرأۃ جس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک عورت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کی صفائی کا باقاعدہ انتظام تھا اور ایک عورت اس کام پر مقرر تھی کہ اسے جھاڑے۔ نبی کریم صلعم کو جب یہ معلوم ہوا کہ وہ فوت ہو چکی ہے تو آپ نے اسکی قبر پر جا کر نماز جنازہ پڑھی اور یوں اس کے مسجد کی صفائی کے کام کی وجہ سے اسکی عزت افزائی فرمائی۔

۵۸ یعنی منبر بنائے۔ غرض یہ تھی کہ اونچی جگہ پر کھڑا ہونے سے آواز دور دور تک پہنچے۔

Marfat.com
Marfat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ (بخاری ۸: ۲۱)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھتے ۹ھ

۱۳- عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ اَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِيْ مَكَانِ السُّجُوْدِ (بخاری ۸: ۲۳)

۱۳- انس سے روایت ہے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم میں سے ایک اپنے کپڑے کے کنارے کو شدت کی گرمی کی وجہ سے سجدہ کی جگہ رکھ لیتا تھا۔

۱۴- صَلَّى الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فِيْ مَسْجِدِ دَارِهٖ جَمَاعَةً (بخاری ۸: ۲۶)

۱۴- براء بن عازب نے اپنے گھر کی مسجد میں جماعت سے نماز پڑھی ۱۰ھ

۱۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

۱۵- ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی

۹ھ مسجد کا سامان بھی بالکل سادہ تھا یعنی چٹائیاں اور منبر۔ اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خالی زمین پر کھڑے ہو کر بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ اور گرم کنکروں کے فرش سے بچاؤ اپنے کپڑے کو سجدہ کی جگہ پر رکھ کر کر لیتے تھے۔

۱۰ھ ضرورتاً گھر میں بھی نماز باجماعت ہو سکتی ہے۔

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا (بخاری ۸: ۵۲)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں بھی پڑھا کرو اور ان کو قبریں نہ بناؤ [۱۱]

۱۶- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ (بخاری ۸: ۵۸)

۱۶- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اصحاب صفہ کے ستر آدمیوں کو دیکھا کہ ان میں کوئی شخص نہیں تھا جس پر چادر ہو [۱۲]

۱۷- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافَ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَوْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّلَا مَالٍ (ترمذی ۳۵: ۳۶)

۱۷- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اہل صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے نہ ان کا اہل تھا اور نہ مال جن کے پاس وہ جاتے

[۱۱] اس میں بتایا کہ جس گھر میں ذکر الٰہی نہ ہو وہ قبر کی طرح ہے۔ نفل یا سنتیں گھر میں پڑھی جائیں

[۱۲] صُفہ اس جگہ کا نام تھا جو مسجد نبوی کے شمالی حصہ میں طالب علموں کی رہائش کے لئے بنائی گئی تھی یہ چھپتی ہوئی جگہ تھی مگر اس کی اطراف کھلی تھیں۔ اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں رہنے والوں کے کھانے کا انتظام مسلمانوں کے گھروں میں تھا۔

Marfat.com

۱۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَآءَ مَسْجِدِیْ هٰذَا لَمْ یَاْتِ اِلَّا لِخَیْرٍ یَتَعَلَّمُهٗ اَوْ یُعَلِّمُهٗ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَآءَ لِغَیْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ یَنْظُرُ اِلٰی مَتَاعِ غَیْرِهٖ (مشکوٰۃ ۳۷: ۷ بروایت ابن ماجہ)

۱۸- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص میری اس مسجد میں اور اس کا آنا صرف نیک کام کے لئے جسے وہ سیکھے یا سکھلائے تو وہ اللہ کے رستے میں مجاہد کی طرح ہے اور جو اس کے دوسرے کام کے لئے آئے تو وہ اس آدمی کی طرح ہے جو دوسرے کے اسباب کی طرف دیکھے ۱۳ھ

۱۹- عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۱۹- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

۱۳ھ ح ۱۶ و ۱۷ میں یہ ذکر ہے کہ طالبان علم کی رہائش کا انتظام مسجد میں تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد صرف عبادت کے لئے نہیں بلکہ اس کے ساتھ تعلیم و تعلم کا سلسلہ بھی ضروری ہے۔ اور علم سیکھنے یا سکھانے کے لئے بھی لوگ مسجد میں آتے تھے اور طالبان علم کو مجاہدین کا مرتبہ دیا گیا۔

fat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ

(بخاری ۸ : ۶۹)

اپنے حجرے کے دروازہ پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی چادر سے چھپا رہے تھے اور میں ان کے کھیل کو دیکھتی تھی۔ [۱۴]

۲۰- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنِّي رَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

۲۰- ابوسلمہ سے روایت ہے کہ اس نے حسان بن ثابت سے سنا ابوہریرہ سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اے حسان رسول اللہ کی طرف سے جواب دو اے اللہ روح القدس سے اس کی مدد فرما

[۱۴] یہ سپاہیانہ کھیل تھا کوئی لغو کھیل نہ تھا۔ اور ایسے کھیل کی بھی مسجد میں اجازت تھی۔

arfat.com

قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَعَمْ (بخاری ۱: ۶۸)

ابوہریرہ نے کہا ہاں ۱۵

۲۱- عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ..... ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِيْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ (بخاری ۱: ۵۹)

۲۱- جابر سے روایت ہے کہا میں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ آپ مسجد میں تھے ..... چاشت وقت پس آپ نے فرمایا دو رکعت نماز میرا آپ پر کچھ قرضہ تھا سو وہ مجھے ادا کیا زیادہ دیا ۱۶

۲۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

۲۲- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا کہ سعد کو خندق کے دن

۱۵ حضرت عمر نے حضرت حسان کو مسجد میں شعر پڑھنے سے منع کیا تو حضرت حسان نے ابوہریرہ کی گواہی پیش کی کہ ایسے اشعار جن میں رسول اللہ صلعم پر اعتراضات کا جواب ہوتا تھا (جب خود رسول اللہ) آنحضرت کے سامنے مسجد میں پڑھے جاتے تھے۔ تو جن اشعار میں کوئی دینی ذکر ہو ان کا مسجد میں پڑھنا منع نہیں۔ البتہ عشقیہ اشعار یا ایسے اشعار جن کا دین سے کوئی تعلق نہ ہو مسجد میں نہیں پڑھنے چاہئیں جیسا کہ ح - ۲۸ سے ظاہر ہے۔

۱۶ مسجد قرضہ کے لین دین کی جگہ نہیں (جس طرح وہ خرید و فروخت کی جگہ نہیں) مگر اتفاق سے کوئی ایسی ضرورت پیش آجائے تو مسجد میں ہونا اس کے لئے مانع بھی نہیں۔

Marfat.com

فِی الْاَکْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْمَۃً فِی الْمَسْجِدِ لِیَعُوْدَہٗ مِنْ قَرِیْبٍ (بخاری ۸ : ۷۷)

ہفت اندام میں زخم ہوا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مسجد میں خیمہ لگا دیا تاکہ نزدیک سے ان کی بیمار پرسی کریں ۱۷ھ

۲۳۔ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ وَلِیْدَۃً کَانَتْ سَوْدَآءَ لِحَیٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَاَعْتَقُوْھَا ..... فَاَسْلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَکَانَتْ لَھَا خِبَآءٌ فِی الْمَسْجِدِ (بخاری ۱ : ۵۷)

۲۳۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ عرب کے ایک قبیلہ کی ایک سیاہ فام لونڈی تھی انہوں نے اسے آزاد کیا ..... پس وہ مسلمان ہو گئی۔ عائشہ نے کہا پس مسجد میں اس کا خیمہ تھا یا جھونپڑی تھی ۱۸ھ

۲۴۔ عَنْ اَنَسٍ قَدِمَ رَھْطٌ مِّنْ عُکْلٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

۲۴۔ انس سے روایت ہے کہ عکل میں سے ایک گروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱۷ھ ایسی باتوں کا انحصار ضرورت پر ہے۔ یہ بیماری بھی زخم کی بیماری تھی۔ مگر اس سے یہ واضح ہے کہ ضرورت کے لئے ایک بیمار کو بھی مسجد میں رکھا جا سکتا ہے۔

۱۸ھ ضرورتاً ایک عورت کا خیمہ بھی مسجد میں لگا دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا مسجد میں رہنا منع نہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس پر عورتوں والے ایام بھی آتے ہوں گے۔

arfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا فِي الصُّفَّةِ

(بخاری ۸: ۵۸)

پاس آیا اور وہ صفہ میں رہے [۱۹]

۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ (بخاری ۸: ۷۶)

۲۵- ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سوار نجد کی طرف بھیجے تو وہ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو لائے جس کا نام ثمامہ ابن اثال تھا۔ تو انہوں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا [۲۰]

۲۶- عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶- انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

[۱۹] ضرورتاً مہمانوں کو بھی مسجد میں ٹھہرایا جا سکتا ہے۔

[۲۰] آپ کے وقت میں کوئی باقاعدہ جیلخانہ یا حوالات نہ تھی اس لئے ضرورتاً ایک کافر قیدی کو بھی مسجد میں رکھا گیا۔ اس حدیث کے آخر میں آتا ہے کہ آپ نے جب اسے بندھا ہوا دیکھا تو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دو۔ آپ کے اس حسن سلوک کو دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا۔

rfat.com
rfat.com

مَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ
نْثُرُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ
كْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهٖ رَسُوْلُ
للّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ
لَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ
جَلَسَ إِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرٰى
حَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ (بخاری ۸:۴۲)

بحرین سے مال لایا گیا تو آپ نے فرمایا اسے مسجد میں ڈال دو اور یہ سب سے زیادہ مال تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے نکلے اور اس (مال) کی طرف دیکھا بھی نہیں تو جب آپ نے نماز ختم کی تو آئے اور اس کے پاس بیٹھ گئے اور جسے دیکھا اسے دیدیا [۱]

۲۷- عَنِ السَّائِبِ قَالَ كُنْتُ

۲۷- سائب سے روایت ہے کہا کہ

[۱] آپ نے کوئی خزانہ نہیں رکھا تھا مال آتا تو مسجد میں جمع ہو جاتا اور مسجد میں ہی تقسیم ہوتا۔ جس طرح مسلمان ضرورت کے وقت اپنے مال لاکر آپ کی خدمت میں حاضر کر دیتے آپ بھی اسی طرح دریا دلی سے ان میں تقسیم کر دیتے یہ خراج کا مال ایک لاکھ درہم تھا۔ آپ خود اس قدر مال دنیا سے مستغنی تھے کہ نظر اٹھا کر بھی اس کی طرف نہیں دیکھا ورنہ ایک درہم تک اس میں سے خود دیا۔

arfat.com

قَالَ بَيْنَمَا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي
رَجُلٌ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ
اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهٰذَيْنِ
فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ مَنْ
أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَا
مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ
كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ
لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا
فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بخاری ۸: ۸۳)

میں مسجد میں کھڑا تھا تو ایک شخص نے
طرف کنکر پھینکا میں نے اس کی طر
دیکھا تو وہ عمر بن خطاب تھے کہا جا
ان دونوں کو میرے پاس لے آ
دونوں کو ان کے پاس لے آیا تو کہا تم
ہو یا تم کہاں سے آئے ہو انہوں
کہا کہ طائف والوں میں سے ہیں کہا اگ
شہر والوں میں سے ہوتے
میں تمہیں سزا دیتا رسول ا
صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں تم
آوازیں بلند کرتے ہو ۲۲ھ

۲۸۔ عَنْ مَالِكٍ قَالَ بَنِي عُمَرُ

۲۸۔ مالک سے روایت ہے کہا کہ حضرت عمر

۲۲ھ آوازوں کا بلند کرنا کوئی اچھا فعل نہیں۔ اور مسجد میں ایسا فعل اور بھی برا ہے اس لئے
کہ یہ دوسروں کی نماز میں خلل پیدا کرتا ہے۔ ویسے بھی مسجد کا احترام چاہتا ہے کہ اس مقا
پر انسان اپنے آپ کو اور اپنی زبان کو قابو میں رکھے۔

at.com

رَحْبَةٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمّٰى الْبُطَيْحَاءَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّغْلِطَ اَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا اَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهٗ فَلْيَخْرُجْ اِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ (مشکوٰۃ ۴: ۷ بروایت مؤطا)

مسجد کی ایک طرف ایک چبوترہ بنایا جسے بطیحا کہا جاتا تھا اور کہا جو شخص یہ چاہے کہ شور کرے یا شعر پڑھے اور یا اپنی آواز بلند کرے چاہیے کہ وہ اس چبوترہ کی طرف آجائے۔

۲۹۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا (بخاری ۸: ۱۲۷)

۲۹۔ انس سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔ ۲۳ھ

۳۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۰۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا

۲۳ھ اس کا دبانا اسی صورت میں ممکن ہے کہ فرش کچا ہو اسی لئے دوسری حدیث (بخاری ۸: ۳۳) میں بتایا کہ اگر بلغم یا تھوک میں آدمی مجبور ہو جائے تو اسے کپڑے یا رومال میں لے یہ حدیث باب ۴۱ میں گذر چکی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ

(مشکوٰۃ ۳: ۱۲ بروایت مسلم)

کہ مسجد سے مجھے چھوٹی چٹائی پکڑا دو۔ میں نے کہا میں حائضہ ہوں فرمایا کہ حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ

۳۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کیا تو لوگوں نے اُسے روکنا چاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کچھ نہ کہو

۲۴ ظاہر ہے کہ چٹائی مسجد میں سے وہیں جا کر اٹھائی جا سکتی تھی مگر اسکو نبی صلعم نے بھی اور حضرت عائشہ نے بھی درست سمجھا اور جیسا کہ ابھی دیکھ چکے ہیں کہ مسجد میں ایک عورت کی رہائش کیلئے خیمہ بھی لگا دیا گیا تھا تو مسجد میں عورتیں جاتی آتی تھیں چاہے وہ اپنے ماہواری ایام میں ہوں یا نہ ہوں حضرت عائشہ نے صرف یہ خیال کیا کہ ماہواری ایام کی حالت نماز کی چٹائی کو ہاتھ سے اٹھانے میں مانع نہ ہو۔ اور نبی صلعم نے اسے بھی صاف کر دیا۔ انسان کے کسی حصہ جسم پر کوئی نجس چیز ہو تو سارا جسم نجس نہیں ہو جاتا۔ جن احادیث میں حیض کی حالت میں مسجد میں جانے کی ممانعت نظر آتی ہے ان کا منشاء عرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ نماز کی غرض سے مسجد میں نہ جانا چاہئے اور ظاہر ہے کہ اکثر حالات میں لوگ بالخصوص عورتیں مسجد میں صرف نماز کیلئے ہی جاتی تھیں۔

Marfat.com

وَهُمْ يَقُوْمُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ (بخاری ۱: ۵۸)

اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو اس لئے کہ تم آسانی کرنے کے لئے بھیجے گئے ہو نہ سختی کرنے کے لئے۔

۳۲- نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِى الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِى الْمَسْجِدِ (مشکوٰۃ ۱: ۷ بروایت ابوداؤد)

۳۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں شعر گانے سے روکا ہے۔ اور مسجد میں بیچنے اور خریدنے سے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے مسجد میں حلقے باندھ کر بیٹھنے سے (منع کیا)

۳۳- عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ .. .. لَا يُبْقَيَنَّ

۳۳- ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا فرمایا ... مسجد میں کوئی دروازہ

Marfat.com
Marfat.com

فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِیْ بَکْرٍ (بخاری ۱: ۸۰)

نہ چھوڑا جائے جو بند نہ کیا جائے سوائے ابوبکر کے دروازے کے ۲۵

۳۴۔ عَنْ قُرَّۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ یَعْنِی الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ اَکَلَھُمَا فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ اِنْ کُنْتُمْ لَا بُدَّ اٰکِلِیْھِمَا فَاَمِیْتُوْھُمَا طَبْخًا (مشکوٰۃ ۴: ۷ بروایت ابوداؤد)

۳۴۔ قرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو درختوں یعنی پیاز اور لہسن سے روکا اور فرمایا جو کوئی ان دونوں کو کھائے تو ہماری مسجد میں نہ آئے اور فرمایا اگر تم ان دونوں کو ضرور ہی کھانا چاہتے ہو تو ان کی بو کو پکا کر دور کر دو ۲۶

۲۵ یعنی مسجد کے اندر سے گھروں میں آمد و رفت کے رستے نہ ہوں۔ حضرت ابوبکر کو مستثنیٰ کیا اس لئے کہ حضرت ابوبکر کے دل میں آپ نے مسجد کے لئے اس قدر احترام دیکھا کہ ان کے متعلق یہ خیال نہ کیا جا سکتا تھا کہ وہ احترام مسجد میں کوئی کوتاہی کر سکتے ہیں اس سے حضرت ابوبکر کی فضیلت بھی ثابت

۲۶ کچے پیاز اور لہسن سے لازماً منہ سے بدبو آئے گی جس سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوگی اس لئے اس سے روک دیا۔

rfat.com
rfat.com

۳۵-عَنْ اَبِیْ مَسْلَمَةَ قَالَ
سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكَانَ
النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ

(بخاری ۸: ۲۴)

۳۵- ابو مسلمہ سے روایت ہے
کہا میں نے انس بن مالک سے دریافت
کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے اس نے کہا ہاں [۲۷]

۳۶-عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ
وَتُدْبِرُ فِی الْمَسْجِدِ فِیْ زَمَانِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا
مِنْ ذٰلِكَ (بخاری ۴: ۳۴)

۳۶- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں کتے مسجدوں میں
آتے جاتے تھے
تو اس جگہ پانی نہیں چھڑکتے
تھے [۲۸]

---

[۲۷] اس سے معلوم ہوا کہ جوتی ناپاک چیز نہیں کیونکہ اگر وہ کسی ناپاک جگہ پر پڑ بھی جائے
پھر مٹی پر چلنے سے خود بخود صاف ہو جائے گی۔
[۲۸] یعنی محض کتے کے مسجد میں سے گذر جانے کی وجہ سے مسجد کو ناپاک نہیں سمجھا گیا۔

۳۷۔ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ (مشکوٰۃ ۶۴: ۷ بروایت مسلم)

۳۷۔ ابو اسید سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو کوئی مسجد میں داخل ہو تو کہے اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب نکلے تو کہے اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں ۲۹ھ

۲۹ھ مسجد میں داخل ہوتے وقت خدا کی رحمت مانگے کیونکہ یہ خدا کی عبادت کا وقت ہے باہر نکلتے وقت فضل مانگے کیونکہ وہ رزق حاصل کرنے کا وقت ہے۔ یوں دونوں لفظ وسیع معنی میں مستعمل ہوتے ہیں مگر رحمت کا تعلق زیادہ روحانی نعمتوں سے اور اللہ تعالےٰ کی رضا سے ہے۔ اور فضل کا تعلق زیادہ جسمانی نعمتوں سے ہے۔ پھر اس دعا میں ایک اور لطیف مقابلہ ہے جب روحانی نعمتوں کیلئے دعا سکھائی تو یوں سکھائی کہ اے خدا تو اپنی رحمت کے سارے دروازے مجھ پر کھول دے اور جب جسمانی نعمتوں کے لئے دعا بتائی تو من فضلک فرمایا یعنی اپنے فضل سے کچھ عطا فرما۔ اس لئے کہ بہت دولت بھی انسان کو برباد کر دیتی ہے۔

باب ۶

اذان۔ اقامت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
۱۔ وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ (۵:۵۸)	۱۔ اور جب تم نماز کے لئے بلاتے ہو
۲۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط (۶۲:۹)	۲۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آجاؤ اور کاروبار کو چھوڑ دو۔
۳۔ وَاِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ فَاَقَمْتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ (۴:۱۰۲)	۳۔ سو جب تو ان میں ہو اور ان کے لئے نماز کو کھڑا کرے۔

Marfat.com
Marfat.com

اذان کے معنے ہیں اطلاع دینا۔ اس سے اصطلاحاً مراد نماز کے وقت کی اطلاع دینا
اقامت کے معنے ہیں کھڑا کرنا قائم کرنا اور مراد ہے نماز جماعت کا کھڑا کرنا۔ قرآن شریف
میں اذان کے لئے لفظ نداء استعمال کیا ہے جس کے معنے ہیں پکارنا۔ سب سے پہلی
آیت میں نماز کے لئے بلانے کا ذکر ہے اور دوسری میں نماز جمعہ کے لئے بلانے کا
جس میں یہ تاکید ہے کہ جب نماز کے لئے بلایا جائے تو کاروبار چھوڑ کر اللہ کے ذکر کے
لئے چلے آؤ۔ اور یہی حکم درحقیقت ہر نماز کے لئے ہے مگر جمعہ کی نماز سب سے اہم
اور تیسری آیت میں اقامت یعنی نماز کے کھڑے کرنے کا ذکر ہے اور یہ ذکر میدان جنگ
کے سلسلے میں ہے کہ وہاں بھی نماز باجماعت کو قائم کیا جائے ویسے اقامت کا لفظ
وسیع معنے میں یعنی نماز کو قائم رکھنے کے معنے میں قرآن کریم میں بار بار استعمال ہوا ہے
ح ۱ و ۲ میں یہ ذکر ہے کہ اذان کی ابتدا کس طرح ہوئی۔ اور ح ۳ میں اذان کے کلمات
بتائے ہیں۔ کلمات اذان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان کی غرض صرف نماز کے وقت کی اطلاع
دینا نہیں بلکہ اس کی غرض عموماً اسلام کا اعلان بھی ہے۔ سب سے پہلا کلمہ اللہ اکبر ہے جو
چار دفعہ دوہرایا جاتا ہے تاکہ یہ معلوم ہو کہ اسلام کا اصل الاصول اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس
کی بڑائی کا اقرار ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان ہے پھر محمد رسول اللہ صلعم
کی رسالت کا اعلان پھر دو کلمات ہیں جو دائیں طرف اور بائیں طرف پھر کہے جاتے ہیں
بلایہ کہ نماز کے لئے آجاؤ۔ دوسرا یہ کہ کامیابی کی طرف آجاؤ۔ گویا بتا دیا کہ نماز ہی کامیابی
کی کنجی ہے۔ پھر فجر کی اذان ہو تو یہ کلمہ بڑھایا کہ نیند سے نماز بہتر چیز ہے۔ کیونکہ وہ وقت
انسان پر نیند کے غلبہ کا ہوتا ہے۔ پھر آخر میں دوبارہ اللہ کی بڑائی کا ذکر کیا اور آخر
اقرار توحید پر ختم کیا۔ اقامت میں یہی سب کلمات دوہرائے جاتے ہیں مگر ہر ایک کلمہ
اذان میں اگر دو دفعہ ہے تو اقامت میں ایک دفعہ۔ مگر فجر کی اذان کا کلمہ اقامت میں نہیں
اور حی علی الفلاح کے بعد دو دفعہ دوہرایا جاتا ہے قد قامت الصلوٰۃ نماز کھڑی ہو گئی

Marfat.com

جب ہر مسجد سے ہر مسلم آبادی سے صبح کی پرسکون فضا میں پھر دوپہر اور پچھلے پہر کے شور و شغف میں پھر سونے جاگتے وقت پھر سوتے وقت یہ آواز ہر گھر کے رہنے والوں کو پیغام دیتی ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پیغمبر ہیں تو گویا تبلیغ کو اپنے کمال کو پہنچا دیا۔ آپ سے پہلے دنیا کی کسی قوم میں یہ طریق مروج نہ تھا۔ گھنٹہ تھالی ناقوس۔ آگ جلانا وغیرہ۔ آپ نے صرف عبادت کے لئے لوگوں کو نہیں بلایا بلکہ اس کے ساتھ ہی ہر گھر میں یہ آواز پہنچا دی کہ اسلام صرف یہ چاہتا ہے کہ خدا کو ایک مانو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا پیغمبر مانو۔ اور کامیاب زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کے آگے جھکنا سیکھو۔

ح ۴ میں اقامت کے کلمات بتائے ہیں پھر اذان دینے کا طریق بتایا ہے (ح ۵ تا ۸) پھر بتایا کہ اذان اونچی جگہ کھڑے ہو کر دی جائے اور آواز کو بلند کرنے کی تاکید کی (ح ۹ و ۱۰)۔ مؤذن کے بلند مرتبہ کا ذکر کیا (ح ۱۱ و ۱۲) اذان کے بعد مسجد سے نہ جانا چاہئے یہاں تک کہ نماز پڑھ لی جائے (ح ۱۳) اذان کے کلمات سننے پر ہر سننے والا کچھ کلمات دہرائے (ح ۱۴ و ۱۵) اذان کے خاتمہ پر دعا سکھائی (ح ۱۶) فجر کی اذان صبح صادق سے پہلے کہی جاتی تھی (ح ۱۷) اذان اور اقامت کے درمیان کچھ وقفہ ضروری ہے (ح ۱۸) اقامت وہی کہے جس نے اذان کہی ہے (ح ۱۹)۔

Marfat.com
Marfat.com

۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ لَيْسَ يُنَادٰى لَهَا فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوْقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱- ابن عمرؓ سے روایت ہے کہتے
کہ مسلمان جب مدینہ آئے تو اکٹھے ہ
اور نماز کا وقت مقرر کر
اس کے لئے اذان نہیں دی جاتی
تو ایک دن اس بارہ میں انہوں
گفتگو کی تو بعض نے کہا عیسائیوں
ناقوس کی طرح ناقوس بنا
اور بعض نے کہا بلکہ یہودیوں کے نرسنگے
کی طرح نرسنگا ہو تو عمر نے کہ
کیا تم ایک شخص کو مقرر نہیں کر
جو نماز کے لئے پکارے پس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

at.com

يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ

(بخاری ۱۰:۱)

اے بلال اٹھ اور نماز کیلئے پکار[1]

۲۔عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ذَكَرُوْا اَنْ يَّعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَيْءٍ يَّعْرِفُوْنَهٗ فَذَكَرُوْا اَنْ يُّوْرُوْا نَارًا اَوْ يَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَاُمِرَ

۲۔انس سے روایت ہے کہا کہ جب لوگوں کی کثرت ہو گئی کہا انہوں نے ذکر کیا کہ نماز کے وقت کیلئے کوئی نشان مقرر کریں جسے لوگ پہچان لیں تو ذکر کیا کہ آگ جلائیں یا ناقوس بجائیں پس بلال کو

[1] دوسری حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری فقرہ "پس نبی صلعم نے فرمایا اے بلال اٹھ اور نماز کے لئے پکار" کسی دوسرے وقت کا ہے۔ پہلے جب مسلمانوں نے مشورہ کیا تو اس وقت فوراً کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ ابوداؤد کی حدیث ۲:۲۷ میں ہے کہ عبداللہ ابن زید کو پہلے مشورہ کے بعد یہ خواب میں دکھایا گیا کہ نماز کے لئے کس طرح بلایا جائے یعنی اذان کے کلمات انہیں خواب میں بتائے گئے تو انہوں نے اپنے اس خواب کا نبی صلعم سے ذکر کیا اور یہ ایک کشف تھا جو انہوں نے نیند اور بیداری کی حالت کے بین بین دیکھا۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت عمر کو بھی کلمات چند دن پیشتر بتائے گئے تھے مگر انہوں نے اس کا ذکر نبی صلعم سے اس وقت کیا جب عبداللہ ابن زید نے اپنا خواب سنایا۔ بخاری میں حضرت عمر کے اس خواب کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے کہ حضرت عمر نے پہلے مشورہ کے وقت ہی فرمایا تھا اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰۃ۔ مگر اذان کی ابتدا اس وقت ہوئی جب نبی صلعم نے وحی خفی سے یہ ارشاد فرمایا۔ قم فناد بالصلوٰۃ۔

Marfat.com

بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَ
اَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ (بخاری ۱۰: ۲)

۳- عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ
سُنَّةَ الْاَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ
مُقَدَّمَ رَاْسِهٖ قَالَ تَقُوْلُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ
ثُمَّ تَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ
تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ

حکم دیا گیا کہ اذان کو جفت کے
اقامت کو طاق۔

۳- ابو محذورہ سے روایت ہے کہ
میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اذان
طریقہ بتایئے کہا اسکے سر کے اگلے حصہ پر
ہاتھ پھیرا فرمایا کہو اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
(اللہ سب سے بڑا ہے) انکے ساتھ اپنی آواز
بلند کر پھر کہو اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد
ان لا الہ الا اللہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ
کے سوائے کوئی معبود نہیں) اشھد ان محمدا
رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ (میں
گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے پیغمبر ہیں) انکے ساتھ
اپنی آواز کو پست کر پھر اپنی آواز کو کلمات شہادت کے

rfat.com
Marfat.c

شْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	ساتھ بلند کر اشہد ان لا الٰہ الا
شْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
شْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	اشہد ان محمدًا رسول اللہ
شْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	اشہد ان محمدًا رسول اللہ[۲]
یَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ	حیّ علی الصلوٰۃ حیّ علی الصلوٰۃ (نماز کے لئے
یَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ	آجاؤ) حیّ علی الفلاح حیّ علی الفلاح (کامیابی
اِنْ كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ قُلْتَ	کی طرف آجاؤ) پس اگر صبح کی نماز کا وقت ہو تو
الصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَیْرٌ	الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من
خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ	النوم (نماز نیند سے بہتر ہے) اللہ اکبر
للّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ -	اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی
مشکوٰۃ ۴۴ بروایت ابوداؤد)	معبود نہیں)
۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ	۴ - ابن عمر سے روایت ہے کہ

[۱] اذان میں ترجیع ہے یعنی پہلی دفعہ کلمات شہادت ذرا پست آواز میں دوہرائے جاتے ہیں پھر وہی چاروں کلمات بلند آواز میں دوہرائے جاتے ہیں یعنی چار دفعہ دوہرائے جاتے ہیں مگر زیادہ تر دو دفعہ دوہرایا جانا پایا جاتا ہے۔

arfat.com

اَلْاَذَانُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ (مشکوٰۃ ۴: ۴ بروایت ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان کے کلمات دو دو اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہے جاتے سوائے اس کے کہ مؤذن کہتا تھا قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ (یعنی دو مرتبہ)

۵۔ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّجْعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِیْ اُذُنَيْهِ قَالَ اِنَّهٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ (مشکوٰۃ ۴: ۴ بروایت ابن ماجہ)

۵۔ سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ اپنے کانوں میں انگلیاں رکھو کیونکہ یہ تیری آواز کو بہت بلند کرنے والا ہے۔

۵ جیسا کہ دوسری حدیثوں کی تصریح سے پایا جاتا ہے۔ پہلی مرتبہ اللہ اکبر اذان میں چار مرتبہ ہی کہا جاتا تھا۔ اقامت میں سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے باقی کلمات کا ایک مرتبہ دوہرانا کافی ہے اسی لیے اذان کی طرح دو دو دفعہ بھی دہرائے جائیں تو حرج نہیں۔ اذان اور اقامت میں یہ فرق بھی تھا کہ اذان ٹھیر ٹھیر کر اور بلند آواز میں کہی جاتی اور اقامت جلد جلد اور نسبتاً پست آواز میں۔

Marfat.com

- يُذْكَرُ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهٗ جَعَلَ
عُ اَصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَكَانَ
نُ عُمَرَ لَا يَجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ
فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ
بَاْسَ اَنْ يُّؤَذِّنَ عَلٰى غَيْرِ
ضُوْءٍ وَقَالَ عَطَاءٌ اَلْوُضُوْءُ
نَّ وَّسُنَّةٌ (بخاری ۱۰: ۱۹)

- عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاٰى
لًا لَا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ
هُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْاَذَانِ
خاری ۱۰: ۱۹)

- قَالَ مُوْسٰى قَالَ رَاَيْتُ

۶- بلال کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی دو انگلیاں اپنے دو کانوں میں رکھتے تھے اور ابن عمر اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں نہیں رکھتے تھے اور ابراہیم کہتا ہے کہ بغیر وضو کے اذان دینے میں کوئی حرج نہیں اور عطا، کہتا ہے کہ وضو عمدہ دری اور سنت ہے ۴ھ

۷- ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ اس نے بلال کو اذان دیتے ہوئے دیکھا تو میں بھی اسکی پیروی کرتا رہا جب وہ اپنا منہ اذان میں ادھر اُدھر پھیرتے تھے ۵ھ

۸- موسیٰ سے روایت ہے کہا کہ میں نے

۴ اقامت میں ہاتھ کھلے چھوڑے جاتے ہیں اور کانوں میں انگلی نہیں رکھی جاتی۔
۵ یعنی حی علی الصلوٰۃ کہتے وقت دائیں طرف اور حی علی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف۔

Marfat.com

بِلَالًا خَرَجَ إِلَى الْأَبْطَحِ فَأَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ لَوَى عُنُقَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَمْ يَسْتَدِرْ

(ابوداؤد ۱۲: ۳۴)

بلال کو دیکھا کہ ابطح کی طرف سے نکلے ا
دی پس جب وہ حی علی الصلوٰۃ حی ع
الفلاح پر پہنچے اپنی گردن کو دائیں بائیں
اور گھومے نہیں۔

۹۔ عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِي مِنْ أَطْوَلِ بَيْتٍ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ (ابوداؤد ۲: ۳۳)

۹۔ بنو نجار کی ایک عورت سے روایت
کہا کہ میرا گھر مسجد کے گرد سب سے
اونچا تھا تو بلال فجر کی اذان اس
پر دیتے۔

۱۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ..... أَنَّ أَبَا سَعِيدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلَاةِ

۱۰۔ عبداللہ سے روایت ہے .....
ابوسعید خدری نے ان سے کہا کہ
تجھے دیکھتا ہوں کہ تجھے بکریاں اور جنگل
ہیں پس جب تو اپنی بکریوں میں ہو یا جنگل
میں ہو اور نماز کے لئے اذان دے

فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری۔ ۱:۵)

تو اپنی آواز کو اذان کے ساتھ بلند کر کیونکہ کوئی جن اور آدمی اور کوئی چیز موذن کی آواز کی انتہا کو نہیں سنتا مگر وہ اس کیلئے قیامت کے دن گواہی دیگا۔

۱۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ (ابوداؤد ۲:۳۲)

۱۱۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضامن ہے اور موذن امین ہے اے اللہ اماموں کو رشد دے اور موذنوں کی مغفرت فرما۔[۶]

۱۲۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اجْعَلْنِي

۱۲۔ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہا یا رسول اللہ مجھے اپنی قوم کا امام

[۶] امام ضامن ہے کہ نماز صحیح طریق پر اور وقت پر ادا ہو اور موذن مؤتمن ہے یعنی وہ بھی نماز کے اوقات کی حفاظت کرتا ہے اور اپنی دینداری میں بھی ایسا ہونا چاہیے جس پر بھروسہ ہو سکے کیونکہ وہ لوگوں کو خدا کی عبادت کی طرف بلانے والا اور مسجد کا عہدیدار ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

إِمَامَ قَوْمٍ قَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا (ابو داؤد ۲: ۳۹)

بنا دیجئے فرمایا تو ان کا امام ہے ان میں سب سے کمزور کی رعایت رکھ اور مؤذن مقرر کر جو کہ اذان پر کوئی اُجر نہ لے ۵؎

۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُودِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَخْرُجْ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ (مشکوٰۃ ۴: ۲۳ بروایت احمد)

۱۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب تم مسجد میں ہو اور نماز کے لئے اذان دی جائے تو تم میں سے کوئی نہ نکلے یہاں تک کہ نماز پڑھ لے

۱۴- عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ

۱۴- ابو سعید خدری سے روایت ہے

۵؎ یعنی امام کو چاہئے کہ اس کے مقتدیوں میں جو بہت کمزور ہیں ان کی رعایت ملحوظ رکھتا ہوا نماز پڑھائے اور نماز کو اتنا لمبا نہ کرے کہ وہ برداشت نہ کر سکتے ہوں۔ مؤذن بلا اجرت رکھنے کو فرمایا۔ یعنی امامت اور اذان دونوں اجرت کے کام نہ سمجھے جائیں بلکہ ان کے پیچھے جذبہ محبت الٰہی کا ہو۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ (بخاری ۱۰: ۷)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اذان کو سنو تو اسکی مثل کہو جو مؤذن کہے ۵۵

۱۵- قَالَ یَحْیٰی وَحَدَّثَنِیْ بَعْضُ اِخْوَانِنَا اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَقَالَ ھٰکَذَا سَمِعْنَا نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ (بخاری ۱۰: ۷)

۱۵- یحییٰ نے کہا کہ ہمارے بعض بھائیوں نے مجھ سے بیان کیا کہ جب مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو معاویہ نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور کہا کہ اسی طرح ہم نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے۔

۱۶- عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

۱۶- جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۵۵ یعنی ہر کلمہ اذان کو مؤذن کے ساتھ ساتھ دوہرا جائے اس طرح ان کلمات کی طرف توجہ بھی زیادہ ہوگی۔ جیسا کہ اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے حکم پر یوں کہے کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یعنی میں حاضر ہوں مگر اس نیکی کے لئے طاقت اور قوت خدا سے ہی ملتی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (بخاری ۱۰:۸)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جب اذان سنے (یوں) کہے کہ اے اللہ اس کامل دعوت کے اور قائم نماز کے رب محمد صلعم کو قرب اور فضیلت عطا فرما اور آپ کو مقام محمود پر کھڑا کر جس کا تو نے آپ سے وعدہ کیا ہے۔ قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی ۹ھ

۹ھ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلعم نے خود اذان کو دعوت کامل قرار دیا۔ واقعی کسی مذہب کی دعوت اس قدر عام نہیں اور نہ اس قدر بار بار دوہرائی گئی ہے جیسے اسلام کی یہ دعوت جو ہر نماز کے وقت دی جاتی ہے۔ اور پھر صلوٰۃ قائمہ کا ذکر کیا کہ یہ عبادت الٰہی کا طریق ہمیشہ قائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کا رب ہے یعنی ان دونوں کے ذریعہ سے اپنی مخلوق کی روحانی ربوبیت فرماتا ہے محمد صلعم کے لئے جنہوں نے ایسی کامل دعوت سکھائی اور ذکر الٰہی کو دنیا میں نماز کے ذریعہ سے قائم کیا آپ کے ہر پیرو کے دل سے یہ دعا اٹھتی ہے اور آپ کا مقام محمود اس دنیا میں یہ ہے کہ ساری دنیا آپ کے پیچھے چلے اور اللہ تعالیٰ کی روحانی نعمتوں سے متمتع ہو۔ اس دعا کا منشا یہ بھی ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں آپ کی دعوت ساری مخلوق تک پہنچانے کی تڑپ پانچ وقت اٹھتی رہے۔

rfat.com
rfat.com

۱۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَوْ اَحَدًا مِّنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ

(بخاری ۰: ۱۳)

۱۷۔ عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو بلال کی اذان اس کی سحری سے نہ روکے کیونکہ وہ رات رہتے اذان دیتا ہے یا پکارتا ہے تاکہ تم میں سے تہجد پڑھنے والے کو لوٹا دے اور تم میں سے سونے والے کو جگا دے [1]

۱۸۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلَاثًا

۱۸۔ عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے (یہ) تین بار (فرمایا)

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ ابھی رات باقی ہوتی تھی جب حضرت بلال اذان دیتے تھے ۔ تو آپ نے فرمایا کہ رمضان میں بلال کی اذان کی وجہ سے سحری نہ چھوڑو ۔ اور اس اذان کی غرض یہ بتائی کہ تہجد والا اپنی نماز تہجد کو ختم کرنے کی کوشش کرے اور سونے والا اٹھ کر نماز کے لئے تیاری کرلے ۔

لِمَنْ شَاءَ (بخاری ۱۰۸۴)

اس کے لئے جو چاہے [1]

۱۹- عَنْ زِیَادٍ اَنَّهٗ اَذَّنَ فَاَمَرَ اَخُوْ بِلَالٍ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَخَا صُدَاءٍ اِنَّ الَّذِیْ اَذَّنَ فَهُوَ یُقِیْمُ (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۶۹)

۱۹- زیاد سے روایت ہے کہ اس نے اذان دی تو بلال نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صدا کے بھائی جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے [2]

[1] دو اذانوں سے مراد اذان اور اقامت ہیں۔ ان دونوں کے درمیان نماز ہے یعنی جو شخص چاہے اسے اذان کے بعد اس قدر وقفہ کرنا چاہئے کہ اقامت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اتنا وقفہ ہو کہ جو کھانے پر بیٹھ گیا ہے وہ کھانے سے فارغ ہو جائے۔ وقفہ کی غرض یہ ہے کہ لوگ جماعت میں پہنچ جائیں۔

[2] صُدا یمن کی ایک قوم کا نام ہے زیاد اس قوم سے تھے تو آپ نے فرمایا کہ بلال اقامت کا مؤذن کا ہے۔

Marfat.com

باب

جماعت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱- وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ○ (۲: ۴۳)

۲- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ (۱: ۴ و ۵)

۳- وَاِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ فَاَقَمْتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ مَّعَکَ وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَھُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱- اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکے رہو۔

۲- ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں تو ہم کو سیدھے رستے پر چلا۔

۳- اور جب تم ان کے درمیان ہو پھر ان کیلئے نماز قائم کرے تو چاہیے کہ ان میں سے ایک گروہ تیرے ساتھ کھڑا ہو اور چاہیے کہ وہ اپنے ہتھیار لے لیں۔ پھر جب سجدہ کر چکیں تو

arfat.com

فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ (۴:۱۰۲)	وہ تمہارے پیچھے ہو جائیں اور چاہیے دوسرا گروہ جنہوں نے نماز نہیں پڑھی آئے وہ تیرے ساتھ نماز پڑھیں اور وہ اپنا بچ اور اپنے ہتھیار لئے رہیں۔

خدا کی عبادت یا نماز کی ایک غرض اگر نفس انسانی کی تکمیل ہے تو اسلام نے اسے جماعت کا رنگ دیکر اس سے ایک دوسرا کام بھی لیا ہے یعنی اسے انسانوں کے اتحاد کا اور ان میں مساوات پیدا کر کا ایک عظیم الشان ذریعہ بنایا ہے پانچ وقت کی نماز یا جماعت میں یہ دونوں مقصد پائے ہیں یعنی نفس انسانی کی تکمیل اور نسل انسانی کا اتحاد۔ سب سے پہلے یہ پانچ وقت کا اجتماع انسان کے اندر ایک محبت سے بھرا ہوا میل جول پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اجتماع اس ماحول میں ہوتا کہ جب سب لوگ جو ایک جگہ کے رہنے والے ہیں اور جن میں لازماً دنیوی منافشات اور جھگڑے بھی ہوتے ہیں تمام دنیوی جھمیلوں سے آزاد ہو کر ایک خدا کے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور اس طرح ان کے تعلقات میں محبت کا رنگ پیدا ہوتا رہتا ہے۔ یہ روزانہ میل جول جمعہ کے دن اور بھی وسیع اختیار کر لیتا ہے۔ اور پھر عیدوں میں اس سے بھی زیادہ اس کے اندر وسعت پیدا ہو جاتی ہے دوسری کیفیت جو انسان کی ذہنیت پر اس اجتماع سے پیدا ہوتی ہے وہ مساوات کی ذہنیت چونکہ مسجد میں بڑے اور چھوٹے۔ امیر اور غریب۔ بادشاہ اور فقیر کا امتیاز اٹھ جاتا ہے اور ہر ایک انسان یہ محسوس کرتا ہے کہ خدا کے سامنے اسکی وہی حیثیت ہے جو اس کے بھائی کی ہے بڑے اور چھوٹے امیر اور غریب۔ آقا اور نوکر سب ایک صف میں کھڑے ہوتے ایک امام کی آواز پر ہاتھ باندھتے جھکتے اور زمین پر سر رکھ دیتے ہیں۔ اور پچھلی صف والوں کے سر پہلی صف والوں کے قدموں میں

بڑا یا چھوٹا ہونے کے امیر یا غریب ہونے کے آقا یا نوکر ہونے کے سب خیالات دل سے
جاتے ہیں۔ اسلام نے جو تعلیم کے رنگ میں مساوات کا سبق سکھایا تھا اگر اس کے ساتھ
لی رنگ مساوات پیدا کرنے کا نہ ہوتا تو اس کی تعلیم اخوت محض ایک بلند خیال کے رنگ
وہ جاتی اور عملی زندگی پر اس کا کوئی اثر نہ ہوتا۔ یہ نماز باجماعت ہی ہے جس نے مسلمانوں
اندر وہ خوت اور مساوات کا رنگ پیدا کر دیا ہے جو اور کسی قوم کے اندر نہیں پایا جاتا
جو اور کوئی مذہب پیدا نہیں کر سکا۔

قرآن کریم نے جہاں کہیں نماز کا حکم دیا ہے اسکے ساتھ اقامت کا لفظ رکھا ہے۔ اقم الصلوٰۃ یا اقیموا الصلوٰۃ
یقیمون الصلوٰۃ۔ اور اقامت کے لفظ میں جماعت کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ اسی لئے جماعت کھڑے
ہوتے وقت جو کلمات بلند آواز سے کہے جاتے ہیں انکا نام ہی اقامت رکھا ہے اور پھر صریح طور پر بھی حکم دیا ہے
کہ نماز پڑھنے والے کو چاہیئے کہ نماز پڑھو (۱) بلکہ نماز کی وہ مشہور دعا جو سورۂ فاتحہ کہلاتی ہے اور جسے
ہر بار ہر رکعت میں دوہرایا جاتا ہے اس میں صیغہ جمع استعمال کیا ہے (۲) اور یہانتک جماعت کو
ضروری قرار دیا ہے کہ میدان جنگ میں بھی مسلمان ہوں تو بھی نماز باجماعت ہی ادا کریں چاہے آدھے
آدھے ہو کر کریں اور ایک ایک ہی رکعت باجماعت ادا کریں اور باقی آدھے دشمن کے مقابل پر رہیں
احادیث میں نماز باجماعت کی سخت ترین تاکید پائی جاتی ہے (ح - ۱) جہاں بھی تین آدمی ہوں
بستی ہوں یا جنگل باجماعت نماز پڑھیں (ح - ۲) بلکہ دو بھی ہوں اور سفر میں بھی ہوں تو بھی باجماعت
نماز کریں (ح - ۳) جماعت ہو رہی ہو تو اس وقت کوئی علیحدہ نماز نہیں ہو سکتی (ح - ۴) باجماعت نماز تنہائی
نماز سے ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے (ح - ۵) بارش اور ہوا یا سخت سردی میں یا سفر میں ضرورت
میں نماز پڑھ لینے کی اجازت ہے (ح - ۶) نماز باجماعت میں عورتوں کو مسجد میں آنا چاہیئے (ح - ۷) اور
نبی کریم صلعم کے زمانہ فجر کی نماز میں بھی عورتیں مسجد میں آتی تھیں (ح - ۸) جماعت کے صفوں میں برابر
کھڑے ہونے کا حکم ہے (ح - ۹ تا ۱۱) نماز باجماعت کے لئے جلدی آنا اور پہلی صف میں کھڑا ہونا
افضل ہے۔ (ح - ۱) زیادہ علم و فضل والے امام سے قریب تر کھڑے ہوں (ح - ۱۱) پہلی صف
پوری کر کے دوسری صف شروع کرنی چاہیئے اور دوسری کو پورا کر کے تیسری ملی ہوئی (ح - ۱۱)
صف میں آدمی اکیلا کھڑا نہ ہوں بلکہ اگلی صف سے کسی شخص کو پیچھے ہٹا کر ساتھ ملائے (ح - ۱۲)
عورتیں سب سے پچھلی صف میں علیحدہ کھڑی ہوں + ؟

۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ لِیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَیُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ (بخاری ۱۰: ۲۹)

۱- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ حکم دوں کہ لکڑیاں لائی جائیں پھر نماز کا حکم دوں کہ اس کیلئے اذان دی جائے پھر کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے اور (خود) ان لوگوں کی طرف جاؤں نہیں آئے تو انکے گھروں کو ان پر جلا دوں[1]

۲- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِیْ قَرْیَةٍ وَّلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطَانُ

۲- ابودرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بستی میں یا جنگل میں تین شخص ہوں اور وہاں جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے تو ان پر شیطان غالب ہوتا ہے

[1] اس سے ظاہر ہے کہ نماز باجماعت کو آپ کسقدر ضروری خیال کرتے تھے۔ یہ الفاظ بطور تنبیہ ہیں۔

فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ (مشکوٰۃ ۲۳:۴ بروایت ابوداؤد)

پس جماعت کو اپنے اوپر لازم کرلو بھیڑیا صرف اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو۔

۳۔ عَنْ مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا (بخاری ۱۰:۱۸)

۳۔ مالک سے روایت ہے کہا کہ دو آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جو سفر کا ارادہ رکھتے تھے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دونوں نکلو تو اذان دو پھر اقامت کہو پھر تم میں سے بڑا تمہاری امامت کرائے۔

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۲ اس سے معلوم ہوا کہ آبادی ہو یا جنگل ہو جہاں بھی تین آدمی ہوں نماز جماعت کے ساتھ پڑھیں بلکہ اگلی حدیث میں بتایا کہ دو آدمی بھی ہوں تو بھی جماعت سے نماز پڑھیں خواہ حالت سفر میں ہی ہوں۔

Marfat.com
Marfat.com

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ (مشکوٰۃ ۴:۲۳ بروایت مسلم)

جب باندباجماعت) کھڑی ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے کوئی نماز نہیں ہوتی ۳؎

۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً (بخاری ۱:۸۹)

۵- ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز باجماعت اکیلے کی نماز پر ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

۶- عَنْ نَّافِعٍ قَالَ اَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَاَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ مُؤَذِّنًا يُّؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْلُ عَلٰى

۶- نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر نے ٹھنڈی رات میں ضجنان میں اذان دی پھر کہا اپنے ڈیروں میں نماز پڑھو اور ہمیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موذن کو حکم دیتے کہ اذان دے پھر سخت ٹھنڈی رات میں یا بارش والی

۳؎ جب نماز باجماعت ہو رہی ہو تو اس وقت اسی میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اور اس وقت سنت یا نفل نماز نہیں ہوتی۔ اگر ایک شخص سنت ادا کر رہا ہو اور اقامت ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ سنتوں کو بند کر کے جماعت میں شامل ہو جائے۔

rfat.com
Marfat.c

ثِرَةٌ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ
لَ لَیْلَةٍ بَارِدَةٍ اَوِ الْمَطِیْرَةِ
سَّفَرِ (بخاری ۱۰:۱۸)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ
لَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
تَاذَنَکُمْ نِسَاءُکُمْ بِاللَّیْلِ اِلَی
مَسْجِدِ فَاْذَنُوْا لَھُنَّ

بخاری ۱۰۰ : ۱۶۲)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
لّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ
صَلِّی الصُّبْحَ بِغَلَسٍ
نْصَرِفْنَ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ

رات میں اور سفر میں اس کے آخر
میں کہہ دے سنو نمازیں اپنے ڈیروں میں
پڑھ لو ؎

۷۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تمہاری عورتیں تم سے رات کو مسجد جانے
کے لئے اجازت چاہیں تو انکو اجازت دو

۸۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی
نماز اندھیرے میں پڑھتے اور مومنوں
کی عورتیں (نماز پڑھکر) واپس جاتیں

؎ جہاں جماعت پر اتنا زور دیا ہے رخصتیں بھی دی ہیں سخت سردی ہو یا بارش ہو تو خود مؤذن
حکم تھا کہ اذان کے آخر میں کہہ دے کہ ڈیروں میں ہی نماز پڑھ لو۔

لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ أَوْ لَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا (بخاری ۱: ۱۶۴)

اندھیرے کی وجہ سے نہیں پہچانی جاتی تھیں یا وہ ایک دوسری کو نہیں پہچانتی تھیں ۵

۹- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ (بخاری ۱۰: ۲۷۴)

۹- انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی صفوں کو ٹھیک کرو کیونکہ صفوں کا ٹھیک کرنا نماز کے قائم کرنے سے ہے ۵۶

۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ

۱۰- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے کہ اذان اور

۵ ح - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف مردوں کا ہی نماز باجماعت میں شامل ہونا ضروری نہیں عورتوں کا شامل ہونا بھی ضروری ہے یہاں تک کہ رات کے وقت یعنی عشاء کی نماز میں بھی وہ جاتی تھیں اور فجر کے وقت بھی نماز باجماعت میں شامل ہوتی تھیں۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ فجر کی نماز اسقدر سویرے پڑھی جاتی تھی کہ نماز کے ختم ہونے پر تاریکی ہوتی تھی اور عورتیں تاریکی کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں

۵۶ ح - اس میں آتا ہے کہ صفوں کو ٹھیک نہ کرنے اور صفوں سے آگے پیچھے رہنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارے دلوں میں بھی اختلاف پیدا ہو جائیں گے۔ اور یہ صحیح ہے جسمانیات کا اثر روحانیات پر ہوتا ہے اور روحانیات کا جسمانیات پر ۔

rfat.com
rfat.com

الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْنَ
لَا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ
اسْتَهَمُوْا (بخاری ۱۰: ۹)

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ
سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَحُ مَنَاكِبَنَا فِی الصَّلٰوةِ وَ
قُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا
تَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيَنِیْ مِنْكُمْ
لُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی ثُمَّ
لَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ
يَلُوْنَهُمْ (مشکوٰۃ ۴۵: ۲۴ بروایت مسلم)

صف اوّل میں کیا ثواب ہے پھر فیصلہ
کی، کوئی صورت نہ پاتے سوائے اسکے کہ
اس پر قرعہ ڈالیں تو اس پر قرعہ ڈالتے۔

۱۱۔ ابی مسعود سے روایت ہے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وقت
ہمارے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھتے اور
فرماتے برابر ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ ہو
ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائیگا
چاہئے کہ صاحبان بلوغ اور عقل مجھ سے قریب
ہوں پھر وہ لوگ جو انکے قریب ہیں پھر وہ جو
انکے قریب ہیں ۵

---

۵ یوں جو پہلے آئیں گے وہ پیچھے کھڑے ہوں گے اور جو پیچھے آئیں گے وہ آگے۔ لیکن ایک طرف
نے یہ پسند فرمایا کہ بچے پیچھے رہیں تو دوسری طرف یہ بھی کہ جو زیادہ سمجھدار لوگ ہیں وہ
سے قریب تر ہونے کی کوشش کریں تاکہ ان پر آپ کی روحانی توجہ کا اثر بھی زیادہ ہو۔

۱۲- عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْہِ فَمَا کَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْیَکُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ

(مشکوٰۃ ۴: ۲۴ بروایت ابوداؤد)

۱۲- انس سے روایت ہے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے صف کو پورا کرو پھر اس کو جو اس کے قریب ہے جو کمی ہو وہ آخری صف میں ہو۔

۱۳- عَنْ وَابِصَۃَ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُصَلِّیْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوۃَ (مشکوٰۃ ۴: ۲۴ بروایت احمد)

۱۳- وابصہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ رہا تھا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ نماز کو پھر پڑھے ۵۸

۱۴- عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ

۱۴- انس سے روایت ہے کہا کہ ہمارے

۵۸ جب صف بھری ہوئی ہو اور اکیلا آدمی آئے تو وہ اگلی صف میں سے کسی شخص کو پیچھے ہٹا کر اس کے ساتھ مل کر کھڑا ہو۔

Marfat.com

أَنَا وَيَتِيمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمِّي خَلْفَنَا أُمُّ سُلَيْمٍ (بخاری ۱۰: ۷۸)	میں نے اور ایک یتیم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور میری ماں ام سلیم نے ہمارے پیچھے (پڑھی) ۵۹

۵۹ اس حدیث میں یہ بتایا ہے کہ عورت اکیلی ایک صف میں ہو تو یہ جائز ہے۔ عورتوں کو حکم تھا کہ وہ سب سے پچھلی صف میں کھڑی ہوں۔ یہاں ایک صف میں حضرت انس اور ایک لڑکا تھے اور ایک میں ام سلیم کیونکہ دوسری کوئی عورت ان کے ساتھ نہ تھی۔

Marfat.com

باب ۸

امام

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱- وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ ط قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ط قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ط قَالَ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ ○

(۲: ۱۲۴)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱- اور جب ابراہیم کو اس کے ر
چند احکام سے آزمایا تو اس نے ا
فرمایا میں ضرور تجھے لوگوں کیلئے امام بن
(ابراہیم نے) کہا اور میری اولاد
فرمایا میرا وعدہ ظالموں کو نہیں پہنچ

جماعت کے لئے ایک امام کا ہونا لازمی ہے۔ امام کے معنے ہیں وہ جس کے نمونہ کی پیر
جائے اور قرآن کریم نے امام کو بہت بلند مقام دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی بتایا ہے
وہی شخص ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری تعمیل کی کوشش کرے اس لئے ظالم
کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والا امام نہیں ہو سکتا (۱) اپنی زندگی میں نبی کریم صلعم

م نماز بھی تھے۔ اور اپنی آخری بیماری میں حضرت ابوبکر کو امام نماز بنایا (ح-۱) امام وہ ہو جو
رآن کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو (ح-۲ و ۳ و ۴) غاصب امام کے پیچھے نماز جائز ہے۔
ح-۵) امام سے فسق و فجور یا گناہ کبیرہ بھی سرزد ہو جائے تو اس کے پیچھے نماز ترک نہیں
نی چاہئے (ح-۶) نابینا امام کے پیچھے نماز جائز ہے (ح-۷) عورت بھی امام ہو سکتی ہے (ح-۸
مام کو حکم ہے کہ بیمار اور بوڑھے مقتدیوں کی رعایت ملحوظ رکھے۔ یعنی قرأت کو اتنا لمبا نہ کرے
انہیں تکلیف ہو (ح-۹) مقتدی کے لئے ضروری ہے کہ امام کے رکوع سجدہ وغیرہ کے بعد وہ
کوع سجدہ میں جائے (ح-۱۰) جو شخص جماعت میں سجدہ میں ملے تو اس کی وہ رکعت نہیں ہوتی
رجو رکوع میں مل جائے تو اس کی رکعت ہو جاتی ہے (ح-۱۱) جب تین آدمی ہوں تو ایک آگے
ا اور دو اس کے پیچھے صف بنائیں (ح-۱۲) امام مقتدیوں کے وسط میں ہو یعنی دائیں بائیں
صف قریباً یکساں ہو (ح-۱۳) دو ہوں تو مقتدی امام کے دائیں طرف برابر میں کھڑا ہو (ح-۱۴)
م اور مقتدیوں کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو حرج نہیں (ح-۱۵) ؛

۱- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ مَرِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُہٗ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ..... فَاَتَاہُ الرَّسُوْلُ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فِیْ حَیٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (بخاری ۱۰: ۴۶)

۱- ابو موسیٰ سے روایت ہے کہا کہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو اور آپ کی بیماری سخت ہو گئی تو نے فرمایا ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو پڑھائے ..... تو ابوبکر کے پیغام پہنچانے والا آیا تو حضرت ا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی لوگوں کو نماز پڑھائی [1]

۲- عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَأُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ

۲- ابو مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و نے فرمایا قوم کی امامت کرے جو ان میں سے کتاب ا

[1] اس میں بتایا کہ افضل ترین انسان نماز کا امام ہو۔ نبی کریم صلعم خود نماز پڑھاتے اور مرض الموت میں حضرت ابوبکر کو امام مقرر فرمایا۔

فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً
فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ
كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً
فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ
كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً
فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا
يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ
فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِي
بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ

(مشکوٰۃ ۹۶: ۲ بروایت مسلم)

سب سے زیادہ جاننے والا ہو پھر اگر وہ قرأت میں
برابر ہوں تو انمیں وہ امامت کرے جو سنت کو
زیادہ جانتا ہے پھر اگر وہ سنت میں بھی
برابر ہوں تو جو ان میں ہجرت میں سب
سے پہلا ہے پھر اگر وہ ہجرت میں بھی برابر
ہیں تو وہ امامت کرے جو ان میں عمر میں
بڑا ہے ۲ اور ایک شخص دوسرے
کی حکومت میں امامت نہ کرے اور اسکے
گھر میں اسکے مسند پر اسکی اجازت کے بغیر نہ
بیٹھے ۳

۱ قرآن کیلئے اقرأھم کا لفظ استعمال کیا یعنی اس نے سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہو
اور سنت کے لئے اعلمھم یعنی وہ سب سے زیادہ سنت کو جانتا ہو جس نے سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہے وہی
اس کا سب سے بڑھکر علم بھی رکھتا ہوگا اسلئے مراد یہی ہے کہ جو شخص سب سے زیادہ علم قرآن رکھتا ہے وہی امام ہونا چاہئے ۔
۲ امامت کو ایک سرداری قرار دیا اس لئے جہاں جو امام مقرر ہے وہی نماز پڑھائیگا سوائے
اس کے کہ وہ خود دوسرے کو آگے کرے ۔

rfat.com

۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ (مشکوٰۃ ۴: ۲۶ بروایت ابوداؤد)

۳۔ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہئے کہ بہترین آدمی تمہارے لئے اذان دیں اور تمہاری امامت کریں جو تم میں سب سے بڑھکر قرآن جاننے والے ہوں۔

۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْعُصْبَةَ مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا (بخاری ۱: ۵۴)

۴۔ ابن عمر سے روایت ہے کہا جب مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے عصبہ میں جو قبا میں ایک جگہ ہے آئے تو سالم ابوحذیفہ کا مولیٰ ان کی امامت کرتا تھا اور وہ علم قرآن میں ان سب سے بڑھکر تھا۔

۳۔ مؤذن اور امام دونوں روحانی منصب ہیں اس لئے بہترین آدمیوں کو ان کاموں کیلئے منتخب کرنے کا حکم دیا۔

۴۔ سالم ایک غلام تھے جن کو بعد میں آزاد بھی کر دیا گیا۔ اپنے علم قرآن کی وجہ سے وہ سب سے افضل قرار پائے اور امام مقرر ہوئے حالانکہ وہ ابھی غلام تھے۔

fat.com

۵۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ وَّنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى وَيُصَلِّيْ لَنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ وَّنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ

(بخاری ۱: ۵۷)

۵۔ عبیداللہ سے روایت ہے کہ وہ عثمان ابن عفان کے پاس آیا اور وہ گھرے ہوئے تھے تو اس نے کہا کہ آپ سب کے بادشاہ ہیں اور آپ پر (مصیبت) نازل ہوئی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں اور ہمیں باغیوں کا امام نماز پڑھاتا ہے اور ہم گناہ سمجھتے ہیں تو فرمایا لوگ جو کام کرتے ہیں انہیں نماز سب سے اچھی چیز ہے تو جب لوگ اچھا کام کریں تو تو بھی ان کے ساتھ اچھا کام کر اور جب وہ برا کریں تو تو انکی برائی سے دور رہ ۵۶

۶۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۵۶ یہ لوگ بھی مسلمان تھے گو حضرت عثمان کی حکومت سے باغی تھے تو حضرت عثمان نے ہی یہ فتویٰ دیا کہ باغی امام کے پیچھے بھی نماز جائز ہے ہاں وہ جو کام بغاوت کا کریں مسلمان انہیں انکے ساتھ شامل نہ ہوں۔

arfat.com

الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَّ إِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَّإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَّإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ

(مشکوٰۃ ۴: ۲۶ بروایت ابوداؤد)

نے فرمایا کہ جہاد تم پر واجب ہے ہر
کے ساتھ نیک ہو یا بد اور اگرچہ وہ
بڑے گناہوں کا ارتکاب کر
اور نماز تم پر ہر مسلمان کے پیچھے واج
نیک ہو یا بد اور اگرچہ وہ بہت بڑے
گناہوں کا ارتکاب کرے اور ہر مسلمان
(جنازہ) واجب ہے اگرچہ وہ بہت بڑے
گناہوں کا ارتکاب کرے ؎

؎ یہ حدیث مسلمانوں کے اتحاد کا ایک جامع اصول اپنے اندر رکھتی ہے۔ سب سے پہلے جہاد کا ذکر کیا
پر قوم کی زندگی کا انحصار ہے۔ جہاد ہر مسلم پر واجب ہے اور ترک جہاد کیلئے یہ عذر بھی کام نہیں د
سکتا کہ امام یا امیر جس کے ماتحت جہاد کیا جارہا ہے نیک ہے یا بد حتیٰ کہ امام کبائر کا مرتکب بھی ہو فا
و فاجر بھی ہو تو بھی جہاد ترک نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کے ترک کرنے میں قوم کی موت ہے اس کا
منشا نہیں کہ فاسق و فاجر کو امام بنایا جا سکتا ہے۔ امام ہونے کا اہل تو وہی شخص ہے جو ظا
نیک ہو بلکہ دوسروں کیلئے نیکی کا نمونہ ہو اور امام کا فسق و فجور اگر ظاہر ہو جائے تو وہ معزول
ہو سکتا ہے لیکن جب تک وہ امام ہے جہاد اس کے ساتھ ہو کر کرنا ضروری ہے۔ اس سے یہ

(باقی بر صفحہ ۱۳۷)

۷۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یَؤُمُّ النَّاسَ وَھُوَ اَعْمٰی

(مشکوٰۃ ۲: ۶۴ بروایت ابوداؤد)

۷۔ انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو خلیفہ بنایا جو لوگوں کی امامت کرتے تھے اور وہ نابینا تھے ۵ھ

۸۔ عَنْ اُمِّ وَرَقَۃَ وَکَانَتْ قَدْ جَمَعَتِ الْقُرْاٰنَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَھَا اَنْ تَؤُمَّ اَھْلَ دَارِھَا وَکَانَ لَھَا مُؤَذِّنٌ وَّکَانَتْ تَؤُمُّ اَھْلَ دَارِھَا (احمد جلد ششم ص ۴۰۵)

۸۔ ام ورقہ سے روایت ہے اور اس نے قرآن کو جمع کیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ اپنے گھر کے لوگوں کی امامت کرے اور اس کا ایک مؤذن تھا اور وہ اپنے گھر کے لوگوں کی امامت کرتی تھیں ۹ھ

(بقیہ ص ۱۳۶) معلوم ہوا کہ جہاد اکیلے آدمی کا کام نہیں یہ ایک جماعت کا کام ہے اور جہاد بغیر جماعت کے ہو سکتا ہی نہیں۔ جہاد کے بعد نماز کا ذکر ہے اور اس کا قیام بھی جماعت کے ساتھ وابستہ ہے اور اس کے امام کے متعلق بھی وہی شرط ہے جو جہاد کے لئے ہے۔ تیسری ضرورت یہ ہے کہ ہر ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی نماز جنازہ پڑھے خواہ میت نیک ہو یا بد۔

۵ھ نبی کریم صلعم کسی غزوہ پر تشریف لیگئے تھے آپ کی غیر حاضری میں ابن ام مکتوم امام رہے۔

۹ھ اس سے معلوم ہوا کہ عورت بھی امام ہو سکتی ہے اسکے مقتدیوں میں مؤذن بھی تھا جو مرد تھا۔

Marfat.com
Marfat.com

۹۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَالْکَبِیْرَ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَآءَ

(بخاری ۱۰: ۶۲)

۹۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے ہلکا کرے کیونکہ ان میں کمزور اور بیمار اور بوڑھا ہوتا ہے اور جب تم میں سے کوئی اکیلے نماز پڑھے تو جتنا چاہے لمبا کرے۔

۱۰۔ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ یَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰی یَقَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهٗ

(بخاری ۱۰: ۵۲)

۱۰۔ براء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ ٹیڑھی نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گر جاتے پھر اس کے بعد ہم سجدہ میں گرتے ؎

؎ امام کی اتباع ہونی چاہئے اس پر تقدیم نہ کی جائے۔

fat.com

۱۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهَا شَیْئًا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ (مشکوٰۃ ۴: ۲۸ بروایت ترمذی)

۱۱۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم نماز کے لئے آؤ اور ہم سجدہ میں ہوں تو سجدہ کرلو اور اس کو گنتی میں نہ لاؤ اور جس نے ایک رکعت پائی اُس نے (جماعت کے ساتھ) نماز پالی [۱]

۱۲۔ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ یَّتَقَدَّمَ مِنَّا اَحَدُنَا (مشکوٰۃ ۴: ۵۲ بروایت ابوداؤد)

۱۲۔ سمرہ سے روایت ہے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ایک ہم میں سے آگے ہوجائے [۲]

---

[۱] جماعت سجدہ میں ہو تو سجدہ میں ہی مل جانا چاہئے مگر اسے رکعتوں میں شمار میں نہ لانا چاہئے اس سے معلوم ہوا کہ رکوع میں مل جائے تو وہ ایک رکعت شمار میں آجائے گی۔ پچھلے حصہ حدیث میں فرمایا کہ جماعت کے ساتھ ایک رکعت بھی مل جائے تو گویا نماز با جماعت ہوگئی۔

[۲] اگر دو آدمی ہی ہوں تو جماعت کے وقت مقتدی امام کے دائیں طرف برابر میں کھڑا ہوا ۱۲۔ تین ہوں تو ایک آگے ہوا ورنہ دیکھے۔ اور اگلی حدیث میں بتایا کہ امام کو صف کے وسط میں ہونا چاہئے۔

Marfat.com

۱۳- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ (مشکوٰۃ ۴: ۲۴ بروایت ابوداؤد)

۱۳- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کو درمیان میں رکھو اور شگافوں کو بند کرو ۱۳ھ

۱۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِیْ مِنْ وَّرَآئِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ فَصَلّٰی

(بخاری ۱۰: ۷۷)

۱۴- ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے سے میرے سر کو پکڑا اور مجھے اپنے دائیں کیا پھر نماز پڑھی۔

۱۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

۱۵- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ

۱۳ھ یعنی ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوں درمیان میں فرق نہ ہو۔

fat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فِیْ حُجْرَتِہٖ وَجِدَارُ الْحُجْرَۃِ قَصِیْرٌ فَرَاٰی النَّاسُ شَخْصَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أُنَاسٌ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِہٖ

(بخاری ۱: ۸۰)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنے حجرہ میں نماز پڑھا کرتے تھے اور حجرہ کی دیوار چھوٹی تھی پس لوگوں نے (ایک رات) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم دیکھا (یعنی آپ کو کھڑا دیکھا) تو کئی لوگ کھڑے ہو گئے اور آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنے لگے [۱۴]

[۱۴] پس نماز اور مقتدیوں کے درمیان اگر کوئی دیوار حائل ہو تو حرج نہیں بیان تک کہ درمیان میں رستہ ہو یا نہر ہو تو بھی جائز ہے۔ یہ اعتکاف کے ایام کا واقعہ ہے۔ اور نبی صلعم نماز تہجد کے لئے کھڑے ہوئے تھے تو لوگوں نے آپ کی اقتدا کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم نماز تہجد اس قدر آواز سے پڑھتے تھے کہ دوسرے سن لیتے تھے۔

Marfat.com

باب ۹

اوقات نماز و دیگر احکام

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
۱- اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ (۲۹:۴۵)	۱- (اسے) پڑھ جو تیری طرف کتاب سے وحی کیا گیا ہے اور نماز کو قائم رکھ نماز بے حیائی اور برائی سے روک دیتی ہے۔
۲- وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ ○ (۱۱:۱۱۵)	۲- اور دن کے دونوں حصّوں میں اور پہلی رات نماز کو قائم رکھ کیونکہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے
۳- اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ	۳- سورج کے ڈھلنے سے (شروع کر کے)

rfat.com

Marfat.c

الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ○ (۱۷:۷۸)

رات کے اندھیرے تک نماز کو قائم رکھ اور صبح کے قرآن کو (بھی)۔ بیشک صبح کے قرآن میں حضور ہوتا ہے۔

۴۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○ (۴:۱۰۳)

۴۔ بیشک نماز مومنوں پر مقررہ اوقات میں فرض کی گئی ہے

۵۔ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ○ (۲:۲۳۸)

۵۔ تم اپنی نمازوں اور درمیانی نماز کی محافظت کرو اور اللہ کے فرمانبردار بن کر کھڑے ہو جاؤ۔

۶۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ○ (۱۰۷:۴ تا ۷)

۶۔ پس ان نماز پڑھنے والوں پر افسوس ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں جو دکھاوا کرتے ہیں۔ اور خیرات کو روکتے ہیں۔

انسان کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو ایک حقیقت بنانے کے لئے اسلام نے نماز کو اس کے روزمرہ کے کاروبار میں داخل کر دیا ہے تاکہ ایک طرف اگر انسان اپنے دنیا کے کاروبار کر کے اپنی جسمانی زندگی

(باقی بر صفحہ ۱۴۴)

arfat.com

کو قائم رکھے تو دوسری طرف بار بار خدا کی طرف رجوع کر کے اپنی روحانی زندگی کے نشو و نما کی
بھی اس کی توجہ قائم رہے۔ قرآن کریم میں نماز کا حکم اتنی مرتبہ دہرایا ہے کہ دوسرا کوئی حکم اس کثرت
نہیں دہرایا گیا۔ اسکے ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ نماز کی غرض کیا ہے۔ نماز انسان کو ہر برائی سے روکنے
ذریعہ ہے (۱) یہ انسان کے اندر نیکی کی قوت پیدا کرتی اور بدی کو دباتی ہے (۲) دن کے ڈھلنے سے لے
رات تک نمازوں کا ایک سلسلہ ہے پھر رات کے آرام کے بعد فجر کی نماز ہے (۳) نماز کے اوقات
سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کر دیئے گئے ہیں (۴) سب نمازوں کی حفاظت کرو (۵) جس نماز سے خدا سے
انسان کا جذبہ پیدا نہ ہو وہ نماز بے حقیقت ہے (۶) نماز انسان کے دل کو پاک کرتی ہے (ح-۱) اسوقت
انسان گویا اپنے مالک حقیقی کے سامنے اپنے دل کے راز کھول کر رکھ دیتا ہے (ح-۲) حضرت جبرئیل نے
پانچ نمازوں کے ابتدائی اور انتہائی اوقات آنحضرتؐ کو بتائے (ح-۳) نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک
نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں (ح-۴) عین طلوع اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھی
جائے (ح-۵) نماز ظہر اور عصر کو اور نماز مغرب اور عشاء کو جمع کیا جا سکتا ہے (ح-۶) نماز عصر اور فجر
بالخصوص حفاظت کی تاکید ہے (ح-۷) اگر مجبوری کے ماتحت کوئی نماز فوت ہو جائے تو جب
مجبوری دور ہو اس نماز کو ادا کرے (ح-۸) اگر بھول جائے تو جب یاد آئے نماز ادا کرے (ح-۹)
عشاء سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسندیدہ ہے (ح-۱۰) نماز میں تصویروں کا سامنے
ہونا ناپسندیدہ ہے (ح-۱۱) نماز میں ادھر ادھر دیکھنا منع ہے (ح-۱۲) عورتیں مسجد میں خوشبو
لگا کر نہ جائیں (ح-۱۳) نماز کی طرف آئے تو سکینت اور وقار سے آئے اور جماعت کے
ادائگی سے جو حصہ رہ جائے اسے بعد میں پورا کرے (ح-۱۴) کھانا کھا رہا ہو تو فارغ ہو کر نماز
کو جائے (ح-۱۵) نفل نماز سواری پر ہی پڑھ لے تو حرج نہیں (ح-۱۶) اگر زیادہ کپڑا نہ ہو
تو ایک ہی کپڑے میں بھی نماز جائز ہے (ح-۱۷) نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا منع ہے
(ح-۱۸)

---

fat.com

۱۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا مَّا تَقُوْلُ ذٰلِكَ یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ قَالُوْا لَا یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ شَیْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ یَمْحُوا اللّٰهُ بِهَا الْخَطَایَا

(بخاری ۹:۶)

۱۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ اس میں روز پانچ دفعہ نہائے تو تو کیا کہتا ہے اس کی میل سے کچھ چھوڑ دے گا انہوں نے کہا اس کی میل سے کچھ نہیں چھوڑے گا فرمایا پس یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے خدا ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے [1]

۲۔عَنْ اَنَسٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ

۲۔ انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی جب نماز

[1] گویا جس طرح پانی میں بار بار نہانے سے انسان کا جسم پاک ہو جاتا ہے اسی طرح پانچ وقت دن کی نماز پڑھنے سے انسان کا دل پاک رہتا ہے۔

Marfat.com

إِذَا صَلّٰى يُنَاجِيْ رَبَّهٗ (بخاری ۹:۸)

۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهٗ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ

پڑھے تو وہ اپنے رب سے راز کی باتیں کرتا ہے

۳۔ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے دو دفعہ خانہ کعبہ کے نزدیک میری امامت کی پس مجھ کو ظہر کی نماز پڑھائی جبکہ سورج ڈھل چکا تھا اور سایہ تسمہ کے مانند تھا اور مجھ کو عصر کی نماز پڑھائی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کی مانند ہو چکا اور مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار روزہ کھولے۔ اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب سرخی غائب ہوئی اور فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب

۳ مناجاۃ اور مناجات علیحدگی میں کسی دوسرے سے باتیں کرنا ہے اور اس کا اصل نحوہ یعنی بلند آواز یہ کسی سے خلوت ہے تو نماز میں انسان گویا اپنے دل کے راز کھول کر اپنے مولیٰ کے سامنے رکھتا ہے اور اپنی ہر ایک مشکل کو بارگاہ الٰہی میں پیش کرتا ہے کہ حقیقی مشکل کشا وہی ہے۔

حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ اَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

(مشکوٰۃ ۴: بروایت ابوداؤد و ترمذی)

روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے پھر جب دوسرا دن ہوا تو ظہر کی نماز مجھ کو اس وقت پڑھائی جب سایہ ہر چیز کا اس کی مثل ہو چکا تھا اور عصر کی اسوقت پڑھائی جب سایہ ہر چیز کا اس کا دوچند ہو چکا تھا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور عشاء کی نماز تہائی رات گذرے پڑھائی اور فجر کی نماز اسوقت پڑھائی جب خوب روشنی ہوئی پھر میری طرف متوجہ ہوئے پس کہا اے محمد یہ ان انبیاء کا وقت ہے جو تجھ سے پہلے تھے اور (ہر نماز کا) وقت وہ ہے جو ان دونوں کے درمیان ہے ۵۳

۵۳ اس سے معلوم ہوا کہ ظہر کی ابتدا کا وقت عین زوال آفتاب سے شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے (یعنی دوپہر کے سایہ کو نکال کر)

(باقی بر صفحہ ۱۴۸)

Marfat.com

۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تُشْرِقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ (بخاری ۹: ۳۰)

۴- ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی
علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد نما
پڑھنے سے روکا ہے یہاں تک کہ سو
روشن ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک
کہ سورج غروب ہو جائے ۴ھ

۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ

۵- ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اپنی نمازیں تم طلوع آفتاب

اور یہی ع پہلا وقت ہے اور اس کا آخری وقت سایہ کے دو مثل ہونے تک ہے زیادہ دیر کر
درست نہیں مغرب کا وقت غروب آفتاب ہے معاً بعد ہو یا ذرا ٹھیر کر۔ اور عشاء کا پہلا وقت سرخی
کا غائب ہو جانا ہے اور آخری ایک تہائی (یا نصف) رات تک اور فجر کا پہلا وقت صبح صادق کا
ظہور ہے اور آخری وقت روشنی کا اچھی طرح نمودار ہو جانا۔

۴ھ دیگر احادیث سے جن میں بخاری کی احادیث بھی ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز ظہر کی دو سنتیں جو
رہ گئی تھیں آنحضرت صلعم نے بعد نماز عصر پڑھیں اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عصر کے بعد گھر جا کر بھی
دو سنتیں پڑھیں پس مراد مطلق حرمت نہیں بلکہ لوگوں کی سہولت کیلئے یہ فرمایا۔ اس لئے اگر فجر
کی سنتیں رہ جائیں تو فرضوں کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے پڑھی جا سکتی ہیں۔

at.com

وَلَا تَحَرَّوْا بِهَا (بخاری ۹: ۳۰)

اور اس کے غروب کا قصد نہ کرو ۵

۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِالْمَدِیْنَۃِ سَبْعًا وَّ ثَمَانِیًا الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ (بخاری ۹: ۱۲)

۶۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں نمازیں (جمع کرکے) پڑھیں سات رکعتیں اور آٹھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء ۶

۷۔ عَنْ فَضَالَۃَ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ فِیْمَا عَلَّمَنِیْ وَحَافِظْ

۷۔ فضالہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (کچھ) باتیں سکھائیں اور اس میں سے جو مجھے سکھایا یہ ہے کہ

۵ عین طلوع یا غروب کے وقت قصد نماز نہ کرے لیکن اگر نماز شروع کر چکا ہے تو جیسا کہ دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے نماز کو جاری رکھ سکتا ہے یہاں تک کہ ختم کرے۔ غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ سورج پرستوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔

۶ مغرب اور عشاء کو جمع کرنے سے سات رکعت ہوگئیں اور ظہر اور عصر کو جمع کرنے سے آٹھ آپ نے مدینہ میں جمع بین الصلوٰتین کیا یعنی سفر میں نہ تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کوئی اور وجہ ہوگی۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ بغیر خطرہ اور بارش کے آپ نے دو نمازوں کو جمع کیا۔ گویا سفر اور بارش اور خطرہ میں عام اجازت ہے ضرورت ہو تو اس کے علاوہ بھی جمع کر سکتا ہے۔

arfat.com

عَلَى الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ قَالَ
قُلْتُ اِنَّ هٰذِهٖ سَاعَاتٌ لِيْ
فِيْهَا اَشْغَالٌ فَمُرْنِيْ بِاَمْرٍ جَامِعٍ
اِذَا اَنَا فَعَلْتُهٗ اَجْزَأَ عَنِّيْ
فَقَالَ حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ
وَمَا كَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا فَقُلْتُ
وَمَا الْعَصْرَانِ فَقَالَ صَلٰوةٌ
قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٌ
قَبْلَ غُرُوْبِهَا (ابو داؤد ۲: ۲)

۸۔ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ
الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

پانچ نمازوں کی محافظت کرو اس راوی
نے کہا میں نے کہا یہی تو وہ اوقات ہیں جنمیں
لئے بہت سے کام ہوتے ہیں پس مجھے ایک
ایسے جامع امر کا حکم دیں کہ میں اسے کروں
وہ مجھے کافی ہو جائے فرمایا دو عصر کی نمازو
کی محافظت کرو اور یہ محاورہ ہم میں نہیں تھا
میں نے کہا کہ دو عصر کی نمازوں سے کیا مرا
ہے آپنے فرمایا ایک نماز سورج کے نکلنے سے پہ
اور ایک نماز سورج کے غروب سے پہلے ؎

۸۔ جابر سے روایت ہے کہ عمر بن
خطاب خندق کے دن آئے

؎ حدیث کا منشا صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ سائل پانچ وقت مسجد میں یا جماعت
میں شامل ہونا مشکل سمجھتا تھا تو آپنے دو نمازوں کی بالخصوص تاکید فرمائی یعنی عصر اور فجر اور ان
کو آپنے دو عصر کی نمازوں کے لفظ سے یاد کیا۔ یہ منشا اس کا نہیں ہو سکتا کہ باقی نمازیں پڑھی
ہی نہ جائیں کیونکہ یہ تعامل اور دوسری احادیث کی صراحت کے خلاف ہے۔

fat.com

بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ
فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ
أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ
الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا
صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلٰى بُطْحَانَ
فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا
فَصَلّٰى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ
الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

(بخاری ۹: ۳۶)

جبکہ سورج غروب ہو چکا تھا اور کفار قریش کو برا کہنے لگے۔ کہا یا رسول اللہ مجھے میسر نہ آسکا کہ میں عصر کی نماز پڑھوں یہاں تک سورج قریباً غروب ہی ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم میں نے بھی یہ (نماز) نہیں پڑھی تو ہم بطحان کی طرف گئے اور آپ نے نماز کیلئے وضو کیا اور ہم نے بھی اس کیلئے وضو کیا تو آپ نے عصر پڑھی بعد اسکے کہ سورج غروب ہو چکا تھا پھر اسکے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

۹۔ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ لَا كَفَّارَةَ

۹۔ انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز کو بھول جائے تو جب یاد آجائے پڑھ لے اس کیلئے

rfat.com

لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ (بخاری ۹: ۳۷)

عرف یہی کفارہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) نماز کو میری یاد کیلئے قائم کر ۵۸

۱۰۔ عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا (بخاری ۹: ۲۳)

۱۰۔ ابو برزہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد باتیں کرنا ناپسند فرماتے تھے ۵۹

۱۱۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِّعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَإِنَّهٗ لَا تَزَالُ

۱۱۔ انس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ کا ایک پردہ تھا انہوں نے اپنے گھر کی ایک طرف کو اس سے ڈھانک رکھا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا یہ پردہ ہم سے ہٹا دو کیونکہ اس کی تصویریں

۵۸ حدیث ۸ و ۹ میں یہ بتایا ہے کہ اگر کسی مجبوری سے یا بھول جانے کی وجہ سے کوئی نماز رہ جائے تو اس وقت کے بعد جب مجبوری دور ہو جائے یا یاد آجائے نماز پڑھ لی جائے۔

۵۹ پہلے سونا اس لئے ناپسند تھا کہ نیند غالب آجائے تو نماز نہ رہ جائے اور بعد میں باتیں کرنا اس لئے ناپسند کرتے کہ آدھی رات کے بعد تہجد کیلئے اٹھنا ہوتا تھا۔

rfat.com
rfat.com

تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ فِيْ صَلَاتِيْ

(بخاری ۸: ۱۵)

میری نماز میں سامنے آتی رہتی ہیں [1]

۱۲۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ

(بخاری ۱۰: ۹۳)

۱۲۔ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا یہ چھین لے جانا ہے جو شیطان بندے کی نماز سے چھین لے جاتا ہے۔

۱۳۔ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۔ زینب عبداللہ بن مسعود کی بیوی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا جس

[1] آپ نے مسجدوں کو اسی لئے مزین کرنے سے منع فرمایا تاکہ اسوقت انسان کے تمام خیالات طرف سے ہٹ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہو۔ اسی وجہ سے آپ نے تصویر والے پردے کا نماز ں سامنے ہونا پسند نہیں فرمایا۔ اگلی حدیث میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے روکا کہ اللہ تعالےٰ کی رف سے توجہ ہٹ جاتی ہے اور اسے شیطان کا اچک لے جانا قرار دیا۔

arfat.com

اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰکُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا (مشکوٰۃ ۲۳:۴ بروایت مسلم)	وقت تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو خوشبو نہ لگائے [۱۱]
۱۴۔ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ جَلَبَۃَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ مَا شَاْنُکُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِذَا اَتَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃَ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا	۱۴۔ ابو قتادہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو اچانک آپ نے لوگوں کے دوڑنے کی آواز سنی تو جب نماز پڑھ چکے فرمایا کیا بات تھی اُنہوں نے کہا ہم نے نماز کی طرف آنے میں جلدی کی فرمایا (ایسا) مت کرو جب تم نماز کو آؤ تو اطمینان اختیار کرو پس جو پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے

[۱۱] نبی کریم صلعم کے زمانہ میں مرد اور عورتیں مسجد میں اکٹھے نماز پڑھتے تھے گو عورتوں کی صف الگ پیچھے ہوتی تھی۔ اس لئے آپ نے خوشبو لگانے سے روکا تاکہ مسجد کی پاک فضا میں اور کسی قسم کا خیال مردوں کے دل میں نہ آئے۔

rfat.com
rfat.com

فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا (بخاری ۱۰:۲۰)

جاتی رہی ہے اسے پورا کرو ۱۲ھ

۱۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ (بخاری ۱۰:۴۲)

۱۵۔ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو تو وہ جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کرلے اگرچہ نماز کھڑی ہوگئی ہو

۱۶۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيضَةَ نَزَلَ

۱۶۔ جابر سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے جس طرف اونٹنی آپ کو پھیرتی (پھر جاتے) اور جب فرض پڑھنے کا ارادہ کرتے

۱۲ھ نماز قلب میں طمانینت پیدا کرنے کے لئے ہے۔ دوڑنے یا بہت تیز چلنے سے اطمینان قلب جاتا رہتا ہے۔ جماعت کے ساتھ جس قدر بھی رکعات مل جائیں پڑھ لی جائیں۔ باقی رکعات امام کے سلام پھیرنے کے بعد پوری کرلی جائیں۔

Marfat.com
Marfat.com

فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ (بخاری ۸: ۳۱)

اُتر جاتے اور قبلہ کی طرف منہ کرتے [۱۳]

۱۷- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَ کُلُّکُمْ یَجِدُ ثَوْبَیْنِ ثُمَّ سَاَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَاَوْسِعُوْا جَمَعَ رَجُلٌ عَلَیْهِ ثِیَابَهٗ صَلّٰی رَجُلٌ فِیْ اِزَارٍ وَّرِدَآءٍ فِیْ اِزَارٍ رِقَاقٍ قَمِیْصٍ فِیْ اِزَارٍ وَّقَبَآءٍ فِیْ سَرَاوِیْلَ وَرِدَآءٍ فِیْ سَرَاوِیْلَ

۱۷- ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ اور آپ سے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارہ میں پوچھا آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہیں؟ پھر ایک شخص نے حضرت عمر سے پوچھا تو فرمایا جب خدا فراخی دے تو تم بھی زیادہ کپڑے پہن لو ایک شخص اپنے سارے کپڑے پہن لیتا تھا ایک شخص ایک چادر اور تہ بند میں نماز پڑھ لیتا تھا (کوئی) تہ بند اور قمیص میں (کوئی) تہ بند اور چغہ میں (کوئی) پاجامہ اور چادر میں

[۱۳] جو سواری اپنے اختیار میں ہو اس میں یہ ممکن ہے کہ انسان اُسے ٹھیرا کر فرض نماز قبلہ رخ ہو کر پڑھے لیکن کشتی یا ریل یا ہوائی جہاز میں میسّر نہیں آسکتا۔ اس لئے نماز فرض بھی اسی طرح ادا ہو سکتی ہے جس طرح آنحضرت صلعم نے نوافل ادا کئے۔

fat.com

قَمِيصٍ فِي سَرَاوِيلَ وَ
بَاءٍ فِي تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ
ي تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ قَالَ
أَحْسِبُهُ قَالَ فِي تُبَّانٍ وَ
رِدَاءٍ (بخاری ۸ : ۹)

(کرتی) پاجامہ اور قمیص میں کوئی پاجامہ اور
چغہ میں کوئی جانگئے اور چغہ میں کوئی جانگئے
اور قمیص میں (نماز پڑھ لیتا تھا، اور میں خیال
کرتا ہوں آپ نے فرمایا کوئی جانگئے اور
چادر میں [۱۴]

۱۸- قَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ
الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي
مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ
أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ
يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ (بخاری ۸ : ۱۰۱)

۱۸- ابوجہیم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نماز پڑھنے
والے کے سامنے سے گذرنے والا جانتا
کہ اس پر کیا گناہ ہے تو اس کا چالیس
برس ٹھیرا رہنا اس کیلئے اس سے اچھا ہوتا
کہ وہ اسکے سامنے سے گذرے [۱۵]

---

[۱۴] ایسے معاملات میں پیغمبر خدا نے بڑی وسعت اور سہولت دی ہے نماز کی غرض تو دل کی پاکیزگی اور صفائی ہے۔ لباس صاف ہونا ضروری ہے جیسا بھی میسر آسکے حتیٰ کہ جانگئے اور کرتے میں بھی نماز ہو جاتی ہے۔ ایک سپاہی جس کی وردی کا حصہ جانگیہ ہے اس کیلئے یہ مشکل ہے کہ ہر نماز کیلئے لباس تبدیل کیا کرے

[۱۵] سامنے سے گذرنے سے نماز پڑھنے والے کی توجہ ہٹ جاتی ہے اس لئے اس سے روکا۔

باب ۱۰

نماز کی تفصیلات

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱- یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (۴:۴۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱- اے لوگو جو ایمان لائے ہو نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو یہاں تک کہ جو کہو اسے سمجھ رہے ہو۔

۲- وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ (۴:۱۰۱)

۲- اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز کو کم کر لو۔

۳- وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا

۳- اور وہ جو رات بسر کرتے ہیں اس حال میں کہ

سُجَّدًا وَّقِيَامًا (۲۵: ۶۴)	اپنے رب کے آگے سجدہ کرنیوالے ہوں اور کھڑے ہوں
۴- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ (۲۲: ۷۷)	۴- اے لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو۔
۵- الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا (۳: ۱۹۰)	۵- جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے ..... یاد کرتے ہیں۔

نماز کے اوقات اور تفصیلات جیسا کہ پچھلے باب کی حدیث ۳ سے ظاہر ہے حضرت جبرئیل نے نبی کریم صلعم کو اس طرح سکھائیں کہ جبرئیل امام کی طرح جو کچھ کرتے تھے آپ اس کی اقتدا کرتے تھے جیسا کہ اس باب کی احادیث سے ظاہر ہوگا۔ ہر نماز کے دو حصے ہیں فرض اور نفل۔ پھر فرض حصہ کی تعداد رکعات میں کسی قسم کا اختلاف نہیں۔ اوقات نماز اور رکعات نماز تمام عالم اسلامی میں ایک ہی ہیں اور ان میں کوئی اختلاف نہیں۔ اسی طرح اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں کہ ایک رکعت کیا ہے۔ اس میں اوّل قیام یا کھڑا ہونا ہے پھر رکوع یا جھکنا پھر سجدہ یا پیشانی کا زمین پر رکھ دینا اور ہر دو رکعت کے بعد یا آخر پر قعود یا بیٹھنا ہے۔

قرآن کریم میں یہ بھی بتا دیا ہے کہ نماز کا مفہوم سمجھ کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ اس آیت میں بظاہر تو صرف اس بات سے روکا ہے کہ شکر کی حالت میں کوئی نماز کی طرف نہ جائے مگر اس کے ساتھ یہ بڑھا دیا کہ نماز کی ادائگی کے لئے یہ ضروری ہے کہ جو کچھ الفاظ انسان زبان سے ادا کرتا ہے ان کا مطلب بھی سمجھتا ہو (۱) رکعات کی تعداد کا ذکر قرآن کریم میں نہیں لیکن یہ بتایا ہے کہ سفر میں

Marfat.com
Marfat.com

رکعات کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رکعات کی تعداد مقرر تھی (۲) یہ بھی بتا
نماز قیام۔ رکوع۔ سجدہ اور قعود پر مشتمل ہے۔ (۳ تا ۵)۔
ظہر کی نماز فرض چار رکعت۔ عصر چار۔ مغرب تین۔ عشاء چار۔ فجر دو رکعت ہیں اور سفر
ظہر عصر اور عشاء دو دو رکعت اور باقی حالت حضر کی طرح ہیں (ح ۔ ۱) سُنّت ظہر کے بعد دو۔ مغرب
بعد دو۔ عشاء کے بعد دو رکعت (ح ۔ ۱)۔ ظہر سے پہلے چار۔ فجر سے پہلے دو رکعت ہیں (ح
ایک رکعت کی تفصیل ح ۔ ۳ و ۴ میں ہے۔ ہاتھ کس طرح باندھے (ح ۔ ۵) سجدہ کس طرح کرے (
جلسہ اور قعدہ کی تفصیل ح ۔ ۷ میں ہے۔ نماز پڑھتے اونگھ غالب آجائے تو پہلے تھوڑا سو لے (ح
تکبیروں کا ذکر ح ۔ ۹ میں ہے۔ قرأت سے پہلے کیا دعا کرے (ح ۔ ۱۰ و ۱۱) نماز کی ابتدا الحمد
رب العٰلمین سے ہے (ح ۔ ۱۲) سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی (ح ۔ ۱۳) سورہ فاتحہ کے
ہونے پر آمین کہے (ح ۔ ۱۴) ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے ساتھ کچھ اور حصہ قرآن
پڑھے (ح ۔ ۱۵) قرأت میں سجدہ آجائے تو سجدہ تلاوت کرے (ح ۔ ۱۶)۔ رکوع اور سجدہ
میں تسبیح کس طرح کرے (ح ۱۷ و ۱۸) تلاوت قرآن کے وقت دعائیں کرے (ح ۔ ۱۸)۔ رکوع سے
اُٹھتے ہوئے تسبیح کرے (ح ۔ ۱۹)۔ اور جب ضرورت دعا بھی کر سکتا ہے (ح ۔ ۲۰) سجدہ میں
بہت دعائیں کرے (ح ۔ ۲۱)۔ دونوں سجدوں کے درمیان دعا کرے (ح ۔ ۲۲)۔ قعدہ
میں کس طرح دعا کرے (ح ۔ ۲۳)۔ اپنے نفس کے لئے بھی دعا کرے (ح ۔ ۲۴)۔ نبی صلعم
درود کس طرح بھیجے (ح ۔ ۲۵) درود کے بعد دعا کرے (ح ۔ ۲۶) نماز کو سلام سے خ
کرے (ح ۔ ۲۷) سلام کے بعد بلند آواز سے ذکر کرے (ح ۔ ۲۸ و ۲۹)۔ نماز میں بھول جائے تو سج
سہو کرے (ح ۔ ۳۰ و ۳۱) سفر میں آنحضرت صلعم سنت نہیں پڑھتے تھے (ح ۔ ۳۲)
سفر میں انیس دن تک نبی صلعم نے قصر صلوٰۃ کیا (ح ۔ ۳۳)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ
فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا
وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى الْعَصْرَ
اَرْبَعًا وَّلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ قَ
فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَّبَعْدَهَا
رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى الْعِشَاءَ اَرْبَعًا
وَصَلَّى فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ
وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ
رَكْعَتَيْنِ وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ
وَالْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَبَعْدَهَا
رَكْعَتَيْنِ وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ وَ
بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ (احمد جلد دوم صفحہ ۶)

۱- ابن عمر سے روایت ہے کہ کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ حضر اور سفر میں نماز پڑھی
پس حضر میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی
اور اس کے بعد دو رکعتیں اور عصر کی نماز
چار رکعتیں پڑھیں اور اسکے بعد کچھ نہیں پڑھا
اور مغرب کی نماز تین رکعتیں پڑھیں اور
اسکے بعد دو رکعتیں اور عشاء کی نماز چار
رکعتیں اور سفر میں ظہر کی نماز دو رکعتیں پڑھیں
اور اس کے بعد دو رکعتیں اور عصر کی نماز
دو رکعتیں پڑھیں اور اسکے بعد کچھ نہیں پڑھا
اور مغرب کی نماز تین رکعتیں اور اس کے
بعد دو رکعتیں اور عشاء کی نماز دو رکعتیں
اور اس کے بعد دو رکعتیں [1]

[1] فرض کی رکعتوں کے بعد جو دو دو رکعت کا ذکر ہے وہ سنت کہلاتی ہیں۔ (باقی بر صفحہ ۱۶۲)

arfat.com

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْغَدَاۃِ

(بخاری ۱۹: ۴ ۳)

۲۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز
پہلے چار رکعتیں نہیں چھوڑتے
نہ صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں

۳۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ ..... فَقَالَ عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ فَکَبِّرْ

۳۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
شخص مسجد میں داخل ہوا اور رس
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد
ایک کونہ میں بیٹھے تھے ..
..... پس اس نے کہا یا رسول
مجھے سکھایئے پس فرمایا جس وقت تو
کی طرف آنا چاہے تو وضو پورا
پھر قبلہ کی طرف سامنے کھڑا ہو پھر تکبیر

ان میں کچھ اختلاف بھی ہے اور یہ فی الحقیقت نوافل ہیں اس سے اگلی حدیث میں بھی بعض سنتوں کا ذکر ہے

ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ
قُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ
رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ
قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ
سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ
جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ
سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ
جَالِسًا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ
حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ
افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا

(مشکوٰۃ ۷۴: ۱۰ بروایت بخاری و مسلم)

۴۔ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيِّ

پھر قرآن کو پڑھ جو تجھے میسر ہو پھر
رکوع کر یہاں تک کہ تو حالت رکوع
میں آرام کرے پھر سر اُٹھا یہاں تک کہ
تو سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر یہاں تک
کہ تو حالت سجدہ میں آرام کرے پھر سر اُٹھا
یہاں تک کہ تو آرام سے بیٹھ جائے پھر سجدہ کر
یہاں تک کہ حالت سجدہ میں آرام کرے پھر سر
اُٹھا یہاں تک کہ آرام سے بیٹھ جائے اور ایک روایت
میں ہے پھر سر اُٹھا کہ یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو
جائے پھر ایسا ہی اپنی ساری نماز میں کرلے

۴۔ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے

(۱) اس شخص کو پہلے آنحضرت صلعم نے دیکھا تو جلد جلد نماز پڑھتا تھا (یہ حصہ حدیث کا میں نے چھوڑ دیا ہے) پھر آجکل اکثر مسلمان پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی تب اس نے سوال کیا کہ آپ مجھے بتائیں کس طرح پڑھوں۔

قَالَ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ
حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ
يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ
ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ
اِسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ
مَكَانَهٗ وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ
يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا
قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ
اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا
جَلَسَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ
عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ
الْيُمْنٰى وَاِذَا جَلَسَ فِى الرَّبْعَةِ

کہا کہ میں تم میں سب سے زیادہ رسو
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو محفوظ ر
والا ہوں میں نے آپ کو دیکھا جب اللہ
کہتے تو اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر تک
اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھوں
گھٹنوں پر جما دیتے پھر اپنی پیٹھ جھکا کر برابر
پھر اپنا سر اٹھاتے سیدھا کھڑے ہوتے یہا
کہ ہر ایک جوڑ اپنی جگہ پر لوٹ کر آجاتا او
سجدہ کرتے اپنے ہاتھ رکھتے نہ انہیں بچھا
اور نہ انہیں سمیٹتے۔ اور اپنے پاؤ
کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھتے
اور جب دو رکعتوں میں بیٹھتے
تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں
کھڑا کرتے اور جب آخری رکعت

fat.com

الْاُخْرٰی قَدَّمَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْاُخْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَتِهٖ (بخاری ۱۰: ۱۴۵)

میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں آگے کر دیتے اور دوسرا کھڑا رکھتے اور بیٹھنے کی جگہ پر بیٹھ جاتے۔

۵۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰی فِی الصَّلٰوةِ (بخاری ۱۰: ۸۷)

۵۔ سہل بن سعد سے روایت ہے کہا کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی داہنا ہاتھ نماز میں اپنے بائیں ذراع پر رکھے۔[۳۵]

۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ

۶۔ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ

[۳۵] ذراع ہاتھ کا وہ حصہ ہے جو کہنی سے لے کر ہاتھ کی انگلیوں کے آخر تک ہے۔ تو اس صورت میں چاہے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں کہنی کے قریب تک لے جائے اس طرح ہاتھ سینے پر ہوں گے یا اسے ذراع کے درمیانی حصہ پر رکھے جب ہاتھ ناف کے قریب قریب ہونگے یا ہاتھ کو ہاتھ پر رکھے جب ہاتھ ناف سے نیچے ہوں گے سب طرح جائز ہے مگر اس وسعت پر جو خدا کی رحمت تھی مسلمان لڑتے ہیں۔ زید کہتا ہے بکر کی نماز نہیں ہوئی اور بکر کہتا ہے زید کی نہیں ہوئی۔ غرض تو مؤدبانہ کھڑا ہونے سے ہے دل پر یہ احساس ہو کہ ذوالجلال کی بارگاہ میں کھڑا ہے تو ہاتھ اوپر ہوں یا نیچے نماز میں فرق نہیں آتا۔

Marfat.com
Marfat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ
وَّلَا يَكُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا
اَلْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ
وَالرِّجْلَيْنِ (بخاری ۱۰: ۱۳۳)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا تھ
کہ سات جوڑوں پر سجدہ کریں
اور یہ کہ نہ بال سمیٹیں اور نہ کپڑ
پیشانی دونوں ہاتھ اور دو گھٹنے او
دو پاؤں ۴ھ

۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ
يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ
الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى
عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى (مشکوٰۃ
۷۴: ۱۵ بروایت مسلم)

۷۔ ابن عمر سے روایت ہے
کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسل
تشہد میں بیٹھتے تو اپنا
بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے
اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے
پر رکھتے۔

۴ھ پیشانی میں ناک کی نوک بھی آجاتی ہے (بخاری ۱۰: ۳۵) ساتھ ہی یہ ہدایت بھی دی کہ
نماز میں جسمانی آرائش کی طرف توجہ نہ ہو نہ اس کی کوئی فکر ہو۔

rfat.com
rfat.com

۸۔ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَنَمْ حَتّٰی یَعْلَمَ مَا یَقْرَأُ (بخاری ۴: ۵۳)

۸۔ انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو سو جائے یہاں تک کہ جو پڑھے اسے سمجھنے لگے ؎

۹۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ حِیْنَ یَرْفَعُ صُلْبَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ ثُمَّ یَقُوْلُ وَھُوَ

۹۔ ابوہریرہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے اللہ اکبر کہتے جب کھڑے ہوتے [۶] پھر اللہ اکبر کہتے جس وقت رکوع کرتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ (اللہ اسکی بات سنتا ہے جو اسکی تعریف کرتا ہے) جس وقت اپنی پیٹھ رکوع سے اٹھاتے پھر کہتے اور آپ

؎ جس طرح قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ نماز کو انسان سمجھ کر پڑھے یہاں بھی یہی فرمایا کہ جو کچھ پڑھے اسے سمجھتا ہو یہاں تک کہ اونگھ کی حالت میں بہتر یہ ہے کہ پہلے انسان تھوڑا سا آرام کرلے اور پھر نماز پڑھے۔

[۶] یہ تکبیر تحریمہ کہلاتی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ (بخاری ۱۰: ۱۱۷)

کھڑے ہوتے ربنا لك الحمد (اے ہمارے رب تیری تعریف ہو) پھر اللہ اکبر کہتے جس وقت سجدہ میں جاتے پھر اللہ اکبر کہتے جس وقت سر اٹھاتے پھر اللہ اکبر کہتے جس وقت سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہتے جس وقت سر اُٹھاتے پھر ساری نماز میں ایسا ہی یہاں تک کہ اسے ختم کر دیتے اور جس وقت قعدہ کے بعد دو رکعتوں سے اُٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔

۱۰- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَآءَةِ اِسْكَاتَةً قَالَ اَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۰- ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ خاموش رہتے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ کہا تھوڑی دیر میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں

Marfat.com

إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَ
بَيْنَ الْقِرَآءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ
أَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ
بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ
بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ
نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى
الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ
وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ (بخاری ۱۰:۸۹)

آپ کی خاموشی تکبیر اور قرأت کے درمیان
اس میں آپ کیا پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا میں کہتا
ہوں اے میرے اللہ میرے اور میری خطاؤں
کے درمیان دوری ڈال جس طرح تو نے مشرق
اور مغرب کے درمیان دوری ڈال دی ہے اے
اللہ مجھے خطاؤں سے صاف رکھ جس طرح
سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے
اے اللہ میری خطاؤں کو پانی اور
برف اور اولوں سے دھو ڈال ؎

؎ خطاء کا لفظ عربی زبان میں بہت وسیع معنے میں استعمال ہوتا ہے۔ ویسے یہاں دعا یوں ہے کہ میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری ہو جس طرح مشرق اور مغرب میں تو دعا کا مقصد یہ ہے کہ خطاؤں سے بکلی محفوظ ہوں۔ میری خطاؤں سے مراد ہوئیں وہ خطائیں جو مجھ سے سرزد ہو سکتی ہیں اور آخر میں جو لفظ ہیں کہ میری خطاؤں کو برف سے دھو ڈال تو اس میں یہ اشارہ ہے کہ خطا کا نتیجہ آگ بھی ہو سکتا ہے اور اس کے بالمقابل ٹھنڈک اور برف ہیں گویا مراد یہ ہے کہ انسان کے قلب کی حالت کامل تسکین اور راحت کی ہو۔ یہ دعا دعائے استفتاح کہلاتی ہے۔

Marfat.com

۱۱۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ (مشکوٰۃ ۴ : ۱۱ بروایت ابو داؤد)

۱۱۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع کرتے فرماتے پاک ہے تو اے اللہ اور تیری حمد ہو اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیری بزرگ بلند ہے اور تیرے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں

۱۲۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (بخاری ۱۰ : ۸۹)

۱۲۔ انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے ۵۵

---

۵۵ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بسم اللہ بلند آواز سے نہ پڑھی جاتی تھی ویسے بسم اللہ پڑھی ضرور جاتی ہے۔

fat.com

۱۲- عَنْ عُبَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ (بخاری ۱۰:۹۵)

۱۲- عبادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی ۹

۱۳- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ
ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا
كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ

۱۳- ابوموسیٰ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم نماز پڑھو اپنی صفوں کو سیدھی کرو پھر تم میں سے ایک تمہارا امام بنے پس جس وقت وہ اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب کہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تو تم کہو آمین۔

۹ گویا سورہ فاتحہ جس طرح قرآن کا خلاصہ ہے نماز کا بھی نچوڑ ہے۔ فاتحہ کا ہر رکعت میں پڑھنا ضروری ہے خواہ قرأت سری ہو یا جہری اور امام اور مقتدی دونوں کے لئے ضروری ہے۔ جب قرأت بالجہر ہو تو امام کو چاہیے کہ فاتحہ کے جملے ٹھیر ٹھیر کر ادا کرے تاکہ مقتدی بھی ان کو دوہراتا جائے۔

يُجِيبُكُمُ اللهُ (مشکوٰۃ ۷۴: ۱۲ بروایت مسلم)

۱۵- عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ مَّعَهَا فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى (بخاری ۱۰: ۱۰۹)

اللہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا [۱]

۱۵- ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی دو پہلی رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک سورت پڑھتے تھے اور بعض وقت ہمیں کوئی آیت سنا دیتے اور پہلی رکعت میں لمبی قرأت پڑھتے [۲]

۱۶- عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ

۱۶- ابو رافع سے روایت ہے کہا

[۱] آمین کے معنے ہیں کہ ہماری دعا کو قبول فرما۔ چونکہ سورہ فاتحہ ایک دعا ہے اس لئے اس کے آخر پر سب ایک آواز میں کہتے ہیں اے اللہ تو اسے قبول فرما۔ بلند آواز سے کہنا اور آہستہ کہنا ایک اور جھگڑا ہے جو مسلمانوں نے پیدا کر لیا ہے جس طرح چاہے کہے۔

[۲] ظہر اور عصر کا ذکر اسلئے کیا کہ ان میں قرأت سری ہوتی ہے۔ مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعت میں اور فجر کی دونوں رکعتوں میں بھی سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی حصہ قرآن کریم کا ملایا جاتا ہے۔

rfat.com
rfat.com

صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ
قَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ
سَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ سَجَدْتُ
خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا
حَتَّى أَلْقَاهُ (بخاری ۱۰۰:۱)

میں نے ابوہریرہ کے ساتھ عشاء کی نماز
پڑھی تو انہوں نے سورت اذا السماء
انشقت پڑھی اور سجدہ کیا میں نے ان سے
پوچھا تو کہا کہ میں نے ابوالقاسم کے پیچھے سجدہ
کیا پس میں ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا
یہاں تک کہ آپ سے جا ملوں ۱۲

۱۷۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
نَبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ
اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي (بخاری ۱۲۳:۱)

۱۷۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ
میں کہا کرتے تھے پاک ہے تو
اے اللہ ہمارے رب اور تیری تعریف ہو
اے اللہ میری حفاظت فرما۔

۱۸۔ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى

۱۸۔ حذیفہ سے روایت ہے کہ اُس نے

۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ جب بھی کوئی ایسا حصہ قرآن کریم کا پڑھا جائے جس میں سجدہ تلاوت
کیا ہے تو سجدہ تلاوت کیا جائے گا۔

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ

(مشکوٰۃ ۴: ۱۳ بروایت ترمذی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑ
اور آپ اپنے رکوع میں سبحان ر
العظیم (پاک ہے ہر عیب سے میرا پالنے وا
عظمت والا ہے) پڑھتے تھے اور اپنے سجد
سبحان ربی الاعلیٰ (پاک ہے ہر عیب سے میر
والا جو بہت بلند ہے) اور کسی آیت رحمت پر
آتے تو ٹھیرتے اور دعا کرتے اور کسی آیت عذ
پر نہ آتے تو ٹھیرتے اور پناہ مانگتے ۱۳ھ

۱۹- عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ

۱۹- رفاعہ سے روایت ہے کہ ہ
ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پیچھے نماز پڑھ رہے تھے پس جب آپ
رکوع سے سر اٹھایا فرمایا سمع اللہ

۱۳ھ اس سے معلوم ہوا کہ قرأت کے وقت بھی انسان کو حسب حال دعا مانگنی چاہیے۔ گویا نماز دعا ہی کا نام ہے۔

fat.com

لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ رَجُلٌ وَّرَآءَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ اَنَا قَالَ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ (بخاری ۱۰: ۱۲۶)

لمن حمدہ آپ کے پیچھے ایک شخص نے کہا ربنا ولک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ (ہمارے رب تیری تعریف ہو بہت تعریف پاکیزہ برکت دیگئی) پس جب فارغ ہوئے فرمایا کون بولنے والا تھا (اس شخص نے) کہا میں فرمایا میں نے کچھ اوپر تیس فرشتے دیکھے اسکی طرف سبقت کرتے تھے کہ کون اسے پہلے لکھے [۱۴۷]

۳۰- قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُوْ لِرِجَالٍ

۳۰- ابوہریرہ نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت (رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کئی آدمیوں کے لئے دعا فرماتے

[۱۴۷] اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور تمجید کے اور دعاؤں کے رنگ میں ایسے کلمات بھی کہے جا سکتے تھے جو خود ایک انسان کے دل سے پھوٹ کر نکلیں گو نبی کریم صلعم نے وہ نہ بتلائے ہوں

Marfat.com
Marfat.com

فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ ابْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ (بخاری ۱۰: ۱۲۸)

اور ان کے نام لیتے کہتے ا
اللہ ولید بن ولید اور س
بن ہشام اور عیاش
ابی ربیعہ اور مومنوں میں سے کمزو
کو نجات دے۔
اے اللہ اپنی گرفت مضر پر سخت
اور ان پر قحط کے سال لا جس طرح یوس
کے (قحط کے) سال تھے ۱۵ھ

۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ

۲۱- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فر
بندہ اپنے رب سے بہت نزدیک اس وقت ہوتا

۱۵ھ یہ وہ زمانہ تھا جب نبی صلعم کے صحابہ کو ایمان لانے کی وجہ سے سخت اذیتیں پہنچائی جا
تھیں۔ تو آپ نے نماز میں کمزور مسلمانوں کی نجات کے لئے بھی دعا کی اور ظالموں اذیت پہنچا
والوں پر گرفت کی دعا بھی کی جس سے معلوم ہوا کہ نماز میں ہر قسم کی دعا جائز ہے۔ آپ کی یہ دعا
بھی قبول ہوئی اور سات سال کا سخت قحط پڑا۔

fat.com

وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ (مشکوٰۃ ۴:۴ بروایت مسلم)

جب وہ سجدہ میں ہوتا ہے پس (سجدہ میں) کثرت سے دعا کرو ۱۶ھ

۲۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ (مشکوٰۃ ۴:۴ بروایت ابوداؤد)

۲۲۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یوں دعا کرتے اے اللہ میری حفاظت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور میری ہدایت فرما اور مجھے عافیت سے رکھ اور مجھے رزق عطا فرما۔

۲۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهٖ.....

۲۳۔ عبداللہ سے روایت ہے کہ جس وقت ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں ہوتے کہتے السلام علی اللہ من عبادہ.....

۱۶ھ سجدہ کی حالت انتہائی تذلل کی ہے تو گویا جب انسان انتہا درجہ کا تذلل اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے رب سے بہت قریب ہوتا ہے اس حالت میں کثرت دعا پر خاص طور پر زور دیا۔

Marfat.com
Marfat.com

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ
قُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ
وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى
عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّكُمْ
اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ
عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ
مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ

پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فر
السلام علی اللہ مت کہو کیونکہ اللہ
السلام ہے لیکن کہو سب دعائیں
کے لئے ہیں اور نمازیں اور پاکیز
اعمال۔ اے نبی تجھ پر سلام
اور اللہ کی رحمت
اس کی برکتیں ہم پر
اللہ کے نیک بندوں پر سلا
جس وقت تم یہ کہو گے تو ہر بند
کو جو آسمان اور زمین میں ہے پہنچے
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا
کہ محمد اس کا بندہ اور پیغمبر ہے
جو دعا اسے بہت پسند ہو اختیار کرے

فَيَدْعُوْ (بخاری ۱۰: ۱۵۰)

۲۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ وَّ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ (مشکوٰۃ ۴: ۱۶ بروایت ترمذی)

اور دعا کرے [۱]

۲۴۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور ابوبکر و عمر ان کے پاس حاضر تھے پس جب میں (التحیات میں) بیٹھا میں نے اللہ کی تعریف شروع کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا پھر میں نے اپنے لئے دعا کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگ تجھے دیا جائے گا مانگ تجھے دیا جائے گا [۲]

[۱] یہاں صاف طور پر ارشاد فرمایا کہ نماز کی حالت میں انسان اس طرح دعا کرے جو اسے بہت پسند ہے اور دعائیں اپنی زبان میں بھی ہو سکتی ہیں جو دل کی گہرائی سے نکلتی ہیں۔

[۲] کس طرح بار بار تحریص دلائی ہیں کہ نماز میں بہت دعا کی جائے۔ تعجب ہے کہ بہت سے مسلمان یہ خیال کرتے ہیں کہ نماز میں دعا کرنا جائز نہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

۲۵-عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ..... قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (مشکوٰۃ ۴: ۱۶ بروایت بخاری و مسلم)

عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ
ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم کس طرح
درود بھیجیں فرما
اے اللہ محمد پر اور محمد
پیروؤں پر رحمت بھیج جیسے تو
ابراہیم اور ابراہیم کے پیر
پر رحمت بھیجی تو تعریف کیا گیا بڑا
ہے اے اللہ محمد پر اور محمد کے پیچ
پر برکتیں بھیج جس طرح تو نے ابراہیم اور
کے پیروؤں پر برکتیں بھیجیں تو تعریف
بڑائی کا مالک ہے۔

۲۶-عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

۲۶-حضرت عائشہ سے روایت
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نماز میں دعا کرتے تھے اے اللہ

عُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
عُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
لِ دَجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
نَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ
لّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
مَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ (بخاری ۱۰: ۱۴۹)

قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور مسیح دجال کے بہکانیسے تیری پناہ میں آتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اے اللہ میں گناہ اور قرض داری سے تیری پناہ میں آتا ہوں ۱۹ھ

۲۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ
سُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ
لَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى
يَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَ
نْ يَّسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
رَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ

۲۷۔ عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں سلام پھیرتے تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو یہانتک کہ آپکے دائیں رخسارہ کی سفیدی دیکھی جاتی اور اپنے بائیں تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو یہانتک کہ آپکے بائیں رخسارہ کی سفیدی

ھ یہ دعا درود شریف کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

خَدِّهِ الْأَيْسَرِ (مشکوٰۃ ۴: ۱۷

بروایت ابوداؤد)

۲۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بخاری ۱۰: ۱۵۵)

۲۹- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ

دیکھی جاتی ہے ۵۲۰

۲۸- ابن عباس سے روایت ہے
آواز کا ذکر (الٰہی) کے ساتھ بلند کرنا جا
لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جاتے
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا طر
تھا ۵۲۱

۲۹- ثوبان سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نما
سے فارغ ہو جاتے تو تین بار استغفا

۵۲۰ نماز کی ابتدا بھی اللہ کے نام سے ہوتی ہے یعنی اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے اور ختم بھی اللہ کے نام پر ہوتی ہے۔ آخری کلمہ رحمت اللہ ہے۔

۵۲۱ یہ سنت اب بالکل متروک نظر آتی ہے اس کی بجائے لوگ خاموشی سے ہاتھ اٹھا کر منہ پر پھیر لیتے ہیں۔ اس ذکر کے کچھ کلمات اگلی حدیث میں بیان کئے ہیں اور دوسری حدیثوں میں آیۃ الکرسی۔ سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر وغیرہ کا ذکر ہے۔

Marfat

شَيْئًا وَّقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ
وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔
(مشکوٰۃ ۷۴: ۸، بروایت مسلم)

پڑھتے اور کہتے اے اللہ تو ہی سلامتی
کا سرچشمہ ہے اور تجھی سے سلامتی ملتی ہے
تو برکتوں والا ہے اے جلال اور عزت کے مالک

۳۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ
قَالَ ..... اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ
فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ
لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ
مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ
وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ
كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ
ثُمَّ سَلَّمَ (بخاری ۱: ۱۴۶)

۳۰۔ عبداللہ بن بحینہ سے روایت ہے
کہا ..... کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
انہیں ظہر کی نماز پڑھائی
تو پہلی دو رکعتوں میں اٹھ بیٹھے
نہیں لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے
ہوتے یہاں تک کہ جب نماز پوری کی
اور لوگ آپ کے سلام کی انتظار میں تھے
اللہ اکبر کہا اور آپ بیٹھے تھے۔
تو سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے
پھر سلام پھیرا ۵۲۲

۵۲۲ یہ سجدہ سہو کہلاتا ہے۔ اس صورت میں آپ دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا بھول گئے (باقی صفحہ ۱۸۴)

rfat.com

۳۱۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ (مشکوٰۃ ۲۰:۴ بروایت مسلم)

۳۱۔ ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور وہ نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے تین رکعت یا چار رکعت تو شک کو چھوڑ دے اور جس پر پختہ یقین ہو اس پر عمل کرے پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے۔

۳۲۔ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۳۲۔ حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا تو کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا

(بقیہ صفحہ ۱۸۳)

تعداد رکعات میں غلطی ہو جائے تو بھی اسی طرح سجدہ سہو کیا جاتا ہے جس کا ذکر اگلی حدیث میں ہے۔ امام کی غلطی پر آگاہ کرنے کیلئے مقتدی کو چاہیے کہ سبحان اللہ کہے اس میں اشارہ ہے کہ انسان سے غلطی ہو جاتی ہے خدا ہی ہے جو سب غلطیوں سے پاک ہے لیکن تتبع بہر حال امام کا ہی ضروری ہے۔

rfat.com
rfat.com

فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ

(بخاری ۱۸: ۱۱)

میں نے آپ کو سفر میں نفل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ۵۲۳

۳۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يُقْصِرُ فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَّرْنَا وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا (بخاری ۱۸: ۱)

۳۳- ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انیس دن تک (سفر میں) ایک جگہ ٹھیرے رہے اور نماز قصر کرتے تھے تو ہم جب سفر میں انیس دن کی اقامت کرتے ہیں تو قصر کرتے ہیں اور اگر زیادہ ہو تو پوری نماز پڑھتے ہیں ۵۲۴

۵۲۳ یعنی سفر میں سنتیں نہ پڑھتے تھے مگر ایک حدیث میں ہے کہ آپ نفل اونٹنی کے اوپر بھی پڑھ لیتے تھے۔ ان معاملات میں جس طرح انسان سہولت دیکھے کرے۔

۵۲۴ اس حدیث سے یہ صاف ہو گیا کہ انیس دن تک بھی حالت سفر میں ٹھیرتے ہوئے آپ نے قصر کیا ہے۔ لیکن اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ انیس دن سے زیادہ ٹھیرے تو قصر نہیں کر سکتا۔ بعض ائمہ کے نزدیک چار یوم کی اقامت ہو جائے تو نماز پوری پڑھی جائے اور امام ابو حنیفہ پندرہ دن تک بھی قصر کے مجوز ہیں مگر یہ حدیث ان سب سے اوپر ہے۔

باب ۱۱

جمعہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
۱- یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط (۶۲:۹)	۱- اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آجاؤ اور کاروبار کو چھوڑ دو
۲- فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ (۶۲:۱۰)	۲- اور جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل سے تلاش کرو

نماز جمعہ کی فرضیت کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے اور اس وقت سب کاروبار چھوڑ کر آجانے کا حکم ہے۔ (۱) جب نماز ہو چکے تو حکم ہے کہ پھر اپنے کاروبار میں لگ جاؤ اور اللہ کے فضل کو

(باقی بر صفحہ ۱۸۷)

Marfat.com

یعنی روزی کو تلاش کرو۔

(۲) یہ ایک غلط خیال ہے کہ جمعہ سوائے بڑے شہر کے کہیں نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ صلعم کی مسجد میں جمعہ کے بعد سب سے پہلا جمعہ ایک گاؤں جُوَاثی نام میں ہوا جو بحرین میں ہے (ح-۱)۔ کہیں بھی مسلمانوں کی ایک جماعت ہو جمعہ پڑھنا چاہیئے خواہ وہاں مسجد ہو یا نہ ہو (ح-۲) جمعہ کو سُستی سے ترک کر دینے سے دل پر زنگ لگ جاتا ہے (ح-۳)۔ نبی صلعم کے زمانہ میں عورتیں باقاعدہ دوسری نمازوں میں بھی آتی تھیں (ح-۴)۔ اس لئے جمعہ میں بھی ان کا شامل ہونا ضروری ہے۔ مسافر کو بھی جمعہ میں شامل ہونا چاہیئے (ح-۵) جمعہ کی نماز کا وقت زوال کے بعد ہے (ح-۶)۔ جمعہ کی دوسری اذان کب سے شروع ہوئی (ح-۷)۔ جمعہ کے دن غسل بھی کرے اور خوشبو بھی لگائے (ح-۸)۔ نماز جمعہ سے پہلے دو رکعت سنت ادا کرے (ح-۹) خطبہ کے وقت امام منبر پر بیٹھے اور سننے والے اس کے اردگرد (ح-۱۰)۔ خطبہ کھڑے ہو کر دیا جائے (ح-۱۱)۔ سُننے والے خاموش رہیں (ح-۱۲)۔ خطبہ میں کسی امر کے لئے دعا کرنا (ح-۱۳)۔ جمعہ کی ایک رکعت جاتی رہے تو دوسری پوری کی جائے دونوں جاتی رہیں تو ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی جائے (ح-۱۴) جمعہ کی فجر کی نماز میں اور جمعہ کی نماز میں آنحضرت صلعم کا بعض سورتیں پڑھنے کا معمول (ح-۱۵)۔

۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَیْسِ بِجُوَاثٰی	۱- ابن عباس سے روایت ہے کہ پہلا جمعہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے جمعہ کے بعد پڑھا گیا عبدالقیس کی مسجد میں تھا جو بحرین میں

Marfat.com
Marfat.com

مِنَ الْبَحْرَيْنِ (بخاری ۱۱:۱۱)

۲- قَالَ يُونُسُ كَتَبَ رُزَيْقُ
ابْنُ حُكَيْمٍ إِلَى ابْنِ شِهَابٍ
..... هَلْ تَرَى أَنْ أُجَمِّعَ وَ
رُزَيْقٌ عَامِلٌ عَلَى أَرْضٍ
نَعْمَلُهَا وَفِيهَا جَمَاعَةٌ مِنَ
السُّودَانِ وَغَيْرِهِمْ وَرُزَيْقٌ
يَوْمَئِذٍ عَلَى أَيْلَةَ فَكَتَبَ ابْنُ
شِهَابٍ وَأَنَا أَسْمَعُ يَأْمُرُهُ
أَنْ يُجَمِّعَ (بخاری ۱۱:۱۱)

۳- عَنْ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ

جوائی میں تھی ۱؎

۲- یونس نے کہا کہ رزیق ابن ح
نے ابن شہاب کو لکھا .....
کیا آپ کی رائے ہے کہ میں فر
جمعہ ادا کروں اور رزیق ایک
زمین پر عامل تھا جس پر وہ کاشت ک
تھا اور اس میں حبشیوں وغیرہ کی ایک جم
تھی اور رزیق ان دنوں ایلہ کا حاکم تھا تو ا
شہاب نے (جواب میں) لکھوایا اور میں سن رہا تھا
حکم دیا کہ وہ فریضۂ جمعہ ادا کرے ۲؎

۳- ابو جعد سے روایت ہے کہ ک

۱؎ جوائی بحرین کے ایک گاؤں کا نام ہے غرض یہ بتانا ہے کہ گاؤں میں بھی جمعہ فرض ہے اور ہونا چاہئے
۲؎ یہاں چند آدمی زمینوں کی کاشت کا کام کرتے تھے۔ اور یہ انتظام رزیق کے سپر
تھا۔ انہیں بھی یہ حکم دیا گیا کہ وہاں پر نماز جمعہ کا انتظام کریں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ شہر ہو یا
گاؤں یا جنگل جہاں بھی مسلمانوں کی جماعت موجود ہو وہاں جمعہ کا انتظام ہونا چاہئے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَھَاوُنًا بِھَا طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ (مشکوٰۃ ۴: ۴۳ بروایت ابی داؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین جمعوں کو سستی کی وجہ سے ترک کرے اللہ تعالیٰ اسکے دل پر مہر لگا دیگا۔

۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَتِ امْرَأَۃٌ لِعُمَرَ تَشْھَدُ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِی الْجَمَاعَۃِ فِی الْمَسْجِدِ فَقِیْلَ لَھَا لِمَ تَخْرُجِیْنَ وَقَدْ تَعْلَمِیْنَ اَنَّ عُمَرَ یَکْرَہُ ذٰلِکَ وَیَغَارُ وَقَالَتْ فَمَا یَمْنَعُہٗ اَنْ یَنْھَانِیْ قَالَ یَمْنَعُہٗ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰہِ مَسَاجِدَ اللّٰہِ (بخاری ۱۱: ۱۲)

۴۔ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ حضرت عمر کی ایک بیوی تھیں وہ صبح اور عشاء کی نماز باجماعت میں مسجد میں حاضر ہوتی تھیں تو کسی نے انہیں کہا کہ تم جانتی ہو کہ عمر اسے ناپسند کرتے ہیں اور غیرت رکھتے ہیں تو کیوں نکلتی ہو کہا انہیں مجھے منع کرنے سے کس نے روکا ہے کہا انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول روکتا ہے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو [۳]

---

[۳] حضرت عمر کا مکان مسجد سے دو میل پر تھا یہاں سے حضرت عمر کی بیوی فجر اور عشاء کی نماز میں آتیں۔ امام بخاری اس حدیث کو کتاب جمعہ میں یہ ظاہر کرنے کیلئے لائے ہیں کہ جب عام نمازوں میں بھی عورتیں اتنی اتنی دور سے آتی تھیں تو جمعہ کے لئے جو اتنا تاکیدی فرض ہے ان کا آنا کس قدر ضروری ہے۔

arfat.com

۵۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِذَا آذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَشْهَدَ (بخاری ۱۱ : ۱۷)

۵۔ زہری سے روایت ہے کہ جب مؤذن جمعہ کے دن اذان دے اور ایک شخص مسافر ہو تو اس پر لازم ہے کہ (جمعہ میں) آئے

۶۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ (بخاری ۱۱ : ۱۵)

۶۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا۔

۷۔ عَنِ السَّائِبِ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ

۷۔ سائب سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن پہلی اذان نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کے زمانہ میں اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا جب حضرت عثمان کا (زمانہ) آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے

Marfat.c
Marfat.c

زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ (بخاری ۱۱: ۲۱)

تو انہوں نے زوراء پر تیسری اذان زیادہ کی ۵۴

۸- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّ اَنْ یَّسْتَنَّ وَاَنْ یَّمَسَّ طِیْبًا اِنْ وَّجَدَ (بخاری ۱: ۳)

۸- ابو سعید سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر واجب ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر مل جائے۔

۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۹- جابر سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۵۴ ہر نماز کے لئے اذان اور اقامت ہے یہ گویا دو اذانیں ہیں۔ جمعہ کے لئے بھی ابتدا میں یہی دو اذانیں تھیں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے (اور ممکن ہے کہ جمعہ میں جلد آنے میں لوگ کسی قدر سست ہو گئے ہوں) حضرت عثمان نے تیسری اذان بڑھائی جو زوراء پر یعنی اس مقام پر جہاں لوگوں کا اجتماع ہوتا تھا دی جاتی تاکہ لوگ نماز جمعہ کی تیاری کے لئے کاروبار کو چھوڑ دیں۔ گویا جو آجکل پہلی اذان ہے وہ بعد میں بڑھائی گئی۔

Marfat.com
Marfat.com

يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ (بخاری ۱۱: ۳۲)

جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے تو فرمایا اے فلاں تو نے نماز پڑھی ہے اُس نے کہا نہیں فرمایا اُٹھ اور دو رکعت نماز پڑھ ۵

۱۰- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ یَوْمٍ عَلَی الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ (بخاری ۱۱: ۲۷)

۱۰- ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر بیٹھ گئے اور ہم آپ کے گرد بیٹھ گئے ۶

۱۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ یَقْعُدُ ثُمَّ یَقُوْمُ کَمَا تَفْعَلُوْنَ الْاٰنَ (بخاری ۱۱: ۲۶)

۱۱- ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے جس طرح کہ تم اب کرتے ہو ۷

۵ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ سے پہلے دو رکعت نماز ضروری ہے اور خطبہ شروع ہونے کے بعد بھی اگر کوئی آئے تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھ لے۔

۶ آپ خطبہ دینے کیلئے منبر پر بیٹھے۔ مگر خطبہ کھڑے ہو کر دیا جاتا ہے جیسا کہ اگلی حدیث سے ظاہر ہے۔

۷ خطبہ دو حصوں میں دیا جاتا ہے اور درمیان میں وقفہ ہوتا ہے جب امام بیٹھ جاتا ہے۔

fat.com

۱۲- قَالَ سَلْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ (بخاری ۱۱: ۳۵)

۱۲- سلمان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جب امام بولنا شروع کردے تو (سننے والا) خاموش رہے۔

۱۳- عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ هَلَكَ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا (بخاری ۱۱: ۳۴)

۱۳- انس سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ گھوڑے ہلاک ہو گئے بکریاں ہلاک ہوگئیں پس اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم پر بارش برسائے پس آپ نے اپنے ہاتھ پھیلائے اور دعا مانگی۔

۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا

۱۴- ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک رکعت جمعہ کی پائی تو دوسری رکعت، اسکے ساتھ اور ملالے

arfat.com

أُخْرٰى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا أَوْ قَالَ الظُّهْرَ

(مشکوٰۃ ۴: ۵۴ بروایت دارقطنی)

اور جس سے دونوں رکعتیں جاتی رہیں رکعت پڑھے یا ظہر کی نماز) پڑھے۔

۱۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ الٓمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ

(احمد جلد اوّل صفحہ ۳۴۰)

۱۵- ابن عباس سے روایت ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ کے دن) صبح کی نماز الم تنزیل السجدۃ اور ھل اتی علی الانسان پڑھتے تھے۔ اور جمعہ کے دن سورہ جمعہ اور منافقین پڑھتے تھے۔

---

۵۸ پس جو نماز جمعہ کی ایک رکعت بھی نہیں پا سکا وہ نماز ظہر ادا کرے۔

Marfat.com

باب ۱۲

عید

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
۱- لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ (۲۲: ۳۷)	۱- انکے گوشت اللہ کو نہیں پہنچتے اور نہ انکے خون لیکن اُسے تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے
۲- فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُھَا فَکُلُوْا مِنْھَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ (۲۲/۳۶)	۲- پھر جب وہ پہلو کے بل گر پڑیں تو اُنسے کھاؤ اور سوالی اور مصیبت زدہ کو کھلاؤ۔

عید کا لفظ عود سے مشتق ہے جس کے معنے ہیں وہ وقت جب خوشی لوٹ کر آئے۔ اور قرآن کریم میں یہ لفظ حضرت مسیح کے حواریوں کے روٹی کے مطالبہ کے متعلق آتا ہے۔

اسلام میں دو عیدیں ہیں ایک دو جو رمضان کے بعد آتی ہے یعنی یکم شوال اور دوسری وہ جو حج کے بعد آتی ہے یعنی ۱۰- ذوالحجہ۔ دونوں میں قریباً ستر دن کا فرق ہے۔ دونوں عیدیں چاند کے حساب سے ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ بتایا کہ چاند دیکھ کر عید کرو اور اگر بادل ہو یا چاند مشتبہ ہو جائے تو اس کے دو طریق ہیں یا اندازہ کرو یعنی حساب لگالو کہ چاند کب نکلنا چاہیئے (ح - ۱)۔ یا تیس روزے پورے کر کے عید کرو (ح - ۲)۔ رمضان کے بعد والی عید یوم الفطر یا عید الفطر کہلاتی ہے اور حج کے بعد والی

Marfat.com

یوم الاضحیٰ یا عید الاضحیٰ کہلاتی ہے۔ دونوں عیدوں میں پہلے نماز پڑھی جاتی ہے پھر امام خ
پڑھتا ہے (ح۔۳) عید کی نماز دو رکعت ہے جس کے پہلے اور پیچھے کوئی نماز نہیں اور خطبہ میں صدق
خیرات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے (ح۔۴) نماز عید میں نہ اذان ہوتی ہے نہ اقامت (ح۔
پہلی رکعت میں سات تکبیریں قرأت سے پہلے بلند آواز سے کہی جاتی ہیں اور دوسری میں پا
قرأت سے پہلے (ح۔۶) عورتوں کو بھی عید میں جانے کا حکم ہے (ح۔۷)۔ کسی الگ مقام میں ہو تو
اہل وعیال کو اکٹھا کر کے عید پڑھے (ح۔۸) عید فطر میں کچھ کھا کر عید کے لئے نکلے (ح۔۹)
عیدوں میں غسل ضروری ہے (ح۔۱۰) عید کی نماز چاشت کے وقت پڑھی جاتی ہے (ح۔۱۱
عید کے دن مختلف رستوں سے آتے جاتے تھے (ح۔۱۲)۔ عید الاضحیٰ میں قربانی نما
عید کے بعد کی جائے (ح۔۱۳) جسے وسعت ہو قربانی ضرور کرے (ح۔۱۴) قربانی کا جا
کیسا ہو (ح۔۱۵ و ۱۶) قربانی کا جانور ایک گھر کی طرف سے ایک ہے مگر گائے ا
اونٹ کی قربانی میں سات شامل ہو سکتے ہیں (ح۔۱۷) قربانی میں اصل مقصد کھا
نہیں تقویٰ ہے۔ جسمانی لذائذ سے متمتع ہونا نہیں روحانی ترقی ہے۔ (۱) مگر ہاں خود کھا
منع بھی نہیں۔ اس کا گوشت خود بھی کھائے اور غربا کو بھی کھلائے (۲) قربانی عید الاضحیٰ کے
بعد دو دن تک ہو سکتی ہے (ح۔۱۸)۔ عید الفطر میں صدقۂ فطر ضروری ہے (ح۔۱۹) صد
فطر کو ایک جگہ جمع کر کے تقسیم کیا جائے (ح۔۲۰)۔ جمعہ کے دن عید ہو تو جمعہ کے لئے جو آسانی سے
آسکے آجائے (ح۔۲۱) عید کے دن گانا بجانا جائز ہے (ح۔۲۲)

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا	۱۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ روزہ نہ رکھو

rfat.com
rfat.com

حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ وَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ (بخاری ۳۰: ۱۱)

یہاں تک کہ چاند کو دیکھو اور نہ روزے چھوڑو یہاں تک کہ چاند کو دیکھو اگر ابر وغیرہ کی وجہ سے مشتبہ ہو جائے تو اس کا اندازہ کر لو۔

۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ (بخاری ۳۰: ۱۱)

۲۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ کبھی) انتیس رات کا ہوتا ہے تو روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند کو دیکھو پس اگر ابر کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے پھر تیس دن گنتی پوری کر لو [1]

۳۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ كَانَ

۳۔ ابو سعید سے روایت ہے کہ

[1] ان دونوں حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ جب ابر وغیرہ کی وجہ سے ۲۹۔ کی شام کو چاند نظر نہ آئے تو کیا کرنا چاہیے۔ پہلی حدیث میں تو فرمایا کہ اندازہ کر لو یعنی حساب کے رو سے دیکھ لو کہ چاند اس دن نظر آنا چاہیے یا نہیں۔ اور دوسری میں فرمایا کہ تیس دن پورے کر لو تو گویا دونوں باتوں میں اختیار دیا ہے۔ اگر مسلمان چاہیں تو حساب لگا کر فیصلہ کر لیں کہ عید کس دن ہونی چاہیے اور چاہیں تو ۲۹۔ کو چاند نظر نہ آنے کی صورت میں تیس دن پورے کر لیں۔

Marfat.com
Marfat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرُ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ (بخاری ۱۳: ۶)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم عی
اور عید اضحی کے دن عی
جاتے تو پہلا کام جس سے ش
کرتے نماز ہوتی۔ پھر فارغ
لوگوں کے مقابل کھڑے ہو
اور لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے
تو انہیں وعظ کرتے اور انہیں نص
کرتے اور انہیں حکم دیتے پھر اگر ا
ہوتا کہ فوج بھیجیں تو اسکا فیصلہ کرتے یا کسی
حکم دینا ہوتا تو اسکا حکم دیدیتے پھر لوٹ آ

۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ

۴۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے د

لہ جمعہ میں پہلے خطبہ ہوتا ہے پھر نماز۔ عید میں پہلے نماز ہوتی ہے پھر خطبہ۔ خطبہ میں وعظ
نصیحت بھی ہو اور قومی یا جماعتی مفاد کے متعلق امور بھی ۔

رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا
بَعْدَهُمَا ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ وَمَعَهُ
بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ
فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ تُلْقِي الْمَرْاَةُ
خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا (بخاری ۱۳: ۸)

دو رکعت نماز پڑھی نہ اس سے پہلے کوئی نماز
پڑھی اور نہ اسکے بعد پھر عورتوں کے پاس آئے
اور آپ کے ساتھ بلال تھے تو آپ نے انکو صدقہ دینے
کا حکم دیا تو انہوں نے (اپنے زیور) پھینکنے شروع
کئے کوئی عورت اپنی بالی پھینکتی اور کوئی اپنا ہار

۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ
صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ
مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ
وَّلَا اِقَامَةٍ (مشکوٰۃ ۴۷۴: بروایت مسلم)

۵۔ جابر سے روایت ہے کہا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
دونوں عیدوں کی نماز ایک دفعہ
نہیں دو دفعہ نہیں (متعدد مرتبہ) بغیر اذان
اور اقامت کے پڑھی۔

۶۔ عَنْ كَثِيْرٍ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ
فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا
قَبْلَ الْقِرَآءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ

۶۔ کثیر نے اپنے دادا سے روایت کی ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں عیدوں
کی نمازوں میں تکبیر کہی پہلی رکعت میں
قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری

Marfat.com
Marfat.com

خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ (مشکوٰۃ ۷۴:۴ بروایت ترمذی)

رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں۔

۷۔ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نُخْرِجَ يَوْمَ الْعِيْدِ حَتّٰى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتّٰى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُوْنَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهٗ (بخاری ۱۳:۱۲)

۷۔ ام عطیہ سے روایت ہے کہا کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ عید کے دن ہم نکلیں یہاں تک کہ ہم باکرہ عورتوں کو انکے پردہ سے نکالیں بلکہ جن پر ماہوار ایام ہوتے انہیں نکالتے سو وہ مردوں کے پیچھے ہوتیں ان کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہتیں انکی دعاؤں کے ساتھ دعائیں کرتیں اور اس کی برکت اور پاکیزگی کی اُمید رکھتیں۔

۸۔ اَمَرَ اَنَسٌ مَوْلَاهُ ابْنَ اَبِيْ عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ اَهْلَهٗ وَبَنِيْهِ وَصَلّٰى كَصَلٰوةِ اَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيْرِهِمْ (بخاری ۲۵:۱۳)

۸۔ انس نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو جو زاویہ میں تھا حکم دیا تو اس نے اس کے گھر والوں اور اس کے بیٹوں کو جمع کیا اور شہر والوں کی نماز کی طرح نماز پڑھی اور انکی تکبیر کی طرح تکبیر کی

rfat.com

Marfat.c

۹۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ (بخاری ۱۳: ۴)

۹۔ انس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نہ نکلتے یہاں تک کہ کھجوریں کھاتے۔

۱۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى (ابن ماجہ ۵: ۱۶۶)

۱۰۔ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن غسل کرتے۔

۱۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى فَاَنْكَرَ اِبْطَاءَ الْاِمَامِ وَقَالَ اِنْ كُنَّا لَقَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هٰذِهٖ وَذٰلِكَ حِيْنَ التَّسْبِيْحِ (ابن ماجہ ۵: ۱۷)

۱۱۔ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے کہ وہ عید الفطر کے دن یا عید اضحیٰ کے دن لوگوں کے ساتھ نکلے تو امام کے دیر سے چلنے کو ناپسند کیا اور کہا کہ ہم اس وقت فارغ ہو جاتے تھے اور یہ اشراق کی نماز کا وقت تھا[۳]

---

[۳] عید کا وقت چاشت کا وقت ہے۔ گرم موسم میں بالخصوص عید سویرے سویرے ہو جانی چاہیے تاکہ اجتماع کو گرمی سے تکلیف نہ پہنچے۔

arfat.com

۱۲۔عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ (بخاری ۱۳: ۲۴)

۱۲۔جابر سے روایت ہے کہ جب عید کا دن ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم راستہ بدل کر آتے جاتے ۵۴

۱۳۔عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا (بخاری ۱۳: ۳)

۱۳۔براء سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے ہوئے سُنا فرمایا پہلا وہ کام جسے آج کے دن ہی شروع کرتے ہیں یہ ہے کہ نماز پڑھیں پھر لوٹ جائیں اور قربانی کریں پس جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت پر چلا ۵۵

۱۴۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا

۱۴۔ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فراخی پائے اور قربانی نہ کرے

۵۴ یعنی جس رستے سے آتے اس سے واپس نہ جاتے بلکہ واپسی کا رستہ اور اختیار فرماتے تاکہ زیادہ لوگ آپ کو دیکھ لیں۔

۵۵ نماز سے پہلے قربانی کرنا ناجائز ہے۔

Marfat.com
rfat.com

یقربن مصلانا (احمد جلد دوم ص ۳۲۱)

۱۵۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِنَ الضَّاْنِ (مشکوٰۃ ۴۸۰ بروایت مسلم)

تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

۱۵۔ جابر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ ذبح کرو مگر مسنہ ہاں یہ نہ پاؤ تو دنبوں سے جذع ذبح کرو لے۔

۱۶۔ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَآءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَآءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا

۱۶۔ براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون جانور قربانی کے قابل نہیں ہوتا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا فرمایا چار ایک لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو دوسرا

لے مُسنّۃ وہ جانور ہے جو کامل نشوونما کو پہنچ چکا ہو۔ جذع بھیڑ ہے جو ایک سال کی ہو یا آٹھ یا نو ماہ کی یا چھ سات ماہ کی۔ غرض صرف یہ ہے کہ چھوٹا بچہ نہ ہو بلکہ کافی بڑھا ہوا ہو۔ اس لئے چھ ماہ کا دنبہ بھی قربانی کیا جا سکتا ہے مگر گائے اس عمر میں ایک بچہ متصور ہوگی۔ وہ تیسرے سال میں قربانی کے قابل ہوگی۔

Marfat.com
Marfat.com

وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي

(مشکوٰۃ ۴: ۴۸ بروایت ابوداؤد)

کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو تیسرا بیمار جسکی بیما
ظاہر ہو چوتھا دبلا جسکی ہڈی میں گودا نہ ہ

۱۷- عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ (مشکوٰۃ ۴: ۴۸ بروایت مسلم)

۱۷- جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی ا
علیہ وسلم نے فرمایا کہ گائے سات آدمیو
کی طرف سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ ب
سات آدمیوں کی طرف سے۔

۱۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى۔

(مشکوٰۃ ۴: ۴۸ بروایت مسلم)

۱۸- ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ قربانی
عید کے دن کے بعد دو دن تک (ہو سکتی) ہ

۱۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹- ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ یعنی اس میں بیّن نقص ہو تو قربانی نہ کی جائے۔ اس میں ایسا دبلا جانور بھی رکھا ہے جو بالکل فاقوں کا مارا ہوا ہو۔

Marfat.com

زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ
اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ
وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَ
الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ
النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ (بخاری ۲۴ : ۷۰)

صدقہ فطر ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع
جو کا مقرر کیا ہے غلام اور آزاد مرد
اور عورت چھوٹے اور بڑے پر جو بھی
مسلمان ہو۔
اور حکم دیا کہ لوگوں کے نماز کیلئے نکلنے
سے پہلے اسے ادا کیا جائے ۵۸

۲۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِیْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ (بخاری ۴ : ۱۰)

۲۰۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ
رمضان کی حفاظت کا کام میرے سپرد کیا ۵۹

۵۸ صاع ایک پیمانہ تھا جس کے صحیح وزن کے بارے میں قدیم سے اختلاف ہے۔ عراق کا صاع ۸ رطل ہے اور حجاز کا ۵ ½ رطل۔ اور رطل انگریزی پونڈ یا آدھ سیر انگریزی کے قریب ہے تو اس طرح تقریباً چار سیر یا پونے تین سیر وزن ہوا۔ مگر اس میں وسعت رکھی ہے کیونکہ جو کھجور کشمش سب کو برابر رکھا ہے۔ اگر اسے نقدی کی صورت میں ادا کیا جائے تو کم سے کم چیز کی قیمت کو لیا جائیگا۔ احادیث میں اس کا نام زکوٰۃ الفطر آتا ہے گویا یہ رمضان کی خاص زکوٰۃ ہے۔ اور غلام آزاد چھوٹے بڑے عورت مرد سب پر یکساں ہے۔

۵۹ اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر ایک جگہ جمع کر کے تقسیم کیا جاتا تھا اس لئے اس کا ایک محافظ مقرر کیا جاتا تھا۔ آج اس سنت کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ صدقہ فطر کو اگر جمع کیا جائے تو بڑی قومی قوت کا موجب ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ ثُمَّ قَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَأْتِهَا وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتَخَلَّفَ فَلْيَتَخَلَّفْ (ابن ماجہ ۵: ۱۶۶)

۲۱- ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ ر
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
دو عیدیں اکٹھے ہوئیں تو آپ نے لوگ
کو نماز پڑھائی پھر فرمایا کہ جو شخ
چاہے کہ جمعہ میں آئے تو آجائے اور
چاہے کہ نہ آئے تو نہ آئے۔

---

۲۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ

۲۲- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
حضرت ابوبکر ان کے پاس آئے اور انکے
پاس منیٰ کے دنوں میں دو لڑکیاں تھیں
جو دف بجاتی اور گاتی تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اپنی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔
تو ابوبکر نے ان کو ڈانٹا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے منہ سے کپڑا ہٹایا

fat.com

فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ (بخاری ۱۳: ۲۵)	اور فرمایا اے ابوبکر ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں ؎

؎ اس سے خوشی کے موقعہ پر گانے بجانے کا جواز ثابت ہوتا ہے +

باب ۱۳

تہجّد، وتر، تراویح

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
۱- يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِّصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝ (۷۳: ۱ تا ۴)	۱- اے اوڑھنے والے رات کو قیام کر سوائے تھوڑے (حصّہ) کے یعنی اس کا آدھا یا اس سے کچھ کم کرے یا اس سے بڑھا لے اور قرآن کو ٹھیر ٹھیر کر پڑھ۔
۲- وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ	۲- اور رات کے کچھ حصّہ میں اس کے

arfat.com

نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۝

(۱۷: ۷۹)

ساتھ جاگتا رہ یہ تیرے لئے نفل کے
ہے اُمید ہے کہ تیرا رب تجھے بڑی تع
کے مقام پر کھڑا کرے۔

۳- إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝ (۷۳: ۶)

۳- بیشک رات کا اُٹھنا قیام میں مض
تر اور قول میں درست تر ہے۔

۴- إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ (۷۳: ۲۰)

۴- تیرا رب جانتا ہے کہ تو دو تہائی
کے قریب قیام کرتا ہے اور (کبھی) ا
نصف اور (کبھی) اس کی تہائی اور ان
ایک گروہ جو تیرے ساتھ ہیں۔

تہجد (تہجّد۔ رات کو جاگتا رہا) وہ نماز ہے جو آدھی رات کے بعد اور صبح صادق سے پہلے پڑھی جاتی ہے
وتر (طاق) تین رکعت جو عمل میں تہجد کا حصہ ہے عام طور پر عشاء کی نماز کے ساتھ ملا لئے جاتے ہیں
تراویح (تَرْوِیحَة۔ آرام) آٹھ یا بیس رکعت نماز جو ماہ رمضان میں عشاء کے بعد پڑھی جاتی ہے۔
رات کو اُٹھ کر خدا کی عبادت کرنیکا حکم ترتیب نزولی میں تیسری وحی ہے۔ گویا بعثت کے ساتھ
نہ صرف پانچ وقت کی نماز کا حکم دیا گیا بلکہ رات کی نماز یعنی تہجد کا حکم بھی دیا گیا (۱) اور گو اسے نفل
دیا ہے۔ مگر اعلائے کلمۃ اللہ کی بلند غرض کو حاصل کرنے کیلئے اسے ضروری ٹھیرایا گیا (۲) کیونکہ رات کی
سے انسان میں قوت عمل بھی زبردست پیدا ہوتی ہے اور اسکی باتوں میں بھی اثر پیدا ہوتا ہے (۳)

(باقی برصفحہ ۲۰۹)

نبی کریم صلعم ہی اس حکم پر عمل پیرا تھے اور رات کی دو تہائی۔ نصف۔ ایک تہائی عبادت میں گذارتے تھے بلکہ آپ کے ساتھیوں میں سے بھی ایک بڑا گروہ اس پر عمل پیرا تھا (۴)

پچھلا حصہ رات میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا خاص نزول ہوتا ہے اور اس وقت کے سوال کو قبولیت کا خاص مرتبہ دیا جاتا ہے (ح - ۱) عموماً تہجد کی نماز نبی کریم صلعم گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ اور اس کے بعد فجر کی دو سنت پڑھ کر ذرا آرام کرتے تھے یہاں تک کہ فجر کی نماز کے لئے بلایا جاتا (ح - ۲) بعض وقت سات یا نو رکعت پڑھتے تھے (ح - ۳) تہجد کی نماز دو دو رکعت کرکے پڑھی جائے اور جب صبح قریب ہو تو تیسری رکعت ساتھ ملا کر ختم کردی جائے (ح - ۴) - وتر رات کی آخری نماز ہے (ح - ۵) - سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا درست ہے (ح - ۶) - وتر میں خاص طور پر دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے (ح - ۷) - حضرت عمرؓ نے تراویح باجماعت کا انتظام کیا (ح - ۸) +

۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ یَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ

۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب برکتوں والا اور بلند ہر رات کو قریب کے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے جب رات کی آخری تہائی ہو جاتی ہے فرماتا ہے کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اسے قبول کروں کون مجھ سے سوال کرتا ہے

Marfat.com

مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

(بخاری ۱۹: ۱۴)

کریں اُسے دوں کون مجھ سے بخشش مانگ

کریں اُسے بخشوں [1]

۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلٰوتُهُ تَعْنِي بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ

۲- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں

کرتے تھے یہ آپ کی نماز تھی یعنی رات

نماز تو اس میں اتنی دیر تک سجدہ میں

جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس

آیتیں پڑھے اس سے پہلے کہ اپنا سر

اٹھائیں اور ان کے بعد دو رکعتیں

صبح کی نماز سے پہلے پڑھتے پھر اپنی داہنی

[1] لفظ نزول کے نیچے ابن اثیر اللہ تعالیٰ کے نزول کے متعلق لکھتے ہیں کہ جو ہمیشہ یا اترنا۔ حرکت یا آنا کرنا حکم کی صفات ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے بہت بلند ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزول سے مراد اس کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول اور انسان سے ان کا قریب تر ہونا ہے اور وہ یہاں تک انسان سے قریب ہوتے ہیں کہ گویا اللہ تعالیٰ خود آواز دیتا ہے کہ اس وقت کوئی سوال کرے تو اُسے پورا کروں۔ مگر اس کے لیے عزم و استقلال کی اور برابر مانگتے رہنے کی ضرورت ہے۔

عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ (بخاری ۱۴:۱)

کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن نماز کیلئے (بلانے کو) آپ کے پاس آتا ۲ھ

۳- عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَّتِسْعٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (بخاری ۱۹:۱۰)

۳- مسروق سے روایت ہے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارہ میں پوچھا تو کہا صبح کی دو رکعتوں کے علاوہ سات اور نو اور گیارہ تھیں ۳ھ

۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرٰى فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى

۴- ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور آپ منبر پر تھے کہ رات کی نماز کے بارہ میں آپ کیا فرماتے ہیں فرمایا

۲ھ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کی سنتیں آپ تہجد کے بعد ہی پڑھ لیتے تھے اور اس کے بعد لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن صبح کی نماز کے لئے بلاتا۔

۳ھ یعنی کبھی سات اور کبھی نو اور کبھی گیارہ پڑھتے جیسا کہ اگلی حدیث سے ظاہر ہے جب صبح قریب ہو تو جتنی رکعتیں پڑھی ہوں آخری دو کے ساتھ ایک رکعت ملا کر انہیں وتر کر لے۔

arfat.com

فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى (بخاری ۸:۸۴)

دو دو (کر کے پڑھو) پھر جب تم میں سے کسی ڈر ہو کہ صبح ہونیوالی ہے تو ایک رکعت پڑھ لے وہ اسکی اس نماز کو جو پڑھی ہے وتر بنا دیگی۔

۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا (بخاری ۱۴:۴)

۵- ابن عمر سے روایت ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی اپنی آخری نماز کو وتر رکھو

۶- قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ (بخاری ۱۴:۲)

۶- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیدی حکم دیا کہ وتر سونے سے پہلے پڑھوں [1]

۷- عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي

۷- حسن بن علی سے روایت ہے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کلمے سکھائے کہ میں انہیں وتر کی دعا میں کہوں

[1] اگر پچھلی رات جاگ اٹھنے کا اطمینان نہ ہو تو وتر سونے سے پہلے یعنی عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لئے جائیں

Marfat.com

قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ
هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَ
تَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ
فِیْمَآ اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ
فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ
اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَكْتَ
رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ (مشکوٰۃ ۴:۵ بروایت ابوداؤد)

میں پڑھوں - اے اللہ مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں جنکو تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت میں رکھ انہیں جنکو تو نے عافیت میں رکھا اور تو میرا کارساز ہوجا انہیں جنکا تو کارساز ہوا اور میرے لئے اس چیز میں برکت دے جو تو نے دی ہے اور مجھے اس چیز کے شر سے بچا جسکو تو نے مقدر کیا ہے کیونکہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے فیصلہ کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہوتا وہ ذلیل نہیں ہوتا جس کا تو دوست ہو اے ہمارے رب تو ہی برکت والا ہے اور تو ہی بلند ہے ۵

۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ خَرَجْتُ
مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَیْلَةً فِیْ
رَمَضَانَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ
اَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ یُصَلِّی الرَّجُلُ
لِنَفْسِهٖ وَیُصَلِّی الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ
بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ

۸- عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہا کہ میں ایک رات عمر بن خطاب کے ساتھ رمضان میں مسجد کی طرف نکلا تو دیکھا کہ لوگ متفرق ٹولیاں ہیں کوئی شخص تنہا نماز پڑھتا ہے اور کوئی نماز پڑھتا ہے تو ایک گروہ اس کی نماز کی اقتدا کرتا ہے تو حضرت عمر نے فرمایا

۵ یہ دعائے قنوت وتر کی آخری رکعت میں رکوع سے پہلے یا رکوع سے اٹھ کر پڑھی جاتی ہے۔

بعض قنوت کی دعائیں نماز فرض کی آخری رکعت میں بھی نبی صلعم نے پڑھی ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلَى
قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ
عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ
ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَ
النَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ
قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَ
الَّتِي يَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ
الَّتِي يَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَ
كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهٗ (بخاری ۲۶۹/۱)

میں سمجھتا ہوں کہ اگر انہیں ایک قاری کے
پیچھے اکٹھا کروں تو بہتر ہوگا پھر انہوں نے
پختہ ارادہ کیا اور انہیں ابی کعب پر اکٹھا کیا
پھر میں ایک رات انکے ساتھ نکلا اور لوگ اپنے
قاری کی نماز کی اقتدا کرتے ہوئے نماز پڑھ رہے
تھے حضرت عمر نے کہا یہ نئی بات بہت اچھی ہے اور
رات کا وہ حصہ جس میں وہ سو رہیں گے اس سے
بہتر ہے جس میں وہ قیام کرتے ہیں انکا مطلب آخری
رات تھا اور لوگ پہلے حصہ میں قیام کرتے تھے [۶]

[۶] تہجد کی نماز نفل نماز تھی اسلئے جو رات کو اٹھ سکتے وہی تہجد پڑھتے تھے مگر رمضان میں تہجد کی خاص طور پر تاکید تھی۔ جو لوگ اسے قابل برداشت نہیں پاتے تھے وہ اول شب میں نفل پڑھتے لیکن متفرق طور پر کوئی بالکل الگ کہیں چند آدمی مل کر۔ تو حضرت عمر نے یہ انتظام کیا کہ ایسے لوگوں کو جو پچھلی رات نہیں اٹھتے تھے اول شب میں ایک امام پر جمع کر دیا۔ روایت کے آخری الفاظ میں آپنے صاف طور پر بتا بھی دیا کہ بہتر یہی ہے کہ آخری حصہ شب میں اٹھ کر نماز تہجد پڑھی جائے۔ مگر اس حالت سے کہ اول شب میں الگ الگ لوگ نماز پڑھیں یہ بہتر ہے کہ وہ مل کر ایک امام کے پیچھے پڑھیں۔ موجودہ نماز تراویح کی یہی ابتدا ہے چونکہ نماز تہجد علاوہ تین وتر کے آٹھ رکعت ہے اس لئے افضل یہی ہے کہ [۴]

[۴] تراویح آٹھ رکعت نماز ہو۔ عام طور پر بیس رکعت پڑھی جاتی ہیں۔

Marfat.com
rfat.com

باب ۱۴

استخارہ نماز کسوف۔ استسقاء

استخارہ کے معنے ہیں بہتر چاہنا اور دعائے استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو کوئی کام درپیش ہو تو وہ خدا سے اس میں بھلائی یا توفیق مانگے یعنی اگر وہ کام اس کی بہتری کا موجب ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامان پیدا کر دے اور اگر وہ اس کے لئے شر کا موجب ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے پھیر دے (ح۔۱) سورج کے گرہن کے وقت لوگوں کو باجماعت نماز کے لئے بلایا گیا (ح۔۲) نماز کسوف اس طرح پڑھی جاتی ہے (ح۔۳) استسقا یا بارش مانگنے کے لئے بھی لوگوں کو جمع کیا جائے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ	۱۔ جابر سے روایت ہے کہ کہا کہ نبی صلی اللہ
لّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا	علیہ وسلم ہمیں سب کاموں میں استخارہ کی
لْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا	تعلیم دیتے تھے جس طرح ہمیں قرآن کی ایک
مَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ	سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے فرماتے تھے
قُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ	جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ
لْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ	کرے تو فرض کے علاوہ دو رکعتیں پڑھے

ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ
بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ
وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ
فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ
وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا
الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ
وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ عَاجِلِ
أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَ
يَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَإِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ
لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ
أَمْرِيْ أَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ
وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ

پھر یوں دعا کرے اے اللہ میں تیرے علم
بدولت تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیر
قدرت کی بدولت تجھ سے طاقت چاہتا ہوں
تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے فضل عظیم سے
دے کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا
تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب کی باتو
جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میر
لئے میرے دین اور میری معاش اور میرے انجام کا
کیلئے یا کہا میرے کام کیلئے فوراً اور آئندہ کیلئے
ہے تو میرے لئے مقدر کر اور آسان کر دے پھر اس
برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے
میرے دین اور میری معاش اور میرے انجام کار میں
یا کہا میرے کام کیلئے فوراً اور آخر میں برا ہے
تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے

Marfat.com

عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ
كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي
حَاجَتَهُ (بخاری ۱۹: ۲۵)

پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مقدر کر جہاں
ہو پھر مجھے اس سے خوش کر دے فرمایا اور
اپنی حاجت کا نام لے۔

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نُوْدِيَ أَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ

(بخاری ۱۶: ۳)

۲۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے
کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں سورج کو گرہن لگا تو پکارا گیا
الصلوٰۃ جامعۃ (یعنی نماز کیلئے جمع ہو جاؤ)[1]

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ

۳۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ خسوف میں

[1] کسوف کی نماز باجماعت تھی اور اس میں عورتیں بھی شامل ہوئیں۔ یہ کسوف اسلئے ہوا جس دن آپ کے صاحبزادہ ابراہیم فوت ہوئے۔ آپ نے دیکھا کہ لوگوں کا یہ خیال ہوا ہے کہ ابن ابیم کی وفات کی وجہ سے سورج کو گرہن لگا ہے تو آپ نے نماز کے بعد خطبہ پڑھا جس میں فرمایا کہ یہ خدا کی نشانیاں ہیں کسی کی موت یا زندگی سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ سورج کی یہ تاریکی اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ درمیان میں کوئی چیز حائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا روحانی نور دنیا تک پہنچنے میں بعض وقت کوئی چیز حائل ہو کر اسے روک دیتی ہے یہ روکیں خدا کے فضل سے دور ہوتی ہیں۔

Marfat.com

يَقْرَأُ آيَةً فَإِذَا فَرَغَ مِنْ
قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ
الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَعُودُ
الْقِرَاءَةَ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ
أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ
سَجَدَاتٍ (بخاری ۱۶: ۱۹)

قرأت بلند آواز سے پڑھی پس جب
قرأت سے فارغ ہوئے تکبیر کہی اور
کیا اور جب رکوع سے اُٹھے کہا سمع
لمن حمدہ ربنا لك الحمد پھر دو
قرأت کسوف کی نماز میں پڑھی دو رکع
میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي
قَالَ فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ
وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو ثُمَّ حَوَّلَ
رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ
فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ (بخاری ۱۵: ۱۷)

۴۔ عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس دن دیکھا جب
بارش کیلئے دعا مانگنے نکلے کہا پس لوگوں کی
طرف پیٹھ پھیری اور قبلہ کی طرف منہ کیا
مانگتے تھے پھر اپنی چادر کو پھیرا پھر دو رکعت نماز
پڑھی اُن دونوں میں بلند آواز سے قرأت پڑھی

---

۳ بارش کے لئے آپ نے نماز جمعہ میں بھی دعا کی۔ دیکھو باب حدیث ۱۳۔ وہاں خطبہ کے اندر دعا کی۔
چادر کا پھیرنا شاید اتفاقی تھا اس لئے کہ نماز جمعہ میں دعا کے وقت چادر نہیں پھیری۔ غرض بارش کے
لئے لوگوں کا مل کر دعا کرنا ہے۔ دعا کے بعد دو رکعت نماز بھی آپ نے پڑھی۔

باب ۱۵

جنازہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱- وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱- اور ضرور ہم کسی قدر ڈر اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے تمہارا امتحان کریں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دو

وہ جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے کہتے ہیں ہم اللہ کیلئے ہی ہیں اور ہم اُسکی طرف لوٹ کر جانیوالے ہیں - یہی وہ ہیں جن پر اُن کے رب کی طرف سے مغفرت اور رحمت ہے اور یہی وہ ہیں جو ہدایت پانیوالے ہیں -

arfat.com

(۲: ۵۵ تا ۱۵۷)

۲- وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ (۵۹: ۱۰)

۲- اور وہ جو ان کے بعد آئے کہتے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما ہمارے بھائیوں کی جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

۳- وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ (۹: ۸۴)

۳- اور تو ان میں سے کسی پر جو مر جائے نماز (جنازہ) کبھی نہ پڑھیو اور نہ اس قبر پر کھڑے ہونا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ مرگئے اس حالت میں کہ وہ نافرمان تھے۔

جب کسی عزیز کی موت کا صدمہ پہنچے یا اور کسی قسم کی تکلیف پہنچے تو انسان اس بات کو یاد کرے کہ ہمار اس زندگی کا حقیقی مقصد خدا ہے نہ دنیا اور بالآخر بھی ہم نے خدا کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے اسلئے مصائب پر زیادہ گھبراہٹ نہیں ہونی چاہیئے۔ نقصان بھی ہوتے رہیں گے موت بھی آتی رہے گی (۱) اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے جو ہم سے پہلے گذر جائیں دعائے مغفرت مانگی جائے (۲) اور یہ دعائے مغفرت ایک جماعت کی صورت میں نماز جنازہ کے رنگ میں ہوتی ہے۔ نبی کریم صلعم کو صرف مسلمانوں کی نماز جنازہ

(باقی بر صفحہ ۲۲۱)

fat.com

پڑھنے اور ان کی قبروں پر کھڑے ہو کر دعا مانگنے کا حکم تھا۔ کافروں کی نماز جنازہ سے
پ کو روکا گیا (۳)

جب کسی شخص کی موت قریب معلوم ہو تو سورہ یٰس پڑھی جائے (ح-۱) مریض یا میت کے حق
ں اچھی دعا کی جائے (ح-۲)۔ میت کو چومنا جائز ہے (ح-۳) کسی عزیز کی موت پر دل میں
م کا پیدا ہونا یا اس پر آنسو بہانا انسانی فطرت کا تقاضا ہے (ح-۴) لیکن کپڑے پھاڑنا، منہ
ٹینا یا بین کرنا اسلامی فعل نہیں (ح-۵ و ۶) جس کے تین بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جائیں
للہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا (ح-۷) میت کو غسل کس طرح دیا جائے (ح-
) میت کو کفن پہنایا جائے (ح-۹) جنازہ پڑھنے کا ثواب (ح-۱۰) جنازہ کے ساتھ
انے کا ثواب (ح-۱۱)۔ ہر جنازہ کی تعظیم کرنی چاہیے (ح-۱۲ و ۱۳) جنازہ
ئبانہ بھی پڑھا جا سکتا ہے (ح-۱۴) عورتوں کا جنازوں کے ساتھ جانا قطعاً منع
یں (ح-۱۵) جنازہ کے ساتھ چلنے والے سوائے سوار کے جو لازماً پیچھے چلے آگے
یچھے دائیں بائیں چل سکتے ہیں (ح-۱۶)۔ قبر پر بھی جنازہ ہو سکتا ہے (ح-۱۷)
ماز جنازہ میں رکوع سجدہ نہیں (ح-۱۸)۔ جنازہ پڑھانے والا کہاں کھڑا
و (ح-۱۹)۔ جنازہ میں کیا پڑھا جائے (ح-۲۰ تا ۲۳) خودکشی منع ہے (ح-۲۴)
میدان جنگ کا اور شہید کا حکم (ح-۲۵)۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت کیا
ہے (ح-۲۶)۔ قبر میں مٹی ڈالنا اور اس کے اوپر پانی چھڑکانا (ح-۲۷)
قبر کے متعلق احکام (ح-۲۸ و ۲۹)۔ موت واقع ہونے پر قریبوں اور
عزہ کا اجتماع اور بیٹھنا (ح-۳۰ و ۳۱) میت کو برا کہنے کی ممانعت (ح-۳۲)۔
یت کی طرف سے صدقہ (ح-۳۳ و ۳۴) قبرستان میں جائے تو کیا کہے (ح-۳۵)

Marfat.com

۱۔ عَنْ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا سُوْرَۃَ یٰسٓ عَلٰی مَوْتَاکُمْ

(مشکوٰۃ ۵: ۳ بروایت احمد)

۱۔ معقل سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اپنے مردوں پر سورہ یٰس پڑھو[1]

۲۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ

(مشکوٰۃ ۵: ۳ بروایت مسلم)

۲۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم بیمار کے پاس جاؤ یا اس کے جو مرنیکے قریب ہے تو (اسکے حق میں) اچھی بات کہو کیونکہ ملائکہ آمین کہتے ہیں اُس پر جو تم کہتے ہو[2]

---

[1] سورۂ یٰسین کو احادیث میں قلب قرآن کہا گیا اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا ذکر ہے اور یہ بھی کہ انسان اپنے کمال کو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرکے ہی حاصل کر سکتا ہے۔ پڑھنے کی غرض صرف یہی نہیں کہ مرنیوالے کا دل دنیا سے ہٹ کر خدا کی طرف رجوع کرے بلکہ یہ بھی کہ سننے والوں کے دل بھی خدا کی طرف متوجہ ہوں اور وہ آنیوالے صدمہ کو برداشت کرنے کے قابل ہوں۔

[2] بیمار یا مصیبت زدہ کے حق میں جو دعا انسان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جلد قبولیت کا شرف عطا فرماتا ہے کیونکہ اسکی رحمت خود بھی مصیبت زدہ کیلئے جوش مارتی ہے۔ ملائکہ کے آمین کہنے سے یہی مراد ہے۔

rfat.com
Marfat.c

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ ابْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ (مشکوٰۃ ۵: ۳ بروایت ترمذی)

۳۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو بوسہ دیا اور وہ فوت ہو چکے تھے اور آپؐ روتے تھے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو عثمان کے چہرہ پر بہے۔ ۵۳

۴۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَيْفٍ نِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِّاِبْرَاهِيْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ

۴۔ انس سے روایت ہے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوہار کے پاس گئے اور وہ ابراہیم کی (رضاعی) ماں کا شوہر تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو گود میں لیا اور اسے بوسہ دیا اور سونگھا

۵۳ عثمان ابن مظعون پہلے مہاجر تھے جو مدینہ میں فوت ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ میت کو بوسہ دینا جائز ہے اور اس پر رونا بھی جائز ہے۔

Marfat.com

ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَ
اِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ
عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّاَنْتَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ
عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا
بِاُخْرٰى فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ
تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا
نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَ
اِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ
لَمَحْزُوْنُوْنَ (بخاری ۲۳: ۴۳)

پھر اس کے بعد ہم اس کے پاس گ
ابراہیم دم توڑ رہے تھے تو رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے
بہنے لگے تو عبدالرحمن ابن عوف
آپ سے عرض کیا یا رسول ا
آپ بھی تو آپ نے فرمایا اے
عوف یہ رحمت ہے پھر دوسری م
روئے اور فرمایا کہ آنکھ آنسو بہاتی
اور دل مغموم ہے اور ہم صرف وہی
ہیں جس پر ہمارا رب راضی ہو اور ا
ابراہیم ہم تیری جدائی سے غم گی
ہیں ۵۴

۵۴ ابراہیم پیغمبر خدا کے فرزند تھے جو آپ کی زوجہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔ اٹھارہ ماہ کی عمر
فوت ہو گئے عزیزوں کی موت پر رونا اس رحمت کا تقاضا ہے جو انسان کے اندر خدا نے رکھی ہے۔

۵۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (بخاری ۲۳: ۳۵)

۵۔ عبداللہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جو گالیں پیٹتا ہے اور گریبان پھاڑتا ہے اور جاہلیت کی باتیں کہتا ہے۔

۶۔ قَالَ عُمَرُ دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ عَلٰى اَبِيْ سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ اَوْ لَقْلَقَةٌ (بخاری ۲۳: ۳۲)

۶۔ عمر نے کہا کہ ان عورتوں کو چھوڑ دو کہ ابوسلیمان پر روئیں جب تک کہ مٹی نہ اڑائیں اور چلائیں نہیں ۵ھ

۷۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَفّٰى لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِّمَّنْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ

۷۔ انس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین (بچے) جائیں جو بلوغ کو نہ پہنچے ہوں

۵ھ ان ہدایات میں صبر کی تلقین کی ہے۔ مصیبت کے وقت ہی انسان برداشت کی قوت بے اندر پیدا کر سکتا ہے اور برداشت کی قوت انسان کی زندگی میں سب قوتوں سے بڑھکر کام آنیوالی چیز ہے۔

arfat.com

إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ إِيَّاهُمْ (بخاری ۲۲: ۹)

مگر خدا ان (بچوں) پر اپنی بڑی رحمت
وجہ سے اُسے جنت میں لے جائیگا۔[1]

۸۔ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ (بخاری ۲۲: ۱۹)

۸۔ ام عطیہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی
صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے
فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے
تین یا پانچ بار یا اس سے زیادہ نہلاؤ
اور آخری مرتبہ کافور ڈال لو اور جب تم
فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو جب ہم
فارغ ہوئے تو آپ کو خبر دی تو آپ نے اپنا تہبند
ہماری طرف پھینکا اور فرمایا اسے اس کے بدن پر لپیٹ دو[2]

[1] گویا مصائب مسلمان کے لئے ترقی درجات کا موجب ہوتی ہیں۔

[2] یہ صاحبزادی زینب یا کلثوم تھیں۔ بیری کے پتے صابن کا کام دینے کے لئے تھے۔ غرض ایسی چیز جس کو صاف کر دیتی ہے۔ تہبند سے کفن کا کام لیا گیا۔ کفن کیلئے نیا دھلا ہوا سوتی کپڑا ہونا چاہئے

rfat.com
Marfat.c

۹۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ

(بخاری ۲۳: ۱۸)

۹۔ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سوتی سفید دھوئے ہوئے کپڑوں میں کفنائے گئے ان میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

۱۰۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى يُدْفَنَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ

(بخاری ۲۳: ۵۱)

۱۰۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ پر آئے یہاں تک کہ اس پر نماز جنازہ پڑھے تو اس کیلئے ایک قیراط (ثواب) ہے اور جو موجود رہے یہاں تک کہ (میت) دفن ہو جائے تو اس کیلئے دو قیراط (ثواب) ہے

۱۱۔ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۔ براء بن عازب سے روایت ہے کہا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا

Marfat.com
Marfat.com

۔۔۔ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ
الْمَرِيضِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي
وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ
الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَ
تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ (بخاری ۳۳)

۔۔۔ کہ جنازہ کے ساتھ چلیں اور
کی عیادت کے لیے جائیں اور دعوت
والے کی دعوت کو قبول کریں اور مظلوم
کریں اور قسم کو پورا کریں اور سلام کا
دیں اور چھینک مارنے والے کیلئے دعا کریں

۱۲۔ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى
أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ
مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا
أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ
أَنْ تُخَلِّفَهُ (بخاری ۲۳: ۴۷)

۱۲۔ عامر سے روایت ہے کہ نبی صلی
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے
جنازہ دیکھے اگر وہ اس کے ساتھ
سکے تو کھڑا رہے یہاں تک کہ جنازے کو پیچھے
دے یا جنازہ اسے پیچھے چھوڑ دے یا جنازہ
رکھ دیا جائے اس سے پہلے کہ وہ پیچھے چھوڑ جائے

۵ جنازہ کے ساتھ چلنا صرف ثواب ہی نہیں بلکہ نبی کریم صلعم کا حکم بھی ہے۔ بہت لوگ ہیں جو
اور بعض دفعہ جنازہ کے ساتھ نہیں جاتے یا بیمار کی عیادت کو نہیں جاتے یا اپنے بھائی کی دعوت
کو رد کر دیتے ہیں۔

۹ یہ جنازہ کی تعظیم کے لئے ہے اور یہ بھی اس کا منشاء ہے کہ جنازہ کو دیکھ کر اس طرح کا
جانے سے انسان کے دل پر موت کا تصور وارد ہو۔

fat.com

۱۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ قَالَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا (بخاری ۲۳: ۴۹)

۱۳- جابر سے روایت ہے کہا کہ ہم پر ایک جنازہ گذرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیئے کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے ہم نے کہا یا رسول اللہ یہ یہودی کا جنازہ ہے فرمایا جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو ۱؎

۱۴- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا (بخاری ۲۳: ۴)

۱۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جس دن نجاشی نے وفات پائی تو اسکی موت کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی نماز کی جگہ تشریف لیگئے اور لوگوں کی صفیں بندھوائیں اور چار تکبیریں کہیں ۲؎

۱؎ اس سے معلوم ہوا کہ جنازہ چاہے واقف کا ہو یا ناواقف کا مسلمان کا ہو یا غیر مسلم کا اس کی تعظیم کرنی چاہیے۔

۲؎ نجاشی شاہ حبش تھا جو آپ کی دعوت اسلام پر مسلمان ہوا۔ آپ نے اس کا جنازہ غائبانہ پڑھا۔ چار تکبیریں جنازہ کی ہی تھیں۔

Marfat.com

۱۵- عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ اَنَّھَا قَالَتْ نُھِیْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ یُعْزَمْ عَلَیْنَا (بخاری ۲:۲۹)

۱۵- ام عطیہ سے روایت ہے ا
کہا کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ جا
روکا گیا لیکن قطعی طور پر ہمیں منع نہیں ک

۱۶- عَنِ الْمُغِیْرَۃِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاکِبُ یَسِیْرُ خَلْفَ الْجَنَازَۃِ وَالْمَاشِیْ یَمْشِیْ خَلْفَھَا وَاَمَامَھَا وَعَنْ یَّمِیْنِھَا وَعَنْ یَّسَارِھَا قَرِیْبًا مِّنْھَا (مشکوٰۃ ۵:۵ بروایت ابوداؤد)

۱۶- مغیرہ سے روایت ہے کہ نبی م
علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازے
پیچھے چلے اور پیدل (جنازہ کے) پیچھے
اور اس کے آگے اور اس کے دائیں
کے بائیں اس کے قریب قریب ہو

۱۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَبْرٍ

۱۷- ابن عباس سے روایت ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر

---

۱۵ عورتیں زیادہ رقیق القلب ہوتی ہیں اس لئے جنازہ کے ساتھ چلنے سے روکا گیا
ممنوع قرار نہیں دیا وہ جنازہ کے ساتھ جا بھی سکتی ہیں ۔

۱۶ اس سے معلوم ہوا کہ عذر کی حالت میں سواری پر بھی جنازہ کی متابعت ہو سکتی ہے۔ پیدل
چاروں طرف قریب قریب رہیں تاکہ باری باری سے کندھا دیتے رہیں ۔

مَسْنُوْدٍ فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا

(بخاری ۲۳: ۵۴)

تشریف لیگئے اور لوگوں کی صفیں بندھوائیں اور چار تکبیریں کہیں ۱۴ھ

۱۸- قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ ... سَمَّاهَا صَلٰوةً لَيْسَ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّلَا سُجُوْدٌ وَلَا يُتَكَلَّمُ فِيْهَا وَفِيْهَا تَكْبِيْرٌ وَتَسْلِيْمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا طَاهِرًا

(بخاری ۲۳: ۵۶)

۱۸- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازے پر نماز پڑھے ..... اسے نماز کہا اس میں نہ رکوع ہے اور نہ سجدہ اور اس میں بات نہ کی جائے اس میں تکبیر اور سلام ہے اور ابن عمر بیشک باوضو نہ ہوتے نماز جنازہ نہ پڑھتے ۱۵ھ

۱۹- عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ امْرَاَةً

۱۹- سمرہ سے روایت ہے کہ ایک عورت

۱۴ھ بخاری ۲۳: ۵ میں مفصل ہے کہ آپ بیماری میں اس کی عیادت کو جاتے تھے چونکہ اس کی موت رات کو واقع ہوئی تو لوگوں نے رسول اللہ صلعم کی تکلیف کے خیال سے آپ کو خبر نہ دی تو آپ نے قبر پر جاکر جنازہ پڑھا جس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قبرستان میں جنازہ جائز ہے۔ بخاری ۸: ۲۷۲ و ۲۷۳ میں مسجد میں جھاڑو دینے والی عورت کا ذکر ہے جس کا جنازہ آپ نے قبر پر جاکر پڑھا۔

۱۵ھ نماز جنازہ کو حیثیت نماز کی ہی دی گئی مگر اس میں رکوع سجدہ نہیں

Marfat.com
Marfat.com

مَاتَتْ فِي بَطْنٍ فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسَطَهَا (بخاری ۲۹۰۶)

زچگی میں مر گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز جنازہ پڑھی تو آپ اس کے وسط (کے برابر) کھڑے ہوئے ۱۶ھ

۲۰۔ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ (بخاری ۲۳ (۱۵))

۲۰۔ طلحہ سے روایت ہے کہا میں نے ابن عباس کے پیچھے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو سورہ فاتحہ پڑھی اور (بعد میں) فرمایا تاکہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے ۱۷ھ

۱۶ھ امام کو میت کے وسط کے برابر کھڑا ہونا چاہئے۔ امام بخاری نے کتاب الجنائز (بخاری ۲۲:۶۴) میں اس حدیث کو ذیل کے عنوان کے نیچے رکھا ہے این یقوم من المرأة والرجل یعنی عورت یا مرد میت کے جنازہ پر امام کہاں کھڑا ہو۔ اور حدیث یہی بیان کی ہے اور یوں بتایا کہ اس بارہ میں مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں۔ میت کے وسط کے برابر امام کو کھڑا ہونا چاہئے ابوداؤد اور ترمذی میں انس کی روایت ہے کہ وہ مرد کا جنازہ پڑھاتے وقت اس کے سر کے برابر اور عورت کا جنازہ پڑھاتے وقت اس کے وسط کے برابر کھڑے ہوتے اور کہا کہ رسول اللہ صلعم ایسا ہی کرتے تھے امام بخاری نے دونوں کو ایک ہی حکم میں رکھ کر اس روایت کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۱۷ھ جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے ابن عباس نے اسے قدرے اونچا پڑھ دیا تاکہ سب لوگوں کو علم ہو جائے۔ دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

rfat.com

Marfat.c

۲۱-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ (مشکوٰۃ ۵:۵ بروایت ابوداؤد)

۲۱- ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لئے دعا کو خالص کرو ۱۵ھ

۲۲-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ

۲۲- ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو فرماتے۔ اے اللہ ہمارے زندوں کی اور ہمارے مردوں کی اور ہمارے حاضر کی اور ہمارے غائب کی اور ہمارے چھوٹوں کی اور ہمارے بڑوں کی اور ہمارے مردوں کی اور ہماری عورتوں کی مغفرت

۱۵ھ تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا ہے۔ آپ نے بتایا کہ خلوص دل سے میت کی مغفرت اور ترقی درجات کے لئے دعا کی جائے۔ تکرار سے بھی خلوص پیدا ہوتا ہے ایک مسنون دعا

۱۲ اگلی حدیث میں مذکور ہے۔

arfat.com

أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى
الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا
فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ
لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا
بَعْدَهُ (مشکوٰۃ ۵: ۵ بروایت ابوداؤد)

فرمائے اللہ تو ہم میں سے جسکو زندہ رکھے ا
اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسکو موت د
تو اسکی موت ایمان پر ہو اے اللہ ہمیں ا
تو اسکے ثواب سے محروم نہ رکھ اور نہ اسکے بعد ہم کو فتنہ
ڈالی ۱۹ھ

۲۳- قَالَ الْحَسَنُ يُقْرَأُ عَلَى
الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا
فَرَطًا وَسَلَفًا وَأَجْرًا (بخاری ۲۳/۱۵)

۲۳- حسن کہتے ہیں کہ بچے پر سورہ فا
پڑھی جائے
اور کہے اے اللہ اسے ہمارے پہلے بھیجا ہو
(سامان) اور آگے چلنے والا اور (موجب) اج

۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۹ھ یہ ایک جامع دعا ہے جس میں نہ صرف ایک میت کے لئے دعا ہے بلکہ سب مرنے والے
اور سب زندہ اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ آپ کی بعض اور دعائیں بھی بعض احادیث میں
ہیں۔ مثلاً ایک دعا یوں ہے۔ اللّٰھم فلان فی ذمتک وحبل جوارک فقہ من فتنۃ
وعذاب النار وانت اھل الوفاء والحق اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم

اور ایک میں آخر یہ لفظ ہیں حیّنا شفعاء فاغفر لہ۔

الَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَهٗ یَخْنُقُهَا
فِی النَّارِ وَالَّذِیْ یَطْعَنُهَا یَطْعَنُهَا
فِی النَّارِ (بخاری ۲۳: ۸۳)

جو اپنے آپ کو گلا گھونٹ کر مارتا ہے تو وہ آگ
گلا گھونٹتا رہیگا اور جو اپنے آپ کو برچھے سے مار
ہے تو وہ آگ میں اپنے آپ کو برچھے سے مارتا رہیگا

۲۵۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ
بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ
فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَیُّهُمْ
اَکْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا
اُشِیْرَ لَهٗ اِلٰی اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ
فِی اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِیْدٌ
عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ

۲۵۔ جابر سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے مقتولو
میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑ
میں اکٹھا کرتے تھے پھر فرماتے ان میں
سے کس نے قرآن کو زیادہ حفظ کیا تھا جب
ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اُ
لحد میں آگے کرتے اور فرمایا میں قیا
کے دن ان کا گواہ ہوں اور ان کے

---

۲۴ زندگی خدا کی دی ہوئی سب سے بڑی نعمت ہے۔ خودکشی کرنے والا انسان اس نعمت
کی تحقیر کرتا ہے صرف اس لئے کہ وہ تھوڑا سا دکھ برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے اسلام میں خودکشی
پر سخت وعید ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے خودکشی کرنے والے کا جنازہ نہیں
پڑھا مگر یہ ثابت ہے کہ صحابہ نے پڑھا ہے اس لئے جنازہ کی ممانعت نہیں۔

اَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِیْ دِمَآئِهِمْ وَلَمْ یُغَسَّلُوْا وَلَمْ یُصَلَّ عَلَیْهِمْ

(بخاری ۲۳: ۲: ۷۲)

خون میں انہیں دفن کرنیکا حکم دیا اور نہ انہیں غسل دیا گیا اور نہ ان پر نماز پڑھی گئی[۱]

۲۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَدْخَلَ الْمَیِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (مشکوٰۃ ۵: ۶ بروایت احمد)

۲۶- ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت میت کو قبر میں داخل کرتے فرماتے کہ میں اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے حکم کے ساتھ اور رسول اللہ کی شریعت کے مطابق دفن کرتا ہوں۔

۲۷- عَنْ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَثٰی عَلَی الْمَیِّتِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ بِیَدَیْهِ

۲۷- محمد سے مرسل روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اکٹھا میت پر تین لپیں مٹی کی ڈالیں

---

[۱] میدان جنگ میں غسل کا اہتمام ایک مشکل کام ہے ویسے بھی شہداء کا خون ان کے ایمان کی شہادت ہے ان کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی گئی شاید اسی لئے کہ اسقدر اہتمام میدان جنگ میں مشکل ہو جاتا ہے۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی وفات کے قریب شہدائے اُحد کی نماز جنازہ انکی قبروں پر جا کر پڑھی۔ دعائے مغفرت شہید ہو یا نبی سب کیلئے ہو سکتی ہے۔

at.com

جَمِيعًا وَّاَنَّهٗ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ
ابْنِهٖٓ اِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ
حَصْبَآءَ (مشکوٰۃ ۵:۶)

اور کہ آپ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر
پانی چھڑکوایا اور اس پر سنگریزے
رکھے۔

۲۸ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ
رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا (بخاری ۲۲:۹۶)

۲۸۔ سفیان تمار (کھجور بیچنے والے
سے روایت ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی قبر کو اونٹ کے کوہان کی طرح دیکھا[۲۲]

۲۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى
عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ
۵:۶ بروایت مسلم)

۲۹۔ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قبر
پکی بنائی جائے اور کہ اس پر عمارت
بنائی جائے اور کہ اس پر بیٹھا جائے۔[۲۳]

---

۳۰ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ

۳۰۔ حضرت عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

۲۲ یعنی قبر کی شکل اوپر سے ایسی تھی جیسے اونٹ کا کوہان اوپر کو اٹھا ہوا ہو۔
۲۳ یہ اسلئے روکا کہ اسی سے آہستہ آہستہ قبر پرستی کی بیماری شروع ہوتی ہے۔ اسی لئے قبر
پر بیٹھنے سے بھی روکا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ
اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا
فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ
تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا
اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِّنْ تَلْبِيْنَةٍ
فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيْدٌ فَصُبَّتِ
التَّلْبِيْنَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ
كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اَلتَّلْبِيْنَةُ مُجَمَّةٌ لِّفُؤَادِ الْمَرِيْضِ
تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ (بخاری ص۷۶۴)

کی بیوی سے روایت ہے کہ ان کی عادت
تھی کہ جب ان کے خاندان میں سے کوئی
مرجاتا تو اس کے لیے عورتیں جمع ہو کر
پھر منتشر ہو جاتیں سوائے اسکے گھر والوں اور
خاص تعلق والوں کے تو تلبینہ کی ہانڈی کا حکم
دیتیں تو وہ پکائی جاتی پھر ثرید بنایا جاتا اور
تلبینہ اس پر ڈال دیا جاتا پھر فرماتیں
اس میں سے کھاؤ کیونکہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے
تھے کہ تلبینہ بیمار کے دل کو راحت دیتا ہے
اور کچھ غم کو دور کرتا ہے ۲۴ھ

۲۴ھ تلبینہ (لبن۔ دودھ) ایک غذا تھی جو جَو دودھ اور شہد سے تیار ہوتی۔ سفید رنگ ہونے کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ اور ثرید روٹی کو ٹکڑے کرکے اور اوپر سے شوربا ڈال کر تیار ہوتا اور بعض وقت اس میں گوشت اور انڈے بھی ڈالے جاتے۔ صرف خاص تعلق والے اور میت کے گھر والے لوگوں کو کھانا کھلایا جاتا۔

rfat.com
rfat.com

۳۱۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ

(بخاری ۳۳: ۴۰)

۳۱۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن حارثہ اور جعفر اور ابن رواحہ کے قتل کی خبر پہنچی تو آپ اس طرح بیٹھ گئے کہ آپ کے (چہرے) پر غم ظاہر تھا اور میں دروازے کے دراڑ میں سے دیکھ رہی تھی ۲۵ھ

۳۲۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا

(بخاری ۲۳: ۹۷)

۳۲۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کو برا مت کہو کیونکہ انہوں نے جو کچھ آگے بھیجا تھا وہ پالیا۔

۲۵ھ الما رغم کے لئے میت پر بیٹھنا مسنون ہے میت کے لئے دعا یا بصورت جنازہ تھی یا قبر پر جاکر۔ مجلس تعزیت میں دعا کسی حدیث سے ثابت نہیں +

Marfat.com
Marfat.com

۳۳۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ (بخاری ۲۳: ۹۴)

۳۳۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں یکایک مرگئی اور میرا خیال ہے اگر اسے بولنے کا موقع مل جاتا تو خیرات کرتی تو اگر میں اسکی طرف سے خیرات کروں تو کیا اسے ثواب ملیگا فرمایا ہاں۔

۳۴۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ تُوُفِّيَتْ اُمُّهٗ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا اَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا (بخاری ۱۵۵: ۱)

۳۴۔ سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ اسکی ماں مرگئی اور وہ اسکے پاس نہ تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اور میں موجود نہ تھا تو کیا اسے کچھ فائدہ دے گا اگر کوئی چیز میں اس کی طرف سے صدقہ کردوں فرمایا ہاں تو اس نے کہا تو میں آپ کو گواہ ٹھیراتا ہوں کہ میرا باغ مخراف انکی طرف سے صدقہ ہے ۲۶

(نوٹ بر صفحہ ۲۴۱)

fat.com

۳۵۔ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (مشکوٰۃ ۵:۸ بروایت مسلم)

۳۵۔ بریدہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو تعلیم دیتے جس وقت وہ قبروں کی طرف نکلیں کہیں مومنوں میں سے اور مسلمانوں میں سے اس جگہ کے رہنے والو تم پر سلامتی ہو اور ہم جب خدا چاہے تم سے ضرور ملنے والے ہیں ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں۔

(نوٹ از صفحہ ۲۴۰)

ف ان دونوں حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ میت کیلئے موجب ثواب ہوتا ہے۔ حدیث ۳۴ میں جس صدقہ کا ذکر ہے وہ صدقہ جاریہ تھا۔ لیکن قرآن کا پڑھنا یا قبر پر پڑھوانا یا اس کا ثواب میت کو بخشنا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

باب ۱۶

صدقہ۔ زکوٰۃ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱۔ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ (۲: ۲۶۱)

۲۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱۔ ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ایک دانہ کی مثال ہے جو سات بالیں اگائے ہر ایک بال میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کو چاہتا ہے کئی گنا کر کے دیتا ہے۔

۲۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ان اچھی چیزوں سے خرچ کرو جو تم کماتے ہو اور اس سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے

rfat.com
rfat.com

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ (۲/۲۶۷)

۲۔ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ
فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوهَا وَ
تُؤْتُوهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ
لَّكُمْ (۲:۲۷۱)

۴۔ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى
الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ
السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي
الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ (۲:۱۷۷)

۵۔ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ

نکالا ہو اور ردی چیز (دینے) کا قصد نہ کرو۔

۳۔ اگر تم صدقات کو کھلے طور پر دو تو کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر تم ان کو چھپاؤ اور محتاجوں کو دو تو وہ تمہارے لئے اچھا ہے۔

۴۔ لیکن بڑا نیک وہ ہے جو اللہ اور آخرت کے دن اور فرشتوں اور کتاب اور نبیوں پر ایمان لائے اور اس کی محبت کے لئے قریبیوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوالیوں کو اور غلاموں کے آزاد کرنے میں مال دے اور نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔

۵۔ صدقات صرف ناداروں کیلئے

arfat.com

وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ (۹: ۶۰)	ہیں اور مسکینوں (کیلئے) اور کارکنوں (کیلئے) (صدقات) پر مقرر ہیں اور (ان کیلئے) جنکی تالیف فروری ہے اور غلاموں کے آزاد کرنے اور قرضداروں اور اللہ کی راہ میں (خرچ کرنے کیلئے) اور مسافروں

صدقہ کا لفظ صِدْق سے ہے جس کے معنے سچائی ہیں اور اس سے مراد خدا کی راہ میں اپنے یا اپنی قوت کو خرچ کرنا ہے اور زکوٰۃ زکی سے مشتق ہے جس کے معنے پاک کرنا یا نشو ونما دینا ہیں۔ اور مال پر ایک مقررہ ٹیکس ہے۔ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کو اس بیج سے مثال دی گئی ہے جس بونے سے ایک دانہ سے سات سو دانہ بلکہ اس سے بھی کئی گنا بن جاتا ہے (۱)۔ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنا چاہیئے جو انسان کماتا ہے ردی چیز نہ ہو (۲)۔ خیرات علانیہ بھی دی جا سکتی ہے جیسے چندہ اور غربا کو مخفی رکھ کر بھی دی جا سکتی ہے (۳)۔ خدا کی رضا کے لئے مال خرچ کرنے کے علاوہ زکوٰۃ بھی دے (۴)۔ زکوٰۃ کے مصرف بتا دیئے گئے ہیں (۵)۔

احادیث نبوی میں صدقہ کے مفہوم کو بہت وسعت دی گئی ہے (ح - ۱ تا ۴)۔ بیوہ اور مسکین کی خبر گیری جہاد کی طرح ہے (ح - ۵)۔ کتے کی پیاس کو بجھانا بھی بہت بڑے ثواب کا کام ہے اور بے زبان پر رحم سے ثواب ملتا ہے (ح - ۶) خیرات کو اتنا چھپائے کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ لگے کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے (ح - ۷)۔ سوال کرنا اچھا نہیں اس سے بہتر ہے کہ جنگل سے لکڑی اکٹھی کر کے اس سے گذارہ کرلے (ح - ۸)۔ زکوٰۃ کے علاوہ بھی مال میں دوسروں کا حق ہے (ح - ۹)۔ زکوٰۃ فرض کی گئی ہے کہ اغنیاء سے لے کر غربا میں تقسیم کی جائے (ح - ۱۰)۔ زکوٰۃ کا نصاب اور شرح (ح - ۱۱ و ۱۲) زکوٰۃ اس مال پر ہے جس پر ایک سال گذر جائے (ح - ۱۳)۔ جس مال کی زکوٰۃ

نکلتی رہے وہ ایسا خزانہ نہیں جس کے رکھنے پر عذاب ہو (ح ۱۴) - تجارت کے مال میں سے بھی زکوٰۃ دی جائے (ح - ۱۵) - یتیم کے مال سے بھی زکوٰۃ دی جائے (ح - ۱۶) - زکوٰۃ کے روکنے پر حضرت ابوبکر نے لشکر کشی کی (ح - ۱۷) - زکوٰۃ وصول کرنے والوں سے حساب لینا چاہیے (ح - ۱۸) زکوٰۃ کا اندازہ لگاتے وقت ایک تہائی یا ایک چوتھائی زکوٰۃ اس غرض کے لئے چھوڑی جا سکتی ہے کہ زکوٰۃ دینے والا اپنے طور پر خرچ کر دے (ح - ۱۹) - زرعی پیداوار میں سے دسواں یا بیسواں حصہ لیا جا سکتا ہے (ح - ۲۰) - مدفون خزانہ میں بیت المال کا پانچواں حصہ ہے - اسی طرح عنبر اور موتیوں میں (ح ۲۱ و ۲۲) ۔

۱ - عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ فَقَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَقَالَ یَعْمَلُ بِیَدِہٖ فَیَنْفَعُ نَفْسَہٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ یُعِیْنُ ذَا الْحَاجَۃِ الْمَلْھُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ فَلْیَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ

۱ - ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی جس کے پاس مال نہ ہو فرمایا اپنے ہاتھ سے مزدوری کرے اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی دے انہوں نے عرض کیا اگر یہ نہ ملے فرمایا تو حاجتمند مصیبت زدہ کی امداد کرے انہوں نے عرض کیا اگر (یہ بھی) نہ ہو سکے فرمایا نیک کام

Marfat.com

وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ (بخاری ۲۴: ۳۱)

کرے اور برائی سے بچا رہے یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔ [1]

۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سُلَامَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَدَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ (بخاری ۵۶: ۷۲)

۲- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ ہے ایک آدمی کی مدد کرے اس کو جانور پر سوار کرے یا اس کے بوجھ کو اس پر لادے (یہ) صدقہ ہے اور اچھی بات ہر قدم جو وہ نماز کے لئے اٹھائے صدقہ ہے اور راستہ بتانا صدقہ ہے۔

[1] صدقہ کے مفہوم میں نہ صرف مال کا خرچ کرنا آتا ہے بلکہ کسی حاجتمند کی مدد، کسی نیک کام کا کرنا یا برے کام سے بچنا بھی صدقہ ہے یعنی انسان اپنے مال کو خدا کی راہ میں لگائے یا اپنی قوت سب صدقہ ہے۔ دوسری تعلیم اس میں یہ دی ہے کہ ہر انسان کو کوشش کرنی چاہیے کہ محنت مزدوری کرکے مال کمائے پھر خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ اس سے اگلی دو حدیثوں میں بھی صدقہ کے مفہوم کو وسیع کیا ہے یہاں تک کہ اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی ملنا بھی ایک صدقہ ہے۔

at.com

۳- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ

(بخاری ۴۶:۲۴)

۳- ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹادے یہ (بھی) صدقہ ہے۔

۴- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ اِنَاءِ اَخِیْكَ (مشکوٰۃ)

(بروایت احمد)

۴- جابر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے اور نیکیوں میں سے یہ ہے کہ اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی سے ملے اور کہ اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالے

۵- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِیْ لِلْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِیْنِ كَالْمُجَاهِدِ

۵- ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ اور محتاج کیلئے کوشش کرنیوالا اللہ کی راہ میں

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوِ الْقَائِمِ اللَّیْلَ الصَّائِمِ النَّھَارَ (بخاری ۱:۶۹)

جہاد کرنیوالے کی طرح ہے یا اسکی طرح جو را
عبادت کیلئے جاگتا اور دن کو روزہ رکھتا ہ

۶- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَاَۃٍ مُوْمِسَۃٍ مَرَّتْ بِکَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَکِیٍّ یَلْھَثُ کَادَ یَقْتُلُہُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّھَا فَاَوْثَقَتْہُ بِخِمَارِھَا فَنَزَعَتْ لَہٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَھَا بِذٰلِکَ قِیْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَھَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ رَطْبَۃٍ اَجْرٌ (مشکوٰۃ: ۶ بروایت بخاری و مسلم)

۶- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بد
عورت کو بخش دیا گیا جو ایک کتے
گذری وہ ایک کنویں کے کنارہ پر بکھرا پڑ
کی وجہ سے زبان نکال رہا تھا اور قریب
تھا کہ پیاس اسے ہلاک کردے تو اس عورت
اپنا موزہ اتارا اور اسے اپنے دوپٹہ سے باندھ
اور اس کیلئے پانی نکالا اسی وجہ سے وہ بخشی گئی
کیا کہ کیا چارپایوں کی خدمت میں بھی ہمارے لئے ثوا
ہے فرمایا ہر جاندار سے نیکی کرنے میں ثواب ہے[۳]

[۲] مساکین اور بیواؤں کی خبرگیری کو بھی ایک جہاد قرار دیا ہے۔ اور جہاد افضل الاعمال ہے
[۳] انسان سے نیکی کا مقام کس قدر بلند قرار دیا گیا جب یہ بتایا گیا کہ ایک کتے کی جان کو بچانے

[۶] سے بھی ایک بدکار عورت کو بخش دیا گیا۔

at.com

۷- قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ (بخاری ۲۴: ۱۳)

۷- ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا اور ایک شخص ہے کہ صدقہ دیتا ہے اور اسے یہاں تک چھپا کر دیتا ہے کہ جو اس کا دایاں ہاتھ خرچ کرتا ہے اس کا بایاں ہاتھ اسے نہیں جانتا ۵۴

۸- عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ

۸- زبیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اگر تم میں سے ایک شخص اپنی رسی لیکر اپنی پیٹھ پر لکڑی کا گٹھا لائے اور اسے بیچے اور اللہ اس سے اسکی آبرو بچائے تو اس کے لئے یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے

۵۴ دنیا میں بہت لوگ ہیں جو یہ دکھانے کیلئے کہ ہم کس قدر غریبوں پر رحم کرتے ہیں دکھا دکھا کر دیتے ہیں ایسا صدقہ عند اللہ قابل قبول نہیں۔ بائیں کو یہ معلوم نہ ہو کہ دائیں نے کیا دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے اپنے دل میں بھی یہ نہ گذرے کہ میں ایک بہت بڑا کام کر رہا ہوں بلکہ ایسا محسوس کرے کہ ابھی اس نے خدا کی نعمتوں کا حق ادا نہیں کیا۔

arfat.com

اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ (بخاری ۲۴:۵۰)

۹- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَلْاٰيَةَ

(مشکوٰۃ ۶:۶ بروایت ترمذی)

وہ اسے دیں یا نہ دیں ۵ہ

۹- فاطمہ بنت قیس سے روایت ۔

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا زکوٰۃ کے علاوہ مال میں حق ۔

پھر یہ آیت پڑھی

یہ نیکی نہیں کہ تم اپنے مونہوں

مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو۔ آخر آ

تک ۶ہ

۵ہ اس حدیث میں سوال کرنے سے سختی سے روکا ہے۔ گداگروں اور گداگروں کی تعداد بڑ
والوں کے لئے اس میں سبق ہے۔ جو لوگ اس بات کے انتظار میں رہتے ہیں کہ کوئی مانگنے و
آئے تو اپنی زکوٰۃ کے چند پیسے اسے بھی دیدیں وہ گداگروں کی تعداد کو بڑھاتے ہیں۔ یہ اگ
بات ہے کہ اگر کوئی سوال کرنے والا آجائے تو اسے اپنے مال سے کچھ دینے سے انکار نہ ک
جائے۔ خودداری انسانیت کا بہت بڑا جوہر ہے۔ اور دوسروں سے سوال کرنا خواہ ا
کے اندر حسن طلب کا رنگ بھی ہو اسلام میں ممنوع ہے۔

۶ہ یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ زکوٰۃ اور خیرات دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ پیغمبر خدا کا صاف
ارشاد ہے کہ ہر انسان کے مال میں دوسروں کے دو حق ہیں۔ ایک حق زکوٰۃ ہے (باقی برصفحہ ۲

۱۰- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ ادْعُھُمْ اِلٰی شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ فَاِنْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً

۱۰- ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ انہیں دعوت دیں کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں اور کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو اگر وہ اسے مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اگر وہ یہ بھی مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے ان کے مالوں میں ان پر زکوٰۃ فرض ٹھیرائی ہے

(بقیہ صفحہ ۲۵۰) جو بیت المال وصول کر کے مستحقین میں تقسیم کرتا ہے۔ دوسرا حق یہ ہے کہ اپنے طور پر انسان خیرات کرے چنانچہ آیت قرآنی میں جو آپ نے اس موقعہ پر پڑھ کر سنائی اور جو عنوان اب میں لکھ رہا ہوں خدا کی محبت کیلئے قریبیوں یتیموں اور مسکینوں کو مال دینے کے ذکر کے بعد زکوٰۃ کا الگ ذکر ہے۔ اسی آیت کی تفسیر یہ حدیث ہے۔

arfat.com

فِیْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِیْ فُقَرَائِهِمْ

(بخاری ۲۴:۱)

جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے محتاجوں کو دی جائے گی

۱۱۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْهَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ (بخاری ۴:۲۴)

۱۱۔ ابو سعید سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوۃ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ ہے

---

۱۰ صدقہ کا لفظ زکوٰۃ اور خیرات دونوں پر بولا گیا ہے۔ یہاں صدقہ سے مراد زکوٰۃ ہے اس لئے کہ اسکے آگے لفظ آئے ہیں توخذ من اغنیائھم۔ یہ صدقہ مالداروں سے لیا جائیگا گویا یہ اپنے طور پر دینے کی چیز نہیں بلکہ کوئی دوسرا اسے لیتا ہے اور یہ بیت المال ہے خواہ حکومت کا بیت المال ہو خواہ قوم یا جماعت کا ہو اور اسی بیت المال کا کام اسے تقسیم کرنا ہے۔

۱۱ کم سے کم مال جس پر زکوٰۃ کی ادائگی فرض ہوتی ہے نصاب کہلاتا ہے۔ اس حدیث میں اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔ چاندی۔ اونٹ۔ غلہ اور ان تینوں میں نصاب الگ الگ ہیں۔ چاندی میں پانچ اوقیہ (جمع اواق) جو ۵۲½ تولہ ہے۔ اونٹوں میں پانچ اونٹ (ذود ۳ تا ۱۰) تین سے دس تک یا کم و بیش اونٹ

(باقی بر صفحہ ۲۵۳)

fat.com

۱۲-عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ
عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ
فَھَاتُوْا صَدَقَۃَ الرِّقَّۃِ مِنْ
کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمٌ وَلَیْسَ
فِیْ تِسْعِیْنَ وَمِائَۃٍ شَیْءٌ فَاِذَا
بَلَغَتْ مِائَتَیْنِ فَفِیْھَا خَمْسَۃُ
دَرَاھِمَ (مشکوٰۃ ۱۵۴: از روایت ترمذی)

۱۲-علی سے روایت ہے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ
معاف کی ہے ہاں چاندی کی زکوٰۃ دو
ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم اور
ایک سو نوے (درہم) میں کوئی زکوٰۃ نہیں
اور جب دو سو (درہم) کو پہنچ جائیں تو اُن میں
پانچ درہم زکوٰۃ ہے ۵۹

(بقیہ صفحہ ۲۵۲) غلہ میں پانچ وسق (ایک وسق ساٹھ صاع) یا تین سو صاع جو قریب ایک ٹن غلہ ہوگا
یہ دوسرے حساب سے قریباً ۱۸ من۔ سونے کا نصاب ۲½ تولے ہے۔ بکریوں کا چالیس۔ نصاب کے اس فرق
سے معلوم ہوگا کہ نصاب کا انحصار حالات پر ہے۔

۵۹ اس حدیث میں چاندی کی شرح زکوٰۃ دی ہے جو چالیسواں حصہ ہے یعنی ۲½ فیصدی بعض
دوسری چیزوں میں جیسے جانوروں میں اونٹوں اور بکریوں کی تعداد بتائی ہے جو زکوٰۃ میں دی جائیں
لیکن موجودہ حالات میں جب ہر چیز کا حساب نقدی کے رنگ میں تبدیل ہو سکتا ہے اس میں
کوئی حرج نہیں۔ اگر سارے مال میں جس رنگ میں بھی وہ کسی کے پاس ہو اڑھائی فیصدی کے حساب
زکوٰۃ دی جائے۔ اس حدیث میں سواری کے گھوڑوں اور غلاموں کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ کیا ہے۔

arfat.com

۱۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَکٰوۃَ فِیْہِ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْہِ الْحَوْلُ (مشکوٰۃ ۶ بروایت ترمذی)

۱۳۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال کو حاصل کرے اس میں کوئی زکوٰۃ نہیں یہانتک کہ اس پر سال گذر جائے [۱]

۱۴۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَھَبٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکَنْزٌ ھُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدَّی زَکٰوتُہٗ فَزُکِّیَ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ (مشکوٰۃ ۶: بروایت ابوداؤد)

۱۴۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہا کہ میں سونے کے زیور پہنتی تھی میں نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ خزانہ ہے۔ فرمایا جب وہ اس مقدار کو پہنچے کہ اسکی زکوٰۃ ادا ہونی چاہیے پھر اسکی زکوٰۃ دی جائے تو یہ خزانہ نہیں [۲]

---

[۱] ایک سال جب تک جمع شدہ مال پر پورا نہ ہو اس پر زکوٰۃ نہیں۔ زکوٰۃ سالانہ ہے۔ یعنی ہر سال کے گذرنے پر جمع شدہ مال کا حساب کرکے اس کا چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ دیا جائے۔

[۲] کنز یا خزانہ کے لفظ میں اشارہ اس آیت قرآنی کی طرف ہے الذین یکنزون الذھب والفضۃ (۹: ۳۴) یہاں سونا چاندی جمع کرنے والوں کے لئے عذاب کا وعید ہے تو آپ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس سونا اور چاندی جمع ہو اور وہ اسکی زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو وہ ایسا کنز نہیں جس پر عذاب ہو۔ عورت کا زیور خواہ وہ اسے پہن رہی ہو جس طرح حضرت ام سلمہ نے پہنا ہوا تھا خواہ دوسرا

[۳] ہو اس پر زکوٰۃ کی ادائگی اس حدیث کی صراحت سے ثابت ہے۔

fat.com

۱۵- عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِيْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ (مشکوٰۃ ۶: بروایت ابوداؤد)

۱۵- سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے کہ اس سے جس کو ہم نے بیچنے کیلئے تیار کیا ہے زکوٰۃ نکالیں ۱۲

۱۶- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَّلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ (مشکوٰۃ ۶ بروایت ترمذی)

۱۶- عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کیا پس فرمایا خبردار ہو جاؤ جو شخص یتیم کا والی ہو اور اس یتیم کا مال ہو تو اس مال کو تجارت میں لگائے اور یونہی نہ رہنے دے یہانتک کہ زکوٰۃ اسے کھا جائے ۱۲

۱۵ یعنی تجارت کے مال پر بھی زکوٰۃ ہے۔ مگر چونکہ یہ مال آتا جاتا رہتا ہے یعنی تجارت کی چیزیں فروخت ہوتی ہیں پھر نئی آتی رہتی ہیں۔ اور کسی حدیث میں یہ صراحت نہیں کہ اس پر زکوٰۃ کس طرح کی جاتی تھی اس لئے اس میں اور ایسا ہی صنعتی کارخانوں میں سالانہ نفع پر زکوٰۃ ادا کرنا مناسب ہے۔

۱۶ زکوٰۃ مال پر ہے خواہ وہ مال کسی کا ہو۔ اس لئے یتامیٰ کے مال کو تجارت میں لگانے کا حکم دیا تاکہ وہ مال اگر ایک وقت زکوٰۃ کی ادائگی سے کم ہو تو دوسری طرف تجارت سے بڑھتا بھی رہے

(باقی برصفحہ ۲۵۶)

Marfat.com

۱۷-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ كَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ

۱۷-ابوہریرہ سے روایت ہے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر (خلیفہ) ہوئے اور عرب میں سے جنہیں انکار کرنا تھا منکر ہوئے حضرت عمر نے کہا آپ کس طرح لوگوں سے لڑنا چاہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اسوقت تک لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کریں سو جو اس کا اقرار کریگا وہ اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیگا سوائے اسکے کہ اس پر کوئی حق ہو

(بقیہ صفحہ ۲۵۵) جن عورتوں یا مردوں کو یہ فکر دامنگیر ہوتا ہے کہ اگر وہ ہر سال اپنے زیورات سے یا اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کرتے جائیں گے تو وہ زیورات یا مال ختم ہو جائیں گے انہیں اس حدیث پر عمل کرنا چاہئے اور اپنے مال کو تجارت میں لگانا چاہئے۔ آج یہ نہایت آسان بھی ہو گیا ہے اسلئے کہ کمپنیوں میں حصے لیکر بغیر کسی تکلیف کے مال پر منافع مل سکتا ہے۔ عورتوں کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی ضرورت کے زیورات کو الگ رکھ کر باقی زیورات کو تجارت میں لگائیں اور اس سے نفع بھی اٹھائیں اور خدا کی خوشنودی بھی حاصل کریں۔

rfat.com
rfat.com

عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ
مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَ
الزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ
وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا
يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى
مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ
إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ
أَبِيْ بَكْرٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

(بخاری ۲۴:۱)

اور اسکا حساب اللہ لیگا تو (ابوبکر نے) کہا اللہ
کی قسم میں اس سے ضرور لڑونگا جو نماز اور
زکوٰۃ میں تفریق کریگا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق
ہے اللہ کی قسم اگر وہ مجھ سے ایک بکری کا
بچہ بھی روکیں جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان سے اس کے
نہ دینے پر لڑوں گا حضرت عمرؓ نے کہا اللہ کی
قسم بات یہ تھی کہ اللہ نے حضرت ابوبکر کے
سینے کو کھول دیا تھا سو میں سمجھ گیا کہ یہی حق
ہے۔ ۵۱۴

۵۱۴ اس حدیث میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے زکوٰۃ بیت المال میں دینے سے انکار کیا تھا۔ وہ فی الواقع کافر مرتد نہ تھے۔ رسول اللہ صلعم کے اس ارشاد کا کہ جب لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کریں تو ان سے مجھے جنگ کا حکم نہیں اس کا مطلب صرف اسی قدر ہے کہ جب کسی کافر قوم سے جنگ ہو رہی ہو اور وہ مسلمان ہو جائے تو پھر ان کے ساتھ جنگ ختم کر دینی چاہیئے لیکن اگر ایک حکومت کی رعایا کا کوئی حصہ ایسا ہو جو ٹیکس ادا کرنے سے انکار کرے تو اُن سے آخری فیصلہ سوائے جنگ کے نہیں ہو سکتا۔ اور زکوٰۃ ایک ٹیکس کے حکم میں بھی داخل ہے۔ (باقی ص ۲۵۸)

rfat.com

۱۸۔عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَسْدِ عَلٰی صَدَقَاتِ بَنِیْ سُلَیْمٍ یُدْعٰی ابْنُ اللُّتْبِیَّۃِ فَلَمَّا جَآءَ حَاسَبَہٗ (بخاری ۲۴:۲۷)

۱۸۔ابوحمید سے روایت ہے کہ رسول ا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسد کے ایک آ
کو بنی سلیم کی زکوٰۃ کا تحصیلدار بنایا اور لو
اسے ابن لتبیہ کہتے تھے جب وہ
(واپس) آیا تو آپ نے اس سے حسا
لیا ۵

۱۹۔عَنْ سَھْلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ

۱۹۔سہل سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے

(بقیہ ص۲۵۷) اس لئے کہ اس پر حکومت کے بعض مصارف کا انحصار ہے۔ ان لوگوں کا دعوے
یہ تھا کہ ہم اپنی جگہ پر زکوٰۃ کو خود خرچ کر لیں گے اور بیت المال میں اسے داخل نہیں کرینگے۔ آج جو
مسلمان اپنے طور پر زکوٰۃ کو خرچ کر کے گداگروں کی تعداد کو بڑھا رہے ہیں ان کے لئے غور کا مقا
ہے۔ اگر کوئی بیت المال نظر نہ بھی آتا ہو تو بیت المال کا بنا لینا کتنا مشکل کام ہے مگر درحقیقت
مسلمانوں کی وہ انجمنیں جو مسلمانوں کی بہبودی یا اعلائے کلمۃ اللہ کا کام کر رہی ہیں وہ ایسے
بیت المال کم رکھتی ہیں جہاں زکوٰۃ دینے سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہو جاتی ہے۔

۵ بخاری ۱۵:۷ میں یہ مفصل ذکر ہے کہ اس شخص نے کچھ حصہ مال کا رکھ لیا تھا کہ یہ مجھے بطور تحفہ
دیا گیا ہے تو رسول اللہ صلعم نے اس سے حساب لیکر وہ مال بھی بیت المال میں داخل کروایا۔

Marfat

ذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوْا
الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ
دَعُوا الرُّبُعَ (مشکوٰۃ ۶: ۱ بروایت ترمذی)

کہ جب تم اندازہ کرو تو (زکوٰۃ کا مال) لے لو اور ایک تہائی چھوڑ دو اور اگر تم ایک تہائی نہ چھوڑو تو ایک چوتھائی چھوڑ دو۔ ۱۶

۲۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ وَكَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ
(بخاری ۲۴: ۵۵)

۲۰۔ عبداللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس زمین کو بارش اور چشموں کا پانی سیراب کرتا ہو یا ایسے پانی سے سیراب کیجائے جو خود بخود سطح زمین پر بہ رہا ہو اسمیں دسواں حصہ ہے اور جو زمین کنویں کے پانی سے سیراب ہو تو اسمیں بیسواں حصہ ہے ۱۷

۱۶ یہ تیسرا یا چوتھا حصہ ایک شخص کو بطور خود خرچ کرنے کی اجازت دی جاتی تھی تاکہ وہ ان لوگوں کو جنہیں وہ زکوٰۃ کا حقدار سمجھتا ہے خود یہ مال پہنچا دے۔

۱۷ یہ اصل میں زمین پر خراج کی صورت ہے۔ جو زمین صرف بارش سے سیراب ہوتی ہو یا زرقی چشموں سے یا اپنے آپ بہنے والے پانی سے تو اس میں پیداوار کا دسواں حصہ بیت المال لے گا اور جہاں پانی کے پہنچانے کے لئے زمیندار کو مال خرچ کرنا پڑتا ہے جیسے کنویں لگا کر تو اس میں بیت المال بیسواں حصہ لیگا۔ جہاں حکومت اسلامی نہیں جو عشر وصول کرتی ہو وہاں زمیندار کے صرف اس مال پر زکوٰۃ ہوگی جو وہ پس انداز کرتا ہے۔ (باقی برصفحہ ۲۶۰)

arfat.com

۲۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ..... فِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ (بخاری ۲۴: ۶۶)

۲۱- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

۲۲- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَیْسَ الْعَنْبَرُ بِرِکَازٍ هُوَ شَیْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ وَقَالَ الْحَسَنُ فِی الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ (بخاری ۲۴: ۶۵)

۲۲- ابن عباس کہتے ہیں کہ عنبر رکاز (میں داخل) نہیں وہ ایک چیز ہے کہ سمندر اسے پھینک دیتا ہے اور حسن کہتے ہیں عنبر اور موتی میں پانچواں حصہ ہے [۱۸]

(بقیہ صفحہ ۲۵۹) اور ایک سال تک اس کے قبضہ میں رہتا ہے۔ اگر آج غیر اسلامی حکومتیں اس اسلامی اصول پر عمل کریں تو زمینداروں کی حالت دنوں میں سدھر جائے اور وہ مرفہ الحال ہو جائیں۔ عشری اس زمین کو کہا جاتا ہے جو بارش کے بہتے پانی سے یا ایسے پانی سے جو خود بخود سطح زمین پر بہہ رہا ہو سیراب ہو۔ نہری زمینوں میں چونکہ سیراب کرنے کی قیمت حکومت الگ وصول کرتی ہے اس لئے اس میں بیسواں حصہ ہی ہوگا۔

[۱۸] رکاز مدفون خزانہ جو کسی کو مل جائے یا عنبر موتی وغیرہ جو نکالے اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے۔

باب ۱۷

روزہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱- یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ ..... لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (۲:۱۸۳)

۱- وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ (۲:۱۸۴)

۲- شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ..... فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱- اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہارے لئے روزے ضروری ٹھیرائے گئے ہیں ... تاکہ تم متقی بنو۔

۲- اور جو انہیں سخت مشقت پاتے ہیں وہ ایک مسکین کا کھانا فدیہ دیں۔

۳- رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اتارا گیا ..... پس جو کوئی تم میں سے اس مہینہ کو پائے تو چاہیئے کہ اسکے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اور

فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (۲: ۱۸۵)

۴- أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ..... وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ (۲: ۱۸۷)

دنوں میں گنتی (پوری) کرلی جائے

۴- تمہارے لئے روزوں کی رات میں

عورتوں کی طرف رغبت کرنا حلال کیا

وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان

لباس ہو..... اور کھاؤ اور پیو

تک کہ تمہارے لئے صبح کی سفید دھا

سیاہ دھاری سے الگ ہو جا

پھر رات تک روزے کو پورا کر

روزے کی غرض یہ ہے کہ انسان متقی بنے یعنی اس میں بدی سے بچنے اور نیکی کے کام کرنے کی قو
پیدا ہو (۱)۔ جو لوگ اس میں اپنی برداشت سے زیادہ مشقت پاتے ہوں وہ مسکین کا کھانا
دیں (۲)۔ یہ روزے رمضان کے مہینے میں رکھے جائیں جس مہینے میں قرآن کا نزول شروع ہوا
اور مسافر بعد میں رکھ لیں (۳)۔ روزہ جو بھوک اور پیاس اور خواہشات جنسی پر غلبہ حاص
کرنا سکھاتا ہے صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک ہے (۴)۔
تفصیلی احکام احادیث میں ہیں۔ روزے میں فحش گوئی لڑائی بدگوئی منع ہے اور روزہ د
کے منہ کی خوشبو مشک سے اچھی ہے (ع - ا)۔ جس شخص نے جھوٹ نہیں چھوڑا اس کو (باقی برصفحہ ۲۶۳)

روزے کا کوئی فائدہ نہیں پہنچا (ح - ۲) - روزے میں خیرات (خدمت خلق) کی قوت کو بڑھاؤ (ح - ۳) - شک ہو کہ رمضان شروع ہوا ہے یا نہ تو روزہ نہ رکھے (ح - ۴) - روزہ کی ابتدا اور انتہا کے اوقات (ح - ۵ و ۶) سحری کھا کر روزہ رکھنا افضل ہے (ح - ۷) سحری نماز فجر کے قریب کھانی چاہیئے (ح - ۸) - سفر میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے (ح - ۹) - جو تکلیف اٹھا کر سفر میں روزہ رکھتا ہے غلطی کرتا ہے (ح - ۱۰) - بیماری میں روزہ نہ رکھے دودھ پلانے والی اور حاملہ بھی روزہ نہ رکھیں - زیادہ بڑھاپے میں بھی روزہ چھوڑ سکتا ہے (ح - ۱۱) - حائضہ روزے بعد میں پورے کرے - نماز کے لئے یہ حکم نہیں (ح - ۱۲) - رمضان کے چھوڑے ہوئے روزے اگلے شعبان میں بھی رکھے تو حرج نہیں (ح - ۱۳) عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے (ح - ۱۴) - بھول کر کھا پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا (ح - ۱۵) - روزہ دار کا کلی کرنا، غسل کرنا، اپنے اوپر ٹھنڈا کپڑا ڈالنا جائز ہے (ح - ۱۶) قے آجائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا (ح - ۱۷) - آخری عشرہ میں اعتکاف اور لیلۃ القدر کی تلاش (ح - ۱۸ و ۱۹) +

۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ جُنَّةٌ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْهَلْ وَاِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهٗ اَوْ شَاتَمَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ	۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے سو چاہیئے کہ (روزہ رکھنے والا) فحش باتیں نہ کرے اور نہ جہالت کی باتیں کرے اگر کوئی اس سے لڑے یا بدگوئی

rfat.com

مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ
أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى مِنْ
رِيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ
وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي
الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ
وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا.

(بخاری ۳۰: ۲)

کرے تو دو دفعہ کہدے کہ میں روزے
ہوں اور اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ
میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی
خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو
زیادہ پسندیدہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وہ اپنا کھانا پینا خواہش صرف میری (رضا کے) لئے
چھوڑتا ہے روزہ صرف میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا
بدلہ دونگا اور نیکی کا بدلہ اس کا دس گنا ہے[1]

۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ

۲- ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی
جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے

[1] بدگوئی، فحش، جھوٹ حرام ہیں مگر لوگ حلال کو چھوڑتے ہیں اور حرام کو ترک نہیں کرتے اس لئے فرمایا کہ روزہ رکھے تو حرام باتوں سے اجتناب کرنا بھی سیکھے۔ روزہ دار کے منہ کی خوشبو میں یہ اشارہ بھی ہے کہ اسکی باتیں بھی پاکیزہ ہوتی ہیں اور روحانی رنگ میں بھی اس کے منہ سے خوشبو آتی ہے۔ اگلی حدیث میں جھوٹ بولنے سے خصوصیت سے منع کیا اس لئے کہ جھوٹ تمام گناہوں کی جڑ ہے جس طرح سچائی تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔

Marfat.com

لَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ أَنْ يَّدَعَ
طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ (بخاری ۳۰:۸)

تو اللہ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا
يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ
جِبْرَئِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ
كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ
الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ
الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ (بخاری ۱:۱)

۳- ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور سب سے بڑھ کر آپ کی سخاوت کا ظہور رمضان میں ہوتا جب جبرئیل آپ کو ملتے اور وہ آپ سے رمضان کی ہر رات ملتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی میں چلتی ہوا سے بھی زیادہ فیاض تھے۔ ۵ھ

۵ھ سخاوت اصل میں مخلوق خدا کی خدمت ہے۔ تو رسول اللہ صلعم کے رمضان میں اَجود ہونے کا ذکر کرکے یہ بتایا کہ روزہ صرف برائیوں کو ترک کرنا ہی نہیں سکھاتا بلکہ نیکیوں کے لئے قوتِ عمل بھی انسان کے اندر پیدا کرتا ہے۔ یہ گویا تتقون کی تفسیر ہے کیونکہ تقویٰ بدی سے بچنے اور نیکی پر عامل ہونے کا نام ہے۔

Marfat.com

۴- قَالَ صِلَةُ عَنْ عَمَّارٍ وَمَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری ۳۰: ۱۱)

۴- صلہ عمار سے روایت کرتے ہیں جس نے شک کے دن کا روزہ رکھا تو نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی

۵- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِينُ لِي فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵- عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری یہاں تک کہ تمہارے لئے صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ ہو جائے (البقرہ - ۱۸۷) تو میں نے ایک سیاہ رسی اور ایک سفید رسی لے لی انہیں اپنے تکیے کے نیچے رکھا اور میں رات کو دیکھتا رہا مجھے امتیاز نہیں ہوتا تھا۔ تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صبح حاضر ہوا

---

۴ یعنی جب شک ہو کہ رمضان کا چاند چڑھا ہے یا نہیں تو روزہ نہ رکھے۔

at.com

فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ (بخاری ۳۰: ۱۶)

اس کا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے ۵۴

۶۔ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ (بخاری ۳۰: ۴۳)

۶۔ حضرت عمر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ادھر سے نمودار ہو جائے اور دن ادھر کو چھپ جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کرے ۵۵

۷۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً (بخاری ۳۰: ۲۰)

۷۔ انس سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے ۵۶

---

۵۴ صبح صادق کے بین ہو جانے تک سحری کھائی جا سکتی ہے۔

۵۵ جب آفتاب غروب ہو جائے تو زیادہ انتظار کی ضرورت نہیں روزہ کھولا جا سکتا ہے۔

۵۶ سحری کھا کر روزہ رکھنا افضل ہے اور انسان کی صحت کے لئے بھی یہ مفید ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

۸۔ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ یَّقُوْلُ کُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِیْ اَهْلِیْ ثُمَّ تَکُوْنُ سُرْعَةٌ بِیْ اَنْ اُدْرِكَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (بخاری ۹: ۲۷)

۸۔ ابوحازم سے روایت ہے کہ اس
سہل ابن سعد سے سُنا کہتے تھے کہ میں
اپنے گھر میں سحری کھاتا پھر مجھے جلدی
ہوتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ فجر کی نماز پاؤں گا

۹۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَعِبِ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ (بخاری ۳۰: ۳۷)

۹۔ انس سے روایت ہے کہا کہ ہم نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے تو نہ
روزہ دار روزہ رکھنے والے پر عیب لگاتا اور نہ
روزہ نہ رکھنے والا روزہ دار پر عیب لگاتا ۵۸

---

۷ سحری نام ہی اس کھانے کا ہے جو صبح صادق کے قریب قریب کھائی جائے اس حدیث سے ظاہر ہے کہ سحری کھا کر لوگ جماعت میں شامل ہونے کے لئے جلدی کرتے۔

۵۸ سفر میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن چونکہ بعد میں ان ایام کو پورا کرنا ضروری ہے اس لئے اگر ایک شخص اپنے اندر قوت برداشت پاتا ہے کہ سفر میں روزہ رکھ لے تو یہ گناہ نہیں ہاں جیسا کہ اگلی حدیث میں ہے اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر روزہ نہ رکھے۔

rfat.com
Marfat.c

۱۰۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَّرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ (بخاری ۳۰:۳۶)

۱۰۔ جابر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے تو آپ نے ہجوم کو دیکھا اور ایک شخص کو بھی جس پر سایہ کیا گیا تھا فرمایا یہ کیا ہے انہوں نے کہا روزہ دار ہے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا بڑی نیکی کا کام نہیں ۵؎

۱۱۔ قَالَ عَطَاءٌ يُفْطِرُ مِنْ كُلِّ الْمَرَضِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيْمُ فِي الْمُرْضِعِ وَالْحَامِلِ اِذَا خَافَتَا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا اَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَاَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيْرُ اِذَا لَمْ يُطِقِ

۱۱۔ عطاء کہتے ہیں ہر بیماری سے روزہ چھوڑ سکتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور حسن اور ابراہیم نے دودھ پلانے والی اور حاملہ کے بارہ میں فرمایا ہے جب دونوں کو اپنے آپ کا یا اپنے بچہ کا ڈر ہو تو روزہ نہ رکھیں پھر قضا کریں اور بڑی عمر کا بوڑھا جب روزے کی طاقت نہ رکھتا ہو

۵؎ یعنی اگر سفر میں روزہ رکھنا گناہ نہیں تو یہ بھی خیال نہ کرے کہ یہ بڑی نیکی کا کام ہے اور

یوں اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے۔

Marfat.com
Marfat.com

الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ أَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا خُبْزًا وَلَحْمًا وَأَفْطَرَ (بخاری ۶۵: ۱۱/۲۵)

تو روزہ نہ رکھے) انس نے جب بوڑھے ہوئے ایک سال یا دو سال کھانا دیا ہر روز مسکین کو روٹی اور گوشت دیتے اور روزہ نہ رکھتے تھے۔ ۱۰ھ

۱۲- قَالَ أَبُو الزِّنَادِ ..... أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ (بخاری ۳۰: ۴۱)

۱۲- ابو الزناد کہتے ہیں ..... کہ حائضہ عورت روزہ بعد میں رکھے اور نماز بعد میں نہ پڑھے۔

۱۳- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ (بخاری ۳۰: ۴۰)

۱۳- ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے سنا فرماتی تھیں مجھ پر رمضان کے کچھ روزے ہوتے تھے میں انہیں قضا نہیں رکھ سکتی تھی مگر شعبان میں ۱۱ھ

۱۰ھ حاملہ اور دودھ پلانیوالی روزہ چھوڑ سکتی ہے۔ لیکن اگر وضع حمل کے بعد دودھ پلا رہی ہے تو وہ بھی فدیہ دے سکتی ہے جیسے بوڑھے دے سکتے ہیں یہی حکم دائم المریض کا ہے کہ وہ بھی فدیہ دیکر روزہ چھوڑ سکتا ہے۔

۱۱ھ مطلب یہ ہے کہ قضا روزے رکھنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ رمضان گذرتے ہی پورا کرے اس میں سہولت دی ہے۔ شعبان میں قضا روزے رکھنے کا یہ مطلب ہوا کہ اگلا رمضان شروع ہونیوالا ہوتا تو

۱۲ روزے رکھتیں مگر ظاہر ہے کہ یہ کسی نہ کسی مجبوری کی وجہ سے ہوگا۔

at.com

۱۴۔ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ شَهِدْتُّ الْعِیْدَ مَعَ عُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ یَوْمَانِ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَامِهِمَا یَوْمُ فِطْرِکُمْ مِّنْ صِیَامِکُمْ وَالْیَوْمُ الْاٰخَرُ تَاْکُلُوْنَ فِیْهِ مِنْ نُّسُکِکُمْ (بخاری ۳۰ : ۲۶)

۱۴۔ ابو عبید سے روایت ہے کہا کہ میں عید میں حضرت عمر کے ساتھ موجود تھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ دو دن ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ایک تمہارا روزہ کھولنے کا دن ہے (یعنی عید الفطر) اور دوسرا وہ دن ہے جس میں تم اپنی قربانی میں سے کھاتے ہو (یعنی عید اضحیٰ)

۱۵۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَسِیَ فَاَکَلَ وَشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ (بخاری ۳۰ : ۲۶)

۱۵۔ ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جب بھول جا کر کھائے اور پیئے تو اپنا روزہ پورا کرے اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا [۱۲]

۱۶۔ بَلَّ ابْنُ عُمَرَ ثَوْبًا فَاَلْقَاهُ

۱۶۔ ابن عمر نے اپنا کپڑا بھگو کر اپنے اوپر

[۱۲] یعنی اس نے اپنے ارادہ سے نہیں کھایا پیا پس وہ معاف ہے۔

Marfat.com

عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَدَخَلَ الشَّعْبِيُّ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الْقِدْرَ أَوِ الشَّيْءَ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالتَّبَرُّدِ لِلصَّائِمِ (بخاری ۳۰:۳۲)

ڈالا اور انہیں روزہ تھا اور شعبی حمام گئے اور انہیں روزہ تھا اور ابن عباس کہتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ ہانڈی یا اور چیز کو چکھ لے اور حسن کہتے ہیں روزہ کلی کرے اور اپنے آپ کو ٹھنڈا کرے تو کوئی حرج

۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ (بخاری ۳۰:۳۲)

۱۷۔ ابوہریرہ سے روایت ہے جب کرے اس کا روزہ نہیں جاتا۔

۱۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (بخاری ۳۲:۳۳)

۱۸۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخر عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے اور فرماتے رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو ۱۴ھ

۱۳ھ ان باتوں میں فراخی دی ہے یہاں تک کہ ہانڈی کا نمک چکھنے میں بھی حرج نہیں۔

۱۴ھ یعنی آخری عشرہ میں بہت عبادت کرو کیونکہ لیلۃ القدر جس میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا آخری

۴ عشرہ میں ہے بعض احادیث میں بتایا ہے کہ خصوصیت سے اکیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں رات میں تلاش کرو

fat.com

۱۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا (بخاری ۳۳ : ۳)

۱۹- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میرے حجرے میں داخل کرتے اور آپ مسجد میں ہوتے تھے تو میں آپ کو کنگھی کر دیتی اور جب اعتکاف میں ہوتے تو گھر میں سوائے خاص ضرورت کے نہ آتے

Marfat.com
Marfat.com

باب ۱۸

حج۔ عمرہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱- اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ .... وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ○ (۳: ۹۵ ۹۶)

۲- اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِیْھِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ .... وَتَزَوَّدُوْا (۲: ۱۹۷)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱- پہلا گھر جو لوگوں کیلئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے برکت دیا گیا اور کیلئے ہدایت ہے ... اور لوگوں پر اللہ اس گھر کا حج کرنا فرض ہے اس پر جس طرف رستے کی طاقت ہے۔

۲- حج (کے) معلوم مہینے ہیں پس جن شخ ان میں اپنے اوپر حج لازم کیا تو حج میں اور نہ کوئی گلوچ اور نہ کوئی جھگڑا ہو۔ اور زاد راہ لے لیا کرو۔

حج کے معنے ہیں قصد کرنا اور شریعت کی اصطلاح میں خاص وقت پر خانہ کعبہ کی زیارت کیلئے جانا اس سے مراد ہے۔ عمرہ کے معنے زیارت ہیں۔ اور اصطلاحاً اس سے مراد ہے کسی وقت خانہ کعبہ کی زیارت کرنا۔ قرآن شریف میں خانہ کعبہ کو سب سے پہلا گھر قرار دیا گیا ہے جو خدا کی عبادت کے لئے مقرر ہوا اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ تمام قوموں کیلئے ہدایت اور برکت کا موجب ہوگا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا حج سب لوگوں کے لئے ضروری ٹھیرایا ہے جو وہاں تک پہنچ سکتے ہیں (۱)۔ حج کے مہینے ملک عرب میں مشہور تھے اور حج کا احرام انہی مہینوں میں باندھا جا سکتا ہے۔ اور آداب حج ملحوظ رکھے جائیں (۲)۔

حج عمر میں صرف ایک دفعہ کرنا فرض ہے اس سے زیادہ نفل کے طور پر ہو سکتا ہے (ح۔۱)۔ جو آدمی خود حج کرنے کے قابل نہ ہو اس کی طرف سے دوسرا حج کر سکتا ہے (ح۔۲)۔ حج کے لئے کافی زاد راہ کے بغیر نہ نکلنا چاہیے (ح۔۳) حج کے مہینے شوال ذیقعدہ اور ذوالحج کے دس دن ہیں (ح۔۴) حج کا لباس وغیرہ (ح۔۵ تا ۷) عورت کا لباس حج۔ دستانہ اور نقاب کی ممانعت (ح۔۸)۔ حج کیلئے میقات (ح۔۹) تلبیہ (ح۔۱۰) سب سے پہلا عمل (ح۔۱۱)۔ مردوں عورتوں کا اکٹھے طواف کرنا (ح۔۱۲)۔ سواری پر طواف اور حجر اسود کی طرف اشارہ (ح۔۱۳)۔ حجر اسود کو چومنا (ح۔۱۴)۔ دو رکنوں کا چومنا (ح۔۱۵)۔ طواف میں آداب نماز کا ملحوظ رکھنا (ح۔۱۶)۔ حائضہ کیلئے حکم (ح۔۱۷)۔ حج کے بعض دیگر احکام (ح۔۱۸ تا ۲۳) تمتع (ح۔۲۴)۔ قربانی کے احکام (ح۔۲۵ و ۲۶)۔ احرام کا کھولنا (ح۔۲۷)۔ منیٰ میں ٹھیرنا اور رمی جمار (ح۔۲۸ و ۲۹)۔ آخری طواف (ح۔۳۰)۔ حج کے ساتھ تجارت کا جواز (ح۔۳۱)۔

۱۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاَقْرَعَ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	۱۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ اقرع نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

Marfat.com

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَجُّ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ اَوْ مَرَّةً وَّاحِدَةً قَالَ بَلْ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ (ابوداؤد ۱۱:۱)

اور کہا یا رسول اللہ حج ہر سال فرض ہے یا (عمر میں) ایک دفعہ فرمایا۔ ایک دفعہ اور جو اس سے زیادہ کرے تو وہ نفل ہے۔

۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ ..... فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ (بخاری ۲۵:۱)

۲۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے تو قبیلہ خثعم سے ایک عورت آئی ..... عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کے بندوں پر جو حج کا فرض ہے اس نے میرے باپ کو ایسی حالت میں پایا ہے کہ وہ بہت بوڑھا ہے سواری پر بیٹھنے کے قابل نہیں تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع میں تھا۔

rfat.com

Marfat.c

۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (بخاری ۲۵:۶)

۳۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ اہل یمن حج کیا کرتے تھے اور زادراہ نہیں لیتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم توکل کرنیوالے ہیں پھر جب مکہ پہنچتے تو لوگوں سے بھیک مانگتے تو اللہ تعالیٰ نے اُتارا اور زادراہ لے لیا کرو کیونکہ زادراہ کا فائدہ (سوال سے) بچنا ہے۔

۴۔ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحَجَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِّنَ السُّنَّةِ أَنْ لَّا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ (بخاری ۲۵:۳۴)

۴۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ حج کے مہینے شوال، اور ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہیں اور ابن عباس کہتے ہیں سنت یہ ہے کہ حج کا احرام حج کے مہینوں میں باندھے [1]

---

[1] احرام (حرم۔ممنوع) وہ حالت ہے جب وہ چیز جو انسان کے لئے حلال تھی ممنوع ہو جاتی ہے۔ حالت احرام میں کیا ممنوع ہوتا ہے اس کا ذکر آگے آتا ہے۔

Marfat.com

۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَّسَّهُ الْوَرْسُ اَوِ الزَّعْفَرَانُ فَاِنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ (بخاری ۳: ۵۳)

۵- ابن عمر نبی صلی اللہ علیہ وس
سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخ
نے آپ سے پوچھا کہ احرام باندھنے
کیا پہنے فرمایا نہ قمیص پہنے اور نہ عما
اور نہ پاجامہ اور نہ ٹوپی اور نہ
کپڑا جس میں ورس یا زعفر
لگی ہو پھر اگر جوتیاں نہ پا
تو موزے پہنے اور انہیں کا
دے یہاں تک کہ وہ ٹخنوں
نیچے ہو جائیں ۵۲

۶- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَيَنْظُرُ

۶- ابن عباس کہتے ہیں کہ محرم خو
پھول سونگھ سکتا ہے اور آئینہ

۵۲ گویا معمولی پہننے کی چیزیں ممنوع ہو جاتی ہیں۔ حالت احرام میں مردوں کا لباس صر
چادریں ہیں ایک ازار کے طور پر ایک اوپر کے حصہ جسم کو ڈھانکنے کیلئے۔ عورت کے لباس کا

فِی الْمَرْأَةِ وَيَتَدَاوٰى بِمَا
يَأْكُلُ الزَّيْتَ وَالسَّمْنَ وَ
قَالَ عَطَاءٌ يَتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ
الْهِمْيَانَ وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ
وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَزَمَ عَلٰى بَطْنِهٖ
بِثَوْبٍ وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بِالتُّبَّانِ
بَأْسًا (بخاری ۲۵: ۱۸)

دیکھ سکتا ہے اور کھانے کی چیزوں
زیتون کے تیل اور گھی سے علاج
کر سکتا ہے اور عطا کہتے ہیں کہ انگوٹھی
پہن سکتا ہے اور ہمیانی باندھ سکتا ہے اور ابن
عمر نے طواف کیا اور آپ احرام باندھے ہوئے
تھے اپنے پیٹ کو کپڑے سے باندھا تھا اور حضرت
عائشہ جانگیے میں کوئی حرج نہ سمجھتی تھیں[۵۳]

۷۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا (بخاری ۲۵: ۱۹)

۷۔عبداللہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
بالوں کو جمائے ہوئے لبیک کہتے تھے[۵۴]

۸۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۔ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

---

۵۳ امام بخاری نے اس کی تشریح یوں کی ہے کہ جانگیا ان لوگوں کا لباس تھا جو اونٹ چلاتے تھے۔
۵۴ احرام سے پہلے بالوں کو پریشان ہونے سے بچانے کیلئے انہیں جما لینا جائز ہے۔

arfat.com

يَنْهَى النِّسَاءَ فِي إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ لِتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنْ أَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرًا أَوْ خَزًّا أَوْ حُلِيًّا أَوْ سَرَاوِيلَ أَوْ قَمِيصًا (ابوداؤد ۱۱-۲۹)	کہ آپ عورتوں کو احرام کی حالت میں دستانوں کے پہننے سے اور نقاب ڈالنے سے منع فرماتے تھے اور اس کپڑے کے پہننے سے جس کو ورس اور زعفران لگی ہو اسکے بعد جو اسے مختلف قسم کے کپڑوں سے پسند ہو پہنے کسم میں رنگے ہوئے کپڑے یا ریشمی کپڑے یا زیور یا پاجامہ یا قمیص ۵

۵ عورت کو معمولی لباس پہننے کی اجازت ہے۔ پاجامہ قمیص وغیرہ مگر اس کو دستانے اور نقاب پہننے سے روکا ہے اس لئے کہ یہ دونوں چیزیں مرتبہ کا نشان ہیں۔ عام عورتیں اپنے کاروبار کی وجہ سے ان چیزوں کو استعمال میں نہیں لاسکتیں اس لئے ان چیزوں کے استعمال سے منع کیا۔ کیونکہ حج میں سب کو ایک سطح پر لایا جاتا ہے۔ بخاری ۲۵: ۲۳ میں حضرت عائشہ کا قول منقول ہے۔ وَلَا تَتَلَثَّمْ وَلَا تَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ۔ عورت نہ اپنے ہونٹ چھپائے نہ اپنے منہ پر برقعہ ڈالے اور نہ ورس والا یا زعفران والا کپڑا پہنے۔

اس حکم سے کہ عورت کا منہ اور اس کے ہاتھ حج میں کھلے رہیں یہ قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جن مقامات زینت کو قرآن کریم نے چھپانے کا حکم دیا ہے ان میں ہاتھ اور منہ شامل نہیں۔ اگر منہ چھپانے کا حکم ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے خلاف منہ کھلا رکھنے کا حکم نہ دیتے۔

Marfat

۹۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ ذَا الْحُلَیْفَۃِ وَلِاَھْلِ الشَّامِ الْجُحْفَۃَ وَلِاَھْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَھْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمَ ھُنَّ لَھُنَّ وَلِمَنْ اَتٰی عَلَیْھِنَّ مِنْ غَیْرِھِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ وَمَنْ کَانَ دُوْنَ ذٰلِکَ فَمِنْ حَیْثُ اَنْشَاَ حَتّٰی اَھْلُ مَکَّۃَ مِنْ مَکَّۃَ (بخاری ۲۵: ۷)

۹۔ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے میقات ذوالحلیفہ مقرر کیا ہے اور شام والوں کے لئے جحفہ اور نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم یہ ان کے لئے بھی ہیں اور ان کے لئے بھی جو دوسرے ملکوں سے حج اور عمرے کے ارادہ سے ان پر گذریں اور جو ان مقامات سے اسطرف ہوں (یعنی مکہ کی طرف) تو جہاں سے وہ چلیں (وہیں سے احرام باندھیں) یہانتک کہ مکہ والے مکہ سے (احرام باندھیں)[۵۶]

[۵۶] وہ مقام جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے میقات کہلاتا ہے۔ مختلف اطراف سے آنے والوں کے لئے مکہ سے کچھ فاصلہ پر میقات مقرر کر دیئے گئے ہیں تاکہ وہاں سے وہ حج کے لباس میں ملبوس ہو جائیں۔

Marfat.com
Marfat.com

۱۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ (بخاری ۲۵: ۲۶)

۱۰۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک کہنا یوں تھ حاضر ہوں اے میرے اللہ حاضر ہ حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر تعریف اور احسان تیرا ہی ہے اور حکو تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے

۱۱۔ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً (بخاری ۲۵: ۶۲)

۱۱۔ عروہ سے روایت ہے کہا کہ مجھے حضر عائشہ نے خبر دی جب آپ (مکہ میں) آ تو پہلا وہ کام جس سے آپ نے ابتدا کی یہ کہ آپ نے وضو کیا پھر بیت اللہ کا طواف اور یہ عمرہ نہ تھا ۵۸

۵۷ حالت احرام میں حاجی اپنے آپ کو خدا کے دربار میں حاضر سمجھتا ہے اور سب ایک زبان میں خدا کے دربار میں حاضری کا اقرار کرتے ہیں۔

۵۸ کیونکہ صرف طواف سے عمرہ نہیں ہوتا جب تک کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ ہو۔ یہ طواف محض مکہ میں پہنچنے کا تھا۔ اور اس کے لئے وضو بھی کیا گیا۔

rfat.com
rfat.com

...عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِذَا مَنَعَ
...هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ
...جَالِ قَالَ عَطَاءٌ كَيْفَ
...هُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ
...بِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
...الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ الْحِجَابِ
...لٍ قَالَ إِيْ لَعَمْرِيْ لَقَدْ
...رَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ
...فَ يُخَالِطْهُنَّ الرِّجَالُ
...لَمْ يَكُنْ يُخَالِطْهُنَّ كَانَتْ
...شَةُ تَطُوفُ حَجْرَةً مِّنَ
...رِّ جَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ
.....وَلٰكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا
...خَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حِيْنَ يَدْخُلْنَ

۱۲- ابن جریج سے روایت ہے کہ جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا عطاء نے کہا تم کس طرح ان کو روکتے ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے مردوں کے ساتھ طواف کیا میں (ابن جریج) نے کہا پردہ سے بعد یا پہلے کہا ہاں اللہ کی قسم میں نے انہیں پردہ کے بعد دیکھا میں (ابن جریج) نے کہا مرد ان کے ساتھ کیسے ملے جلے رہتے کہا وہ ان سے ملے جلے نہ رہتے تھے حضرت عائشہ مردوں سے الگ طواف کرتیں ان میں نہ ملتیں .... مگر جب وہ بیت اللہ کے اندر جانا چاہتیں تو کھڑی رہتیں اس وقت

وَاُخْرِجَ الرِّجَالُ (بخاری ۲۵: ۶۳)

۱۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتَى الرُّكْنَ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ عِنْدَهُ وَكَبَّرَ (بخاری ۲۵: ۶۱)

۱۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ لِلرُّكْنِ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ

اندر جاتیں جب مرد نکالے جاتے

۱۳- ابن عباس سے روایت ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر بیٹھ

کا طواف کیا اور جب آپ حجر اسود کے

آتے تو اسکی طرف کسی چیز کے ساتھ جو آپ

پاس ہوتی اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے۔

۱۴- ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر

حجر اسود کے متعلق کہا اللہ کی قسم میں جانتا ہوں

تو ایک پتھر ہے نہ تو ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ

ف۵ یعنی طواف ایک ہی وقت میں ہوتا تھا۔ مرد اور عورتیں اکٹھے طواف کرتے تھے مگر عورتیں مردوں کے اندر ملی ہوئی نہ ہوتی تھیں بلکہ ان سے الگ رہ کر طواف کرتی تھیں۔

ف۶ خانہ کعبہ کے چار رکن یا کونے ہیں جن میں سے ایک میں حجر اسود نصب کیا گیا ہے۔ یہ یمن کی طرف کا دوسرا کونہ رکن یمانی کہلاتے ہیں اور دوسرے دو رکن شامی اور عراقی کہ ہیں۔ طواف شروع حجر اسود والے رکن سے کیا جاتا ہے اور اسے الرکن بھی کہتے ہیں۔ بوسہ دیا جاتا ہے۔ چھڑی سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرنے سے معلوم ہوا کہ حجر اسود کا بوسہ اس پتھر کی عظمت کے لئے نہ تھا۔ مگر بوسہ عموماً اشارہ سے دیا جاتا ہے جیسے اس حدیث میں

دوسرے ارکان کے بوسہ کا ذکر حدیث ۱۵ میں ہے۔

fat.com

وَلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
لَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ
اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمَہٗ (بخاری ۲۵/۲)

۱۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ
تِلَامَ هٰذَیْنِ الرُّكْنَیْنِ فِیْ
دَّۃٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُّنْذُ رَاَیْتُ
سُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
تَلِمُهُمَا (بخاری ۲۵: ۵۶)

۱۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ

اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا پھر اُسے چوما۔ ۱۱ھ

۱۵- ابن عمر سے روایت ہے کہا میں نے ان دو رکنوں کا چومنا نہ مشکل کے وقت چھوڑا اور نہ آسانی کے وقت جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں چومتے ہوئے دیکھا۔ ۱۲ھ

۱۶- ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی

۱ھ حجر اسود کو بوسہ دینے میں اشارہ اس پیشگوئی کی طرف ہے جو حضرت مسیح کی زبان سے بھی بیان ہوئی ہے "وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا کونے کا سرا ہوگیا"۔ زبور ۱۱۸ (۲۲) "جس پتھر کو راجگیروں نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا" (متی ۲۱: ۴۲)۔ ان پتھر سے مراد پیشگوئیوں میں حضرت اسمٰعیل تھے جن کو بنی اسرائیل نے رد کیا اور اس کے کونے کا سرا ہونے میں اشارہ رسول اللہ صلعم کی طرف ہے جو ساری دنیا کیلئے آخری نبی ہوئے۔
۱۱ھ دو رکنوں سے مراد دونوں رکن یمانی ہیں۔ بہت سے صحابہ چاروں رکنوں کو چومتے تھے۔

arfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَيْرٍ

(مشکوٰۃ ۱۱: ۳ بروایت ترمذی)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت
کے گرد طواف کرنا نماز کی مرح ہے
تم اس میں باتیں کرتے ہو پس جو
میں بات کرے تو سوائے نیکی کی با
کوئی بات نہ کرے۔ ۱۳ھ

۱۷۔ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ

۱۷۔ حضرت عائشہ سے روایت
ہیں کہ ہم حج کے لیے نکلے اور حج
کوئی ہمارا مقصد نہ تھا جب ہم (م
پر پہنچے تو مجھے حیض آگیا پس میرے پا
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میں
تھی تو فرمایا تجھے کیا ہوا تجھے حیض آگیا میں
ہاں فرمایا کہ یہ ایک چیز ہے جسکو خدا نے آدم کی

۱۳ھ نماز میں زبان سے اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کی جاتی ہے۔ طواف کی غرض بھی
کہ عظمت الٰہی کا تصور دل پر ہو اور اس کو انسان اپنے عمل سے ظاہر کرتا ہے۔ اسمیں

کرنے کی اجازت ہے مگر وہ بھی صرف نیک بات تک محدود ہے۔

fat.com

وَاقْضِ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ (بخاری ۱:۶)

پر مقرر کیا ہے پس جو افعال حاجی کرتے ہیں تم کرو مگر بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔

۱۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ (بخاری ۲۵:۶۳)

۱۸۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج اور عمرے میں آتے تو سب سے پہلے طواف کرتے تو تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں معمولی رفتار سے چلتے پھر دو رکعتیں پڑھتے پھر صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

۱۹۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ حَتّٰى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا نَلْبِي بِالْحَجِّ (بخاری ۲۵:۸۱)

۱۹۔ جابر سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے تو یوم الترویہ آٹھویں ذوالحجہ تک ہمارا احرام کھلوا دیا اور ہم نے پشت پر رکھ کر حج کی لبیک پکاری[1]

[1] آٹھویں ذوالحجہ یوم الترویہ کہلاتی ہے اس سے کہ منیٰ اور عرفات کے لئے اس دن لوگ پانی لے لیتے ہیں۔ ترویہ کے معنے ہیں سیراب کرنا۔ حج اسی دن سے شروع ہوتا ہے۔ آٹھویں تاریخ منیٰ میں گذاری جاتی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

۲۰-عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى (بخاری ۲۵: ۸۲۰)

۲۰-عبدالعزیز سے روایت ہے کہا کہ میں انس سے ایک سوال کیا میں نے کہا مجھ اس کے متعلق بتایئے جو آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھا ہو کہ ظہر اور عصر ترویہ کے دن کہاں کہاں پڑھی۔ کہا منیٰ میں۔

۲۱-عَنْ سَالِمٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ ابْنَ يُوسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۲۱-سالم سے روایت ہے کہ حجاج بن یوسف نے اس سال جس میں ابن زبیر پر حملہ کیا عبداللہ سے پوچھا عرفہ کے دن ٹھہرنے میں کیا کرتے ہو سالم نے کہا اگر تو سنت چاہتا ہے تو عرفہ کے دن نماز کو سویرے پڑھ۔

پس عبداللہ بن عمر نے کہا سالم نے سچ کہا کیونکہ صحابہ ظہر اور عصر بطور سنت جمع

ن السُّنَّةِ (بخاری ۲۵: ۸۸)

۲۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَّلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا (بخاری ۲۵: ۹۶)

۲۲- عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُّ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ (بخاری ۲۵: ۱۰)

کرتے تھے [۱۵]

۲۲- ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا ہر ایک ان میں سے الگ اقامت سے ہوئی اور نہ ان کے درمیان اور نہ ان میں سے کسی کے پیچھے نفل پڑھے۔

۲۳- عمرو بن میمون سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس حاضر تھا انہوں نے صبح کی نماز مزدلفہ میں پڑھی [۱۶]

[۱۵] یوم عرفہ نویں ذوالحجہ ہے۔ جس دن میدان عرفات میں حاجیوں کا اجتماع ہوتا ہے اور ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھی جاتی ہے اس اجتماع میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اسلام سے پہلے قریش عرفات کے میدان میں نہ جاتے تھے اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو دوسرے لوگوں سے اس بات میں ممتاز سمجھتے تھے۔ اسلام نے اس امتیاز کو مٹا دیا۔

[۱۶] عرفات سے نویں کو واپس ہو کر رات مزدلفہ میں کاٹی جاتی ہے جسے جمع بھی کہا جاتا ہے اور نویں کی مغرب اور عشا کی نماز اور دسویں کی فجر کی نماز مزدلفہ میں ہوتی ہے۔

rfat.com

۲۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ ..... فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ

۲۴- ابن عمر سے روایت ہے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر تمتع کیا۔
..... تو آپ نے جب مکہ پہنچے
طواف کیا اور حجر اسود کو چوم
پھر تین پھیروں میں دوڑ
اور چار میں چلے جب اپنا طواف
بیت اللہ ختم کیا تو مقام
(ابراہیم) کے پاس دو رکعت (نماز
پڑھی پھر سلام پھیرا پھر فارغ ہو کر
صفا پر گئے تو صفا اور مروہ کا سات
پھیرے طواف کیا تو جو چیز آپ کیلئے ممنوع
تھی آپ کیلئے حلال نہ ہوئی یہاں تک کہ حج کو پورا کر
دیا اور قربانی کے دن قربانی کی اور لوٹ گئے

Marfat.com
rfat.com

لَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ
ءٍ حَرُمَ مِنْهُ (بخاری ۲۵: ۱۰۴)

۲۵۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ
ى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَى
دْنِهِ فَأَمَرَنِي فَقَسَمْتُ لُحُومَهَا
مَرَنِي فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا
جُلُودَهَا (بخاری ۲۵: ۱۲۰)

۲۶۔ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ كُنَّا لَا
كُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ
ثٍ مِنًى فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ
ى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا
زَوَّدُوا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا
اری ۲۵: ۱۲۴)

اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ کے لئے
ہر وہ چیز جائز ہوئی جو پہلے ممنوع تھی ۵؎

۲۵۔ حضرت علی سے روایت ہے کہا کہ
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تو
میں قربانیوں پر مقرر تھا مجھے حکم دیا میں نے
انکا گوشت تقسیم کیا پھر مجھے حکم دیا تو میں نے
انکے جھول اور کھالیں تقسیم کر دیں۔

۲۶۔ جابر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ
ہم اپنی قربانی کے گوشت میں سے منیٰ کے
تین دن بعد نہ کھاتے تھے تو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا
کھاؤ اور زاد راہ بناؤ تو ہم نے کھایا اور زاد راہ
بنایا۔ ۵؎

۵ قربانی کے بعد پھر طواف کر کے حالت احرام سے نکلے۔

۵ قربانی کے گوشت کا نہ صرف خود کھانا جائز ہے بلکہ بطور ذخیرہ بھی اسے ساتھ لے لینا جائز ہے۔

۲۷- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ (بخاری ۲۵/۱۲۷)

۲۷- عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی
وسلم نے اور آپ کے صحابہ میں سے ایک گر
سر منڈایا اور ان میں سے بعض نے بال

۲۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُ الْبَيْتَ اَيَّامَ مِنًى (بخاری ۲۵/۱۲۹)

۲۸- ابن عباس سے روایت ہے
صلی اللہ علیہ وسلم منا کے دنوں ب
کا طواف زیارت کرتے۔

۲۹- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَّرَمْيُ بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ (بخاری ۲۵: ۱۳۴)

۲۹- جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی
علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے
کنکریاں ماریں اور اسکے بعد زوال کے بعد ماریں

۱۹ یہ حالت احرام سے نکلنے کا نشان ہے۔ سر منڈوا دے یا بال کتروا دے۔

۲۰ حج کے سارے افعال ایسے ہیں جن میں ایک جسمانی فعل سے قلبی تعلق کو ظاہر کیا جاتا ہے اور سب میں ایک عاشقانہ حالت کا اظہار ہے اس لئے جسمانی زیب و زینت کو ترک کیا جاتا ہے اور عورتوں محبت کے تعلقات بھی منقطع ہو جاتے ہیں تاکہ محبت الٰہی میں کمال کا اظہار ہو۔ مساوات نسل انسانی اظہار کیلئے سب ایک لباس میں ملبوس ہو جاتے ہیں جس میں کمال درجہ کی سادگی ہے۔ خانہ کعبہ گرد گھومنا یا طواف یہ ظاہر کرنے کیلئے ہے کہ اس کی زندگی کا مرکزی نقطہ خدا ہے۔ انہی افعال میں ایک رمی ہے جس سے یہ اظہار کرنا مقصود ہے کہ شیطان یا بدی کو اپنے سے دور رکھنے کیلئے انسان کو ہر وقت تیار رہنا چا

۳ اور اسے کوئی موقع نہیں دینا چاہیے کہ وہ انسان کے قریب بھی آجائے۔

Marfat.com

۳۰- عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ
وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ
رَقْدَۃً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَکِبَ
اِلَی الْبَیْتِ فَطَافَ بِہٖ (بخاری ۲۵/۴۴)

۳۰- انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء پڑھی پھر محصب میں کچھ سوئے پھر بیت اللہ کو سوار ہو کر گئے اور اس کا طواف کیا۔ ۵۲۱

۳۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ کَانَ
ذُوالْمَجَازِ وَعُکَاظُ مَتْجَرَ
النَّاسِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَمَّا جَاءَ
الْاِسْلَامُ کَاَنَّھُمْ کَرِھُوْا ذٰلِکَ
حَتّٰی نَزَلَتْ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ
اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ
فِیْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ (بخاری ۲۵: ۱۵۰)

۳۱- ابن عباس سے روایت ہے کہ ذوالمجاز اور عکاظ جاہلیت (کے زمانہ) میں تجارت کی منڈیاں تھیں جب اسلام آیا تو لوگوں نے (حج کے ایام میں تجارت کرنے کو) ایک طرح ناپسند کیا یہاں تک کہ یہ آیت اتری لیس علیکم الخ یعنی تم پر کوئی گناہ نہیں کہ (تجارت کے ذریعہ سے) حج کے موسم میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو (البقرہ ۱۹۸) ۵۲۲

۵ یہ تیرھویں ذوالحجہ کا واقعہ ہے۔ محصب ایک کھلا میدان منیٰ اور مکہ کے درمیان ہے اس کا دوسرا نام ابطح بھی آیا ہے۔
۵ حج میں اگر ایک طرف محبت الٰہی کے کمال کو ظاہر کیا تو دوسری طرف یہ بھی بتا دیا کہ انسان کی محبت جب کمال کو پہنچتی ہے تو اسکے دنیا کے کام بھی خدا کیلئے ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

باب ۱۹
جہاد

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
۱- وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (۲۲: ۷۸)	۱- اور اللہ کیلئے کوشش کرو جو اس کوشش کرنے کا حق ہے۔
۲- وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (۲۹: ۶۹)	۲- اور جو لوگ ہمارے لئے جہاد کرتے ہم یقیناً انہیں اپنے رستوں پر چلائیں گ
۳- وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ نَّذِیْرًا ○ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِیْرًا ○ (۲۵: ۵۱ و ۵۲)	۳- اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈ بھیج دیتے سو کافروں کی بات نہ مان اور ا قرآن کے ساتھ ان سے (وہ) جہاد کر (جو بڑا ج (ہے)۔
۴- وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ	۴- اور چاہئے کہ تم میں سے ایک گروہ

Marfat.com

إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ (۳:۱۰۳)

جو بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھے کاموں کا حکم دیں اور بُرے کاموں سے روکیں اور وہی کامیاب ہونیوالے ہیں۔

۵۔ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ (۲:۲۵۶)

۵۔ دین میں کوئی زبردستی (منوانا) نہیں

۶۔ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا (۲:۱۹۰)

۶۔ اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔

۷۔ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا (۲:۲۱۷)

۷۔ اور وہ تم سے ہمیشہ جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے لوٹا دیں اگر انہیں طاقت ہو۔

۸۔ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ (۸:۳۹)

اور ان کے ساتھ جنگ کرو یہاں تک کہ دین کے لئے دکھ دینا نہ رہے۔

Marfat.com
Marfat.com

۹- وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ (۸: ۶۱-۶۲)

۹- اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو
اس کی طرف جھک جا اور اللہ پر بھر
بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے
ان کا ارادہ ہو کہ تجھے دھوکہ دیں تو
تجھے بس ہے۔

۱۰- هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (۹: ۶۱)

۱۰- وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدا
اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے
دینوں پر غالب کرے۔

جَھْد اور جُھْد طاقت اور مشقت کو کہتے ہیں اور جہاد کے معنے ہیں دشمن کی مدافعت میں یا کسی ناپسند چیز کے دُور کرنے میں اپنی طاقت اور قوت کا لگا دینا۔ قرآن کریم میں لفظ جہاد دو طرح پر آیا ہے ۱؎ اعلاء کلمۃ اللہ یا قرآن کو دنیا میں پہنچانے کے لئے اپنی طاقت اور قوت کا لگا دینا ۲؎ دشمن کی مدافعت میں اپنی پوری طاقت خرچ کرنا۔ عنوان باب میں جو آیات قرآنی درج ہیں ان میں سے سب سے پہلی آیت میں یہ حکم دیا ہے کہ خدا کے نام کو دنیا میں بلند کرنے کے لئے اپنی پوری قوت خرچ کر دو (۱) پھر خوشخبری دی ہے کہ جو لوگ ہمارے نام کو دنیا میں بلند کرنے کے لئے اپنی پوری قوت خرچ کر دیں گے ہم انہیں کامیاب کریں گے (۲) سب سے بڑا جہاد جس کا مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے وہ جہاد بالقرآن ہے یعنی قرآن کو دنیا میں پہنچانے کا جہاد۔ یہاں تک کہ یہ دنیا کی ہر بستی میں پہنچ جائے (۳) پھر فرمایا کہ مسلمانوں کے اندر ایک

(باقی بر صفحہ ۲۹۷)

جماعت ایسی ہو جن کا کام ہی یہ ہو کہ دعوت الی الاسلام کا کام کریں (۴)۔ مگر دین میں کسی کو مجبور کر کے داخل نہیں کیا جا سکتا اس لئے یہ جہاد صرف قرآن کا پہنچا دینا ہے (۵)۔ ہاں اگر کافر مسلمانوں کو جنگ کر کے مٹانا چاہیں تو اس صورت میں ان سے جنگ کرنا بھی ضروری ہے مگر ابتدا مسلمانوں کی طرف سے نہ ہو (۶) کافر تم سے اس لئے جنگ کرتے ہیں کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں (۷)۔ اور جنگ شروع ہو جائے تو اس وقت تک جنگ جاری رکھو کہ دین کے لئے دوسرے کو دکھ نہ دیا جائے (۸) ہاں اگر دشمن خود صلح کی طرف مائل ہو تو صلح کر لو (۹) خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ بالآخر دین اسلام کو سب دینوں پر غالب کر دے گا (۱۰)

جہاد اتنا اعلیٰ درجہ کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہو کر عبادت ہی کرتا چلا جائے اور کبھی اس سے تھکے نہیں نہ آرام کرے اور ایسا روزہ رکھے کہ جو کبھی افطار نہ ہو تو یہ عمل بھی جہاد کی فضیلت کو نہیں پہنچتا (ح-۱) جو شخص اپنی جان اور اپنے مال سے خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے وہ سب سے افضل ہے (ح-۲) اُمت محمدیہ میں سے اہل علم اور دوسرے لوگ دین کیلئے کوشش کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اسلام کا غلبہ کامل ہو جائے (ح-۳و۴)۔ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھی کھڑا کرتا رہے گا (ح-۵) اور اس اُمت میں ایک مسیح بھی آئے گا (ح-۶) مسلمان کو چاہئے کہ میدان جنگ میں بھی نکلے تو پہلے دعوت الی الاسلام دے (ح-۷) پیغمبر خدا نے اردگرد کے بادشاہوں اور ان کی قوموں کو خود دعوت الی الاسلام دی (ح-۸و ۹) مسلمانوں کی بیعت رسول خدا سے موت پر بیعت تھی (ح-۱۰)۔ بہشت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے (ح-۱۱) خدا کی راہ میں شہید کیا جانے کی خواہش (ح-۱۲) شہید کون ہے (ح-۱۳) عورتیں بھی میدان جنگ میں جاتی تھیں (ح-۱۴و۵) جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے (ح-۱۶) اگر مسلمان کسی قوم کے ساتھ جنگ کریں اور وہ قوم مسلمان ہو جائے تو جنگ فوراً بند کر دی جائے (ح-۱۷) +

---

arfat.com

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یَّعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَآ اَجِدُهٗ قَالَ هَلْ تَسْتَطِیْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ یَّسْتَطِیْعُ ذٰلِكَ

(بخاری ۱:۵۶)

۱۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ ا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا اور کہا مجھے ایسا کام بتا جو جہاد کے برابر ہو فرمایا ایسا میں نہیں پاتا (پھر) فرمایا کیا ایسا کر ہو کہ جب مجاہد نکلے تو تم مسجد میں جا کر کھ ہو جاؤ اور پھر آرام نہ کرو اور روزہ رکھنے لگو اور پھر روزہ نہ چھوڑو ا نے عرض کیا یہ کون کر سکتا ہے۔

۲۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ

۲۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہا کسی نے پوچھا یا رسول اللہ لوگوں میں سے کون افضل ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن

Marfat.com

يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ (بخاری ۵۶ : ۲)

خدا کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ذریعہ جہاد کرتا ہو۔ [1]

۳۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ (بخاری ۶۱ : ۲۸)

۳۔ مغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میری اُمت کے کچھ لوگ برابر غالب رہیں گے یہاں تک کہ اللہ کا امر ان کے پاس آجائے اور وہ (پورے پورے) غالب آجائیں [2]

---

[1] ان دونوں حدیثوں میں جہاد کا لفظ وسیع معنے میں استعمال ہوا ہے یعنی اعلائے کلمۃ اللہ کا جہاد اور مدافعت دشمن کا جہاد۔

[2] امام بخاری نے ۹۷ : ۱۰ کے عنوان میں آنحضرت صلعم کے اس ارشاد کی یوں توضیح کی ہے قول النبی صلعم لا تزال طائفة من امتی ظاهرين على الحق وهم اهل العلم یعنی میری امت میں سے ایک گروہ حق پر قائم رہ کر غالب رہے گا اور وہ اہل علم ہیں۔ اس حدیث میں بھی ناس من اُمتی سے یہی مراد ہے یعنی وہ لوگ جو اعلائے کلمۃ اللہ کا کام کرتے ہیں وہ غالب رہیں گے اور یہ اس کے مطابق ہے جو قرآن شریف نے فرمایا۔ والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا۔ اور آخری الفاظ حتى يأتيهم امر الله میں یہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا وعدہ اس طرح ظاہر ہوگا کہ ایک وقت آئے گا کہ دین اسلام سب دینوں پر غالب آجائے۔

۴۔ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَّاوَأَهُمْ

(مشکوٰۃ ۵۸ بروایت ابوداؤد)

۴۔ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت سے ایک گروہ حق کے لئے لڑتا رہے گا اور وہ اس پر غالب رہیں گے جو ان سے دشمنی کرے گا[۳]

۵۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ

۵۔ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے

---

[۳] گویہاں لفظ یقاتلون ہے یعنی میری امت کا ایک گروہ قتال یا جنگ کرتا رہے گا مگر عون المعبود میں اس کی تشریح ان الفاظ میں کی ہے "اس گروہ میں مومنوں کے مختلف طبقے شامل ہیں یعنی بہادر جنگ کرنے والے۔ فقیہ۔ محدث۔ زاہد۔ وہ جو نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ اور اور لوگ جو نیک کام کرتے ہیں" اس سے معلوم ہوا کہ شارحین حدیث نے نہ صرف لفظ جہاد کو اپنے وسیع معنے میں لیا ہے بلکہ قتال کے لفظ کو بھی صرف جنگ تک محدود نہیں کیا بلکہ اس میں ہر قسم کی خدمت اسلام کے کام کو داخل سمجھا ہے۔

---

at.com

عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا (ابوداؤد ۳۶:۱)	ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید کرے گا ۴ھ
۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ	۶۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم

۴ھ اس سے پہلی دو حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ اس امت میں ایک گروہ ایسے خادمان اسلام کا ہمیشہ موجود رہے گا جو دین اسلام کے غلبہ کو قائم رکھے گا۔ اس حدیث میں اس سے بھی بڑھ کر ایک خوشخبری ہے اور وہ یہ کہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ ایک مجدد کو مبعوث کرتا رہے گا یعنی قریباً سو سو سال کے بعد اس اُمت میں ایسے لوگ ہوتے رہیں گے جن کو خدا تعالےٰ اپنے دین کی تجدید کیلئے مبعوث کرتا رہے گا۔ دین کی تجدید میں یہ امر بھی داخل ہے کہ بعض غلطیاں جو مرورِ زمانہ سے دین میں داخل ہو جائیں ان کو وہ دُور کریں اور یہ بھی کہ وہ اپنی قوت ایمانی سے لوگوں کے ایمان میں تازگی پیدا کر کے نئی قوت عمل پیدا کریں۔ اس حدیث کے مطابق وقتاً فوقتاً اس امت کے اندر مجدد ہوتے رہے اور اس ملک ہندوستان میں مجدد الف ثانی کا نام ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر ہے جنہوں نے اسی حدیث کے ماتحت مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور اس چودھویں صدی میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اسی حدیث کے ماتحت مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور اعلائے کلمۃ اللہ کی ایک زبردست بنیاد رکھی۔

arfat.com

فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ (بخاری ۶: ۴۹)	تم میں آئیگا اور وہ تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا ۵
۷ عَنْ سَهْلٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ	۷ سہل سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔
..... ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ	..... پھر انہیں اسلام کی طرف دعوت دو اور ان کو بتا دو جو ان پر واجب ہے

۵ اسلام کے غلبہ کے سلسلہ میں اگر ایک طرف ایک گروہ کی خبر دی جو ہر زمانہ میں اس اُمت میں رہے گا اور دوسری طرف ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کی خبر دی تو اب ایک تیسری خبر اسی سلسلہ میں یہ دی کہ اس اُمت کے اندر ایک مسیح بھی آئے گا۔ اور گو اس کا نام ابن مریم بیان کیا ہے جیسے حضرت موسیٰ کی اُمت میں ابن مریم ہوئے مگر اس بات کو کہ اس سے مراد وہی بنی اسرائیلی نبی نہیں یہ کہہ کر بالکل صاف کر دیا کہ وہ تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔ اور یوں بتا دیا کہ اس کا نام مسیح یا ابن مریم اس مماثلت کی وجہ سے رکھا گیا جو اسے مسیح سے ہوگی ورنہ وہ ہوگا اسی امت میں سے۔ یعنی مسلمانوں میں سے مسلمانوں کا ایک امام ظاہر ہوگا جو اس اُمت کے لئے مسیحا کا کام کر کے دین اسلام کے آخری غلبہ کی بنیاد رکھے گا۔ بخاری میں اس مسیح کا یہ کام بتا کر یکسر الصّلیب و یقتل الخنزیر کہ وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا یہ صاف کر دیا ہے کہ وہ عیسائیت کے غلبہ کے وقت ظاہر ہوگا اور عیسائیت کا غلبہ اس کے ظاہر ہونے پر ٹوٹ جائے گا گویا وہ مسیحی ممالک میں بالخصوص دین اسلام کو پھیلائے گا۔ اسی لئے چودھویں صدی کے مجدد نے یہ کہا ہے ؎

چوں مرا نوبے پئے قوم مسیحی دادہ اند ∴ ابن مریم مصلحت را نام من بنہادہ اند

rfat.com

Marfat.c

فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ بِكَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ (بخاری ۵۶ : ۱۰۲)

خدا کی قسم ایک شخص بھی تمہارے ذریعہ سے ہدایت پائے تو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے ۵۶

۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ

۸۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو لکھا آپ نے اسے اسلام کی طرف دعوت دی اور اپنی چٹھی دحیہ کلبی کو دے کر ان کی طرف بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دحیہ) کو حکم دیا کہ اسے بصریٰ کے حاکم کو دیدے تاکہ

۵۶ یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے۔ خیبر کا ایک قلعہ اڑا ہوا تھا تو آنحضرت صلعم نے اس کیلئے حضرت علی کو جھنڈا دیا اور ساتھ ہی انہیں یہ بھی نصیحت کی کہ ان کو پہلے دعوت اسلام دیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ دعوت اسلام دینے کے بعد وہ قبول نہ کریں تو ان سے جنگ شروع کر دیں۔ جنگ تو ان سے اور وجوہات پر ہو رہی تھی لیکن تمام اسلامی جنگوں میں یہ ایک اہم امر تھا کہ اگر دشمن اسلام قبول کرلے تو کسی بھی بنا پر اس سے جنگ ہو رہی ہو ختم کر دی جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام کے جرنیل بھی دعوت الی الاسلام کا کام کرتے تھے۔ سرخ اونٹ عرب میں بہت بڑی دولت سمجھے جاتے ہیں۔

Marfat.com

اِلٰی قَیْصَرَ (بخاری ۵۶ : ۱۰۲)	وہ قیصر کو پہنچا دے [۵۷]
۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ... فَاِذَا فِیْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰی هِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ بِدِعَایَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ یُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَیْنِ فَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ عَلَیْكَ اِثْمَ الْیَرِیْسِیِّیْنَ وَ	۹- ابن عباس سے روایت ہے ... تو اس (خط) میں (جو قیصر کو پہنچا) یہ تھا اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے ہرقل روم کے حاکم کی طرف اس پر سلامتی ہو جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے اس کے بعد میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں مسلمان ہو جا تو تُو سلامتی میں ہوگا اللہ تجھے دوچند اجر دیگا پس اگر تو پھر جائے تو تجھ پر تیری رعایا کا گناہ بھی ہوگا اور

[۵۷] یہ خط جو آپ نے قیصر کو لکھا اور اسی مضمون کے خطوط جو کسریٰ۔ نجاشی۔ مقوقس وغیرہ دوسرے بادشاہوں کو لکھے خالصًا دعوت الی الاسلام کے خطوط تھے جیسا کہ اس سے اگلی حدیث میں اس خط کے مضمون سے ظاہر ہے اور ان میں کوئی ذکر جنگ کا نہیں مگر امام بخاری ان خطوط کو کتاب الجہاد میں لائے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دعوت الی الاسلام کو بھی جہاد قرار دیتے ہیں۔ افسوس ہے کہ اس وسعت معنی کو متاخرین نے یہاں تک بھلا دیا کہ دعوت الی الاسلام کا کام ہی بڑی حد تک متروک ہوگیا۔ حالانکہ قرآن شریف نے اسی کا نام جہاد کبیر رکھا ہے (۳)

rfat.com
rfat.com

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (بخاری ۱:۱)

اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوائے کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھیرائیں اور نہ ہم اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو خدا بنائیں پس اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم مسلم ہیں ۵۸

۱۰۔ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَىٰ ظِلِّ الشَّجَرَةِ

۱۰۔ سلمہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر میں ایک درخت کے سایہ کی طرف چلا گیا

۵۸ یہ دعوت الی الاسلام کا خط جو آنحضرت صلعم نے خود لکھوایا۔ اور نہ صرف قیصر کو بلکہ اسی مضمون کے خطوط دوسرے بادشاہوں کو بھی لکھے گئے صاف بتاتا ہے کہ دعوت الی الاسلام خالصتاً تبلیغی دعوت تھی اور اس کے ساتھ جنگ کی کوئی دھمکی نہ ہوتی تھی۔ ساری دنیا کو ایک ایسے امر کی دعوت دی ہے جو ساری دنیا میں مشترک تھا یعنی خدا ایک ہے۔ البتہ ہر قوم نے ایک خدا کے ساتھ کچھ معبودان باطل بھی ملا رکھے تھے تو ان کو یہی دعوت دی گئی کہ جس امر پر سب قوموں کا اتفاق ہے یعنی ایک ہے یہی اسلام ہے زوائد کو چھوڑ دیں اور اسی اصل اصول کو پختہ طور پر قبول کریں۔

arfat.com

فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ يَا
ابْنَ الْاَكْوَعِ اَلَا تُبَايِعُ قَالَ
قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ وَاَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ
فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُسْلِمٍ عَلٰى
اَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُوْنَ
يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ (بخاری ۵۶ : ۱۰۰)

جب لوگ کم ہوئے آپ نے فرما
ابن الاکوع تم بیعت نہیں کرتے
نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو بیع
چکا ہوں فرمایا پھر بھی (کرلو) تو دو م
مرتبہ میں نے آپ سے بیعت کی ہ
سلمہ سے کہا اے ابو مسلم کس بات پر تم ا
بیعت کرتے تھے اس نے کہا موت پ

۱۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ
تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ (بخاری ۵۶ : ۳۲)

۱۱۔ عبداللہ بن ابی اوفی سے رو
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس
فرمایا اور جان لو کہ جنت تلواروں
سائے کے نیچے ہے [۱]

[۹] موت پر بیعت کا یہ مطلب ہے کہ اقرار یہ کرتے تھے کہ اگر اس رستے میں جان بھی دینی پڑے
دے دیگے مگر قدم پیچھے نہ ہٹائیں گے۔ یہ بیعت بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے یعنی رضائے
کی بیعت جو حدیبیہ کے مقام پر صحابہ نے کی جب ان کے پاس ہتھیار تک نہ تھے کیونکہ وہ حج کیلئے نکلے
[۱] مسلمان تلوار تو صرف اپنی حفاظت کیلئے اور دفاع کیلئے استعمال کر سکتے تھے جیسے قرآن کر

(باقی بر صفحہ ۳۰۷)

Marfat.com

۱۲۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنْ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ اُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ

۱۲۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اس کا ڈر نہ ہوتا کہ مومنوں میں سے کتنے آدمی اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں اور میرے پاس (کافی) سواری کے جانور نہیں جن پر میں انہیں سوار کروں تو میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا جو اللہ کی راہ میں جنگ کیلئے نکلتا ہے اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے دلی آرزو ہے کہ اللہ کے رستہ میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں

(بقیہ صفحہ ۳۰۶) پابندی لگا دی تھی (۶) لیکن ان کو یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ جب ایسا موقعہ آئے تو پھر تلوار بھی جنت کی طرف لے جانے والی چیز ہے۔ دوسرے پر تلوار اٹھانے میں پہل نہ کرو لیکن جب دوسرا تلوار اٹھائے کہ اسلام کو اور مسلمانوں کو نیست و نابود کر دے تو اس وقت تلوار کا استعمال ہی خدا کی رضا کا بہترین ذریعہ ہے۔

Marfat.com

ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ (بخاری ص ۴۰۷)

پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں

۱۳- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِیْدَ فِیْکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِیْلٌ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ

۱۳- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما

کہ تم اپنے میں سے کس کو شہید گنتے ہ

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو ا

کے رستہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہی فرما

اس صورت میں تو میری اُمت کے شہی

بہت تھوڑے ہوں گے جو اللہ کے رست

میں مارا جائے وہ شہید ہے جو اللہ

کے رستہ میں مرجائے وہ شہید ہے

جو طاعون سے مرجائے وہ

۱۳ آپ نے بچپن سال کی عمر تک کسی دشمن کو مارنے کیلئے تلوار نہ اٹھائی تھی مگر جب یہ ضرورت آپڑی کہ مسلمان اسلام کو بچانے کیلئے تلوار اٹھائیں تو آپ سب سے آگے تھے اور آپ کے دل میں یہ تڑپ تھی کہ بار بار خدا کے رستے میں جنگ کریں۔ شہید ہو جائیں پھر زندہ ہوں پھر شہید ہو جائیں پھر زندہ ہوں پھر شہید ہو جائیں پھر زندہ ہوں حتیٰ کہ آخری خواہش شہید ہونے کی ہی ہے زندہ رہنے کی نہیں

فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ (مشکوٰۃ بروایت مسلم)

شہید ہے جو ہیضہ سے مرجائے وہ شہید ہے ۱۲

۱۴- عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ وَّاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُونِهِمَا ثُمَّ

۱۴- انس سے روایت ہے کہا کہ جب احد کی لڑائی ہوئی لوگ (تتر بتر ہونے کی وجہ سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھاگ گئے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا دونوں نے پنڈلیوں سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا میں انکی پنڈلیوں کے پازیبوں کو دیکھتا تھا کہ جلدی جلدی پانی کی مشکیں اپنی پیٹھوں پر لاتی تھیں

۱۲ شہید کے لغوی معنے گواہ ہیں وہ جس نے ایک چیز کو آنکھوں سے دیکھ لیا اور پھر اس پر اپنے عمل سے گواہی دی۔ سو اس شخص کو جو اللہ کے رستے میں جنگ کرتا ہوا مارا جاتا ہے شہید اسلئے کہا جاتا ہے کہ اس نے گویا سچائی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور اپنی جان اس سچائی کیلئے دیدی۔ تو آپنے فرمایا خدا کی راہ میں مارا جانیوالا ہی شہید نہیں بلکہ جو خدا کی راہ میں کام کرتا ہوا مرجائے وہ بھی شہید ہے۔ حتیٰ کہ ایسا آدمی طاعون سے مرجائے یا ہیضہ سے مرجائے تو بھی وہ شہید ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

تُفْرِغَانِهٖ فِیْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِیْئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِیْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ (بخاری ۵۶: ۶۵)

پھر پانی لوگوں کے مونہوں میں ڈالتی تھیں پھر واپس جاتیں اور ان کو بھرتیں پھر آتیں اور لوگوں کے مونہوں میں پانی ڈالتیں۔

۱۵۔ عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَسْقِی وَنُدَاوِی الْجَرْحٰی وَنَرُدُّ الْقَتْلٰی اِلَی الْمَدِیْنَۃِ (بخاری ۵۶: ۶۷)

۱۵۔ ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہا کہ ہم (جہاد میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتی تھیں اور پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور مقتولین (کی لاشوں) کو مدینہ پہنچاتی تھیں ۱۳ھ

۱۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ امْرَاَۃً وُجِدَتْ فِیْ بَعْضِ مَغَازِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَۃً فَاَنْکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ

۱۶۔ عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی غزوہ میں پائی گئی جو قتل کی گئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کا قتل کرنا

۱۳ھ ان دونوں حدیثوں سے ظاہر ہے کہ عورتیں جنگوں تک میں شریک ہوتی تھیں۔

Marfat.com

وَالصِّبْيَانِ (بخاری ۵۶: ۱۲۷)

۱۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ (بخاری ۲: ۱۶)

منع فرمایا۔ ۱۴ھ

۱۷- ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ان لوگوں سے لڑائی کروں یہاں تک کہ وہ اقرار کریں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں پس جب ایسا کریں تو انہوں نے اپنے خونوں کو اور اپنے اموال کو بچا لیا سوائے اسلام کے حق کے اور ان کا حساب اللہ پر ہے ۱۵ھ

۱۴ھ وہی عورت قتل ہوئی ہوگی جو جنگ میں شریک تھی مگر آپ کو عورت کا اس قدر پاس خاطر تھا کہ عورتوں اور بچوں کو گو وہ جنگ میں بھی آئیں قتل کرنے سے روکا۔

۱۵ھ کافروں سے جنگ شروع کرنے کیلئے قرآن شریف نے ایک حد بندی لگا دی ہے صرف ان لوگوں سے جنگ کرو جو تمہارے ساتھ جنگ کرنے میں پہل کرتے ہیں (۶) اس حد سے نہ پیغمبر خدا تجاوز کر سکتے تھے نہ کوئی مسلمان کر سکتا ہے۔ اس حدیث میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی قوم جس سے جنگ ہو رہی ہے مسلمان ہو جائے تو وہ جنگ خود ختم کر دینی چاہئے۔ ہاں اسلام کے قانون کے ماتحت کوئی شخص قابل گرفت ہو تو وہ الگ معاملہ ہے۔ امام بخاری نے بھی اس حدیث کا یہی مطلب لیا ہے کہ جنگ بند کر دینی چاہئے کیونکہ باب کا

عنوان انہوں نے یہ باندھا ہے کہ اگر یہ لوگ (یعنی جنگ کرنیوالے) توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان

arfat.com

باب ۲۰

نکاح

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱- وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّصِھْرًا ط

(۲۵: ۵۴)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱- اور وہی ہے جس نے پانی سے انسا
کو پیدا کیا پھر اسے نسب اور سسرال (والا) بنا

۲- وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ

(۲۴: ۳۲)

۲- اور جو تم میں سے مجرد ہیں انکے نکاح کر

۳- فَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ اَنْ یَّنْکِحْنَ اَزْوَاجَھُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ط

(۲: ۲۳۲)

۳- تو انہیں (اس بات سے) مت روکو کہ وہ
اپنے خاوندوں سے نکاح کرلیں جب آپس
میں پسندیدہ طور پر راضی ہوں۔

Marfat

۴- وَاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ○ (۴:۲۱)

۴- اور وہ تم سے مضبوط عہد لے چکی ہیں۔

۵- هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ج (۷/۱۸۹)

۵- وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس سے راحت حاصل کرے۔

۶- وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ط (۳۰:۲۱)

۶- اور اس کے نشانوں میں سے ہے کہ تمہارے لئے تمہارے نفسوں سے جوڑے پیدا کئے تاکہ تم ان سے تسکین پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحم قائم کیا۔

۷- جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا ..... يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ (۴۲:۱۱)

۷- اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے جوڑے پیدا کئے ..... وہ اس (طرح) سے تمہیں پھیلاتا رہتا ہے۔

۸- وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ

۸- اور پاکدامن مومن عورتیں اور ان میں سے پاکدامن عورتیں جن کو تم سے پہلے

rfat.com

اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ (۵:۵)	کتاب دی گئی (تمہارے لئے حلال ہیں)
۹۔ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ (الآیۃ) (۴:۲۳)	۹۔ تم پر (یہ عورتیں) حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں (آیت کے آخر تک)
۱۰۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ (۲:۲۲۸)	۱۰۔ اور اُن کے لئے پسندیدہ طور پر حقوق ہیں جیسے ان پر (حقوق) ہیں۔
۱۱۔ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝ (۴:۴)	۱۱۔ اور عورتوں کو اُن کے مہر بلا بدل دو پھر اگر وہ خوشی سے اس میں سے کچھ تمہارے لئے خود دیں تو اسے مزے سے خوشگواری سے کھاؤ۔
۱۲۔ وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ (۴:۲۰)	۱۲۔ اور تم اُسے سونے کا ڈھیر دے چکے ہو تو اس میں سے نہ لو۔
۱۳۔ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ	۱۳۔ اور تم پر اس کے متعلق کوئی گناہ نہیں جس پر تم مقرر کرنے کے بعد آپس میں

rfat.com
rfat.com

لفریضۃ ط (۴:۲۴)

۱۴- وان خفتم الا تقسطوا
الیتمی فانکحوا ما طاب لکم
من النساء مثنی وثلث ورباع ج
ان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ
وما ملکت ایمانکم ط (۴:۳)

۱۵- ومن لم یستطع منکم
طولا ان ینکح المحصنت
المؤمنت فمن ما ملکت
ایمانکم من فتیتکم المؤمنت ط
واللہ اعلم بایمانکم ط بعضکم
من بعض ج فانکحوھن باذن
اھلھن (۴:۲۵)

رضامند ہو جاؤ۔

۱۴- اور اگر تمہیں خوف ہو کہ یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ایسی عورتوں سے نکاح کر لو جو تمہیں پسند ہوں۔ دو دو اور تین تین اور چار چار۔ اور اگر تمہیں خوف ہو کہ عدل نہیں کر سکو گے تو ایک ہی یا جنکے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے

۱۵- اور جو شخص تم میں سے اتنی فراخی کی طاقت نہیں رکھتا کہ آزاد مومن عورتوں سے نکاح کرے تو تمہاری ان مومن لونڈیوں سے (نکاح کرے) جنکے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم ایک دوسرے سے ہی ہو سو انہیں انکے مالکوں کی اجازت سے نکاح میں لاؤ۔

نکاح کے متعلق تمام اصولی باتوں کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ انسانی رشتے دو طرح پر قائم ہوتے ہیں

(باقی بر صفحہ ۳۱۶)

arfat.com

خون کے ذریعے سے اور نکاح کے ذریعے سے (۱) ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ نکاح کرے (۲) نکا
دونوں فریق کی رضامندی سے ہوتا ہے (۳) اور یہ ایک معاہدہ ہے (۴)۔ نکاح انسان کے
تسکین قلب کا موجب بھی ہے اور یوں روحانی فوائد اپنے اندر رکھتا ہے (۵ و ۶)۔ اور نسل انسانی
بڑھانے کا ذریعہ بھی ہے (۷) مسلمان مرد اور غیر مسلم عورت میں نکاح جائز ہے (۸)۔ خاص خاص
رشتوں کے اندر نکاح ممنوع ہے (۹) نکاح میں جس طرح مرد کے حقوق عورت پر ہیں عورت کے
حقوق مرد پر ہیں (۱۰) نکاح کے لئے مہر مقرر کرلو اور عورتوں کو ان کے مہر دینا ضروری ہے (۱۱)
پر حد بندی کوئی نہیں سونے کا ڈھیر بھی دیا جا سکتا ہے (۱۲) نکاح کے بعد مہر کم زیادہ ہو سکتا ہے
(۱۳) عام طور پر ایک مرد ایک عورت سے ہی نکاح کر سکتا ہے لیکن استثنائی صورتوں میں ایک
سے زیادہ عورتوں سے بھی کر سکتا ہے (۱۴) لونڈی کے ساتھ بھی نکاح جائز ہے (۱۵)۔

جسے نکاح کی طاقت ہے وہ نکاح کرے (ح - ۱) خصی ہونا خلاف اسلام ہے (ح - ۲ و ۳)
نکاح عمر بھر کا تعلق ہے متعہ یا عارضی نکاح منع ہے (ح - ۴) نکاح سے پہلے پیغام بھیجا جاتا ہے
(ح - ۵) منسوبہ کو دیکھ لینا چاہیئے (ح - ۶ و ۷) عورت کی اجازت ضروری ہے (ح - ۸) عورت
کی مرضی کے خلاف نکاح رد کیا جا سکتا ہے (ح - ۹) اکفاء میں نکاح (ح - ۱۰) نکاح کے لئے
اور چیزوں میں اخلاق کو بالخصوص دیکھا جائے (ح - ۱۱) نکاح کے وقت جو شرائط کی جائیں انہیں
پورا کیا جائے (ح - ۱۲) بٹے سٹے کا نکاح جائز نہیں (ح - ۱۳) نکاح کا اعلان ضروری ہے
اس کے لئے دف بھی بجائی جائے (ح - ۱۴)۔ خطبہ نکاح (ح - ۱۵) شادی کے موقعہ پر اجتماع
(ح - ۱۶) عروس کے ساتھ گانے کا انتظام کرنا (ح - ۱۷)۔ شادی پر تحفہ بھیجنا (ح - ۱۸) دعوت
ولیمہ (ح - ۱۹ و ۲۰) خلوت کی دعا (ح - ۲۱)۔ ضبط تولید (ح - ۲۲ و ۲۳)۔ نومولود کے کان
میں اذان دینا (ح - ۲۴) نومولود کو گھٹی اور اس کیلئے دعا (ح - ۲۵) عقیقہ (ح - ۲۶ تا ۲۸)۔

۱۔ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا	۱۔ علقمہ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ

rfat.com
Marfat.c

أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ (بخاری ۳۰:۱۰)

(ابن مسعودؓ) کے ساتھ جا رہا تھا تو کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے تو نکاح کرے کیونکہ وہ نظر کو نیچے رکھتا ہے اور پاکدامنی کا موجب ہے اور جسے طاقت نہیں تو وہ روزہ رکھے یہ اس کے لئے انقطاع شہوت کا موجب ہوگا۔ [1]

۲۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ (بخاری ۶:۶)

۲۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر جنگ کیا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ ہوتی تھیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے تئیں خصی نہ کر لیں تو آپ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

[1] جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کرے یہ آپ کا حکم ہے۔ اور دوسری حدیث میں اس ذکر کے بعد کہ میں نے نکاح بھی کیا ہے فرمایا۔ فمن رغب عن سنتی فلیس منی جو شخص میرے اس طریقے سے ہٹتا ہے، اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

۳۔ عَنْ سَعْدٍ يَقُوْلُ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا (بخاری ۶۷/۸)

۳۔ سعد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظ
کو ترک نکاح سے منع فرمایا اور اگر آپ
اجازت دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

۴۔ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ (بخاری ۴۰:۶۴)

۴۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ ر
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے د
عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا اور گھر
گدھوں کے گوشت کھانے سے بھی [2]

۵۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النِّكَاحَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَنْحَاءٍ

۵۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نکا
جاہلیت کے زمانہ میں چار طرح پر تھ

---

[2] متعہ اس نکاح کو کہا جاتا تھا جو مقررہ ایام کیلئے کر لیا جائے۔ اسلام سے پہلے یہ مروج تھا مگر آنحضرت صلعم نے بالآخر اسے منع کر دیا۔ نکاح اس تعلق کا نام ہے جو عمر بھر کیلئے ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان قائم کیا جائے۔ اسی لئے قرآن کریم نے اس کیلئے لفظ احصان استعمال کیا ہے جس کے معنے ہیں حفاظت کرنا۔ اور حصن قلعہ کو کہتے ہیں۔ اس کے بالمقابل سفاح کا لفظ ہے جس کے معنے ہیں شہوت رانی۔ گھریلو گدھے کی حرمت کا ذکر ساتھ اسلئے کیا کہ یہ بھی اسی دن کا واقعہ ہے جب متعہ کی حرمت ہوئی۔

rfat.com
rfat.com

فَنِكَاحٌ مِّنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ أَوِ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا (بخاری ۶۷: ۳۷)

ان نکاحوں میں سے ایک نکاح وہی ہے جو لوگ آج کرتے ہیں ایک مرد دوسرے مرد کو اسکی ولیہ یا اسکی بیٹی کیلئے پیغام نکاح بھیجتا ہے تو وہ اس کا مہر مقرر کرتا ہے پھر اس سے نکاح کر دیتا ہے۔

۶۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ (ابوداؤد ۱۲: ۱۷)

۶۔ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اگر ہو سکتا ہے کہ اس چیز کو دیکھ لے جو اس سے نکاح کی طرف بلاتی ہو تو ایسا کرے۔

۷۔ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا (ترمذی ۵)

۷۔ مغیرہ سے روایت ہے کہ اس نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دیکھ لے کیونکہ یہ بات کا موجب ہوگا کہ تم دونوں میں الفت ڈالی جائے۔

۵ جس طرح مرد کیلئے ضروری ہے کہ اپنی منسوبہ کے متعلق اطمینان کرلے، اسی طرح عورت کیلئے بھی ہے

۸۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ (بخاری ۶۷: ۴۲)

۸۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے یہانتک اس سے حکم لیا جائے اور کنواری کا نکاح نہ کیا جائے یہانتک کہ اس سے اجازت لے لی جائے۔ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی اجازت کیونکر ہوگی فرمایا (یہ کافی ہے) کہ وہ چپ رہے

۹۔عَنْ خَنْسَاءَ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِیَ ثَیِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا (بخاری ۶۷: ۴۳)

۹۔ خنساء سے روایت ہے کہ اسکے باپ نے اس کا نکاح کیا اور وہ ثیبہ تھی اُس نے اس نکاح کو ناپسند کیا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اسکے نکاح کو باطل ٹھیرایا۔[1]

۱۰۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَخَیَّرُوْا

۱۰۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے

[1] ثیبہ بیوہ یا مطلقہ عورت کو کہا جاتا ہے اور بعض روایات میں ہے کہ وہ بیوہ تھی مگر بعض میں اس کے کنواری ہونے کا بھی ذکر ہے۔ بہرحال جب عورت کی خلاف مرضی اس کا نکاح کیا جائے تو عورت کی درخواست پر وہ رد کر دیا جائے گا۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ بیوہ یا مطلقہ ہی ہو۔

Marfat.com

لِنُطْفِكُمْ وَانْكِحُوا الْاَكْفَاءَ وَاَنْكِحُوْا اِلَيْهِمْ (ابن ماجہ ۹:۴۶)

نطفوں کیلئے (عورتوں کو انکے اخلاق کیلئے) پسند کرو اور اکفاء میں نکاح کرو اور (اپنی لڑکیاں) انہیں نکاح میں دو ۵۵

۱۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ (بخاری ۶۷/۶)

۱۱۔ ابوہریرہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے نکاح چار وجہ سے کیا جاتا ہے اسکے مال کی وجہ سے اور اسکے نسب کی وجہ سے اور اسکی خوبصورتی کی وجہ سے اور اسکے دین کی وجہ سے پس دیندار عورت کے ذریعہ سے کامیابی حاصل کرو ۵۶

۵۵ اکفاء کفوء کی جمع ہے جس کے معنے ہیں مثل، اور نظیر۔ امام بخاری نے اکفاء کے متعلق عنوان باب یوں باندھا ہے۔ الاکفاء فی الدین اور اس کے ساتھ ہی آیت قرآنی لائے ہیں جو اوپر (۱) پر درج ہے گویا امام بخاری کا یہ مطلب ہے کہ نکاح کیلئے جس کفو کی ضرورت ہے وہ دین ہے گویا سب مسلمان ایک ہیں۔ ابتدائے اسلام میں بڑے بڑے علمی خاندانوں کی عورتوں نے آزاد شدہ غلاموں سے نکاح کئے۔ کیونکہ وہ آزاد شدہ غلام مسلمان ہو کر بلند مقام پر پہنچ چکے تھے۔ پس اسلام میں ذات پات کی کوئی تمیز نہیں اور برادریوں کے اندر شادیوں کا محدود کر دینا اسلام کی روح کے خلاف ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ مساویاں حتی الوسع برابری کو سامنے رکھ کر ہونی چاہئیں۔ مگر اس برابری سے مراد ذات یا قوم کا ایک ہونا نہیں بلکہ اخلاقی لحاظ سے اور معاشرت کے لحاظ سے ایک ہونا ہے۔

۵۶ یعنی مقدم اس بات کو کرو کہ عورت دیندار ہے۔ دین ہی اصل اخلاق کا سرچشمہ ہے۔ ویسے خوبصورتی اور دیگر امور کو دیکھنا منع نہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

۱۲۔عَنْ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ (بخاری ۵۴ : ۶)

۱۲۔عقبہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن شرطوں کا بڑا حق ہے کہ تم انہیں پورا کرو وہ وہ ہیں جن سے تم (عورتوں کی) عصمت کے مالک ہو جاتے ہو۔

۱۳۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ (بخاری ۶۷/۲۹)

۱۳۔ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا ہے اور شغار یہ ہے کہ انسان اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط سے کسی سے کر دے کہ وہ بھی اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کر دے اور دونوں مہر نہ دیں۔

۱۴۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ

۱۴۔حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا کہ رسول

---

۵۷ نکاح کے وقت جو شرائط کر لی جائیں ان کی پابندی ضروری ٹھیرائی ہے۔ مگر ان میں سے کوئی شرط قرآن اور حدیث کے خلاف نہیں ہو سکتی۔ عورتوں سے جو عام طور پر بدسلوکیاں ہوتی ہیں ان کے علاج کیلئے اگر ایسی شرائط کر لی جائیں جو ان بدسلوکیوں سے حفاظت کا کام دیں تو ہرج نہیں۔ عام طور پر اس ملک میں ابھی تک مرد اپنے آپ کو اس بات کا حقدار سمجھتا ہے کہ وہ عورت کو جب چاہے نکال دے اور چاہے تو اسے طلاق نہ دے بلکہ معلقہ رکھے اس کے علاج کیلئے اگر حق طلاق عورت کو تفویض کر دیا جائے تو ہرج نہیں۔

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا ھٰذَا
النِّکَاحَ وَاجْعَلُوْہُ فِی الْمَسَاجِدِ وَ
اضْرِبُوْا عَلَیْہِ بِالدُّفُوْفِ (مشکوٰۃ ص۲۶۷ بروایت ترمذی)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نکاح
کا اعلان کرو۔ اور اس کو مسجدوں میں کیا کرو۔
اور نکاح کے وقت دف بجایا کرو ۵۸

۵ا۔ عَنْ عَبْدِ اللہِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطْبَۃَ الْحَاجَۃِ
اَنِ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ
نَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِہٖ مِنْ
شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللہُ
فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ
فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ

۵ا۔ عبداللہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ حاجت سکھایا ۵۹
یہ کہ سب تعریف اللہ کیلئے ہے ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور
ہم اس سے بخشش مانگتے ہیں اور اسکے ساتھ اپنے نفسوں کی
برائیوں سے پناہ مانگتے ہیں جسکو اللہ ہدایت دے تو اسکو
گمراہ کرنیوالا کوئی نہیں اور جسے گمراہ کرے تو اسکو ہدایت
کرنے والا کوئی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں

۵۸ مسجد میں نکاح کی غرض بھی یہی ہے کہ ایک تو وہ مقام بابرکت ہے دوسرے وہاں عام طور پر لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے خود بخود اعلان ہو جاتا ہے اور اعلان کیلئے ضرورت ہو تو دف بجانے کی بھی اجازت دی۔ اگر غرض اعلان ہو اور اسراف کا پہلو اس میں نہ ہو تو دف کی جگہ باجا بھی بجایا جا سکتا ہے۔

۵۹ خطبۂ حاجت سے مراد خطبۂ نکاح ہے۔ آج ساری اسلامی دنیا میں یہی ایک خطبہ ہے جو نکاح کے وقت پڑھا جاتا ہے۔ خطبہ سے اعلان بھی ہو جاتا ہے۔ مرد اور عورت کو اپنے فرائض بھی یاد دلائے جاتے ہیں اور سننے والوں کو بھی۔ اور اس معاہدہ میں ایک تقدیس کا رنگ بھی پیدا ہو جاتا ہے یعنی اسے معمولی معاہدہ نہ سمجھا جائے۔

arfat.com

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ
وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ
وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا
قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ
اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ
فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا (ابوداؤد ۱۲: ۳۱)

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہے
کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ کرو
وہ اللہ جس کے ذریعہ سے تم ایک دوسرے سے
سوال کرتے ہو اور رحموں کے حقوق کی نگہداشت
کرو بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے اے لوگو جو ایمان
لائے ہو اللہ کا تقویٰ کرو جو تقویٰ کا حق ہے
اور نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم کامل فرمانبردار
ہوں! اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ
کرو اور مضبوط بات کہو وہ تمہارے لیے تمہارے
اعمال کو درست کر دے گا اور تمہارے
گناہوں سے تمہاری حفاظت کرے گا
اور جو اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کرتا ہے
تو وہ بڑی بھاری کامیابی حاصل کرکے کامیاب ہوا

نلہ دیکھو اگلا صفحہ

fat.com

۱۶۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النِّسَآءَ وَالصِّبْیَانَ مُقْبِلِیْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُمْتَلِئًا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ قَالَھَا ثَلٰثَ مِرَارٍ (بخاری ۶۳:۵)

۱۶۔ انس سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو شادی سے آتے ہوئے دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے اللہ (تو گواہ ہے) کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جو مجھے بہت ہی زیادہ محبوب ہیں یہ تین مرتبہ کہا[۱۱]

[۱۰] خطبہ نکاح میں آیات قرآنی پڑھی جاتی ہیں۔ سورہ نساء کی پہلی آیت۔ آل عمران کی آیت ۱۰۲ احزاب کی آیات ۷۰ و ۷۱۔ ان تینوں میں تقویٰ اللہ پر زور دیا ہے اور سورہ نساء کی پہلی آیت میں تقوی اللہ کے ساتھ ارحام کے تقویٰ کا بھی حکم دیا۔ ارحام رحم کی جمع ہے اور ارحام کے تقویٰ سے مراد ان حقوق کی نگہداشت ہے جو رحموں کے ذریعے سے یعنی عورتوں کے تعلق سے پیدا ہوتے ہیں۔ شارع علیہ السلام کا ان آیات کے خطبہ نکاح پر پڑھنے کا حکم دینے سے یہ صاف منشاء نظر آتا ہے کہ ان آیات کے احکام سے سامعین کو آگاہ کیا جائے۔ خطبہ کے بعد ایجاب قبول ہوتا ہے اور مہر کا اعلان کیا جاتا ہے۔

[۱۱] عام طور پر یہاں خطاب انصار سے سمجھا گیا ہے یعنی تم انصار مجھے محبوب ترین ہو۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ عورتوں اور بچوں سے خطاب ہو جو شادی سے واپس آ رہے تھے۔ یہ عورتوں سے محبت تھی کہ آپ کی تعلیم میں عورت کو وہ بلند مقام دیا گیا جو دنیا کی کوئی مذہبی تعلیم نہیں دے سکی اور بچوں سے آپ کی محبت بھی ایک مسلم امر ہے۔ دوسروں کے بچوں کو گود میں اٹھا لیتے اور ان سے اسی طرح پیار کرتے جس طرح انسان اپنے بچے سے محبت کرتا ہے۔

arfat.com

۱۷۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا زَفَّتْ اِمْرَأَةً اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ (بخاری ۶۷: ۶۴)

۱۷۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک (دولہن) خاتون کو سنوار کر ایک انصاری مرد کے پاس بھیجا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ تمہارے ساتھ گانا نہ تھا انصار تو گانے کو پسند کرتے ہیں۔ ۱۲ھ

۱۸۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ فَقَالَتْ لِيْ اُمُّ سُلَيْمٍ لَوْ اَهْدَيْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا اَفْعَلِيْ فَعَمَدَتْ اِلٰى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَاَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً

۱۸۔ انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب سے شادی کی تو ام سلیم نے مجھے کہا اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ بھیجتے تو میں نے اُسے کہا (ایسا ہی) کر۔ تو اس نے کھجور اور گھی اور پنیر لیا اور ہانڈی میں کھانا بنایا

۱۲ھ اس خوشی کے موقعہ پر آپ نے گانا ساتھ ہونے کو پسند فرمایا۔

فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِيَ إِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعْهَا (بخاری ۶۷: ۶۵)

تو اس نے اسے میرے ساتھ آپ کی طرف بھیجی میں اسے لیکر آپ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا اسے رکھ دو ۱۳ھ

۱۹- عَنْ أَنَسٍ قَالَ بُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَّلَحْمٍ فَأُرْسِلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِيْئُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ ثُمَّ يَجِيْئُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ فَدَعَوْتُ حَتّٰى مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُوْا (بخاری ۶۵: ۳۳/۸)

۱۹- انس سے روایت ہے کہا کہ زینب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر لائی گئیں تو روٹی اور گوشت کی دعوت دی گئی مجھے کھانے کے لئے لوگوں کو بلانے بھیجا گیا تو ایک جماعت آتی کھانا کھاتی اور چلی جاتی پھر ایک جماعت آتی اور کھانا کھاتی اور چلی جاتی تو میں بلاتا رہا یہاں تک کہ کوئی بھی نہ رہا جسے میں بلاؤں ۱۴ھ

۱۳ھ اس سے معلوم ہوا کہ شادی کے موقعہ پر تحفہ دینا اور لینا مسنون ہے۔

۱۴ھ یہ دعوت ولیمہ کہلاتی ہے۔ اور اس کی ایک غرض یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ نکاح کا اعلان ہو جائے۔ حضرت زینب کے ولیمہ کی دعوت سب سے بڑی دعوت تھی جو نبی صلعم نے ولیمہ کے رنگ میں کی ہو (باقی برصفحہ ۳۲۸)

Marfat.com
Marfat.com

۲۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِھَا (بخاری ۷۶:۲۷)

۲۰۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کے لئے بلایا جائے تو چاہیئے کہ اس پر جائے۔

۲۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اَتٰی اَھْلَہٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَقُضِیَ بَیْنَھُمَا وَلَدٌ لَمْ یَضُرَّہٗ (بخاری ۸:۴)

۲۱۔ ابن عباس سے روایت ہے جو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہا اگر تم میں سے کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس آئے کہے اللہ کے نام سے اے اللہ ہم کو شیطان سے بچا اور شیطان کو اس سے دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے پھر انکے ہاں اولاد ہو تو شیطان اسے نقصان نہ پہنچا سکیگا[۱۵]

۲۲۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا نَعْزِلُ

۲۲۔ جابر سے روایت ہے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ

(بقیہ ص ۳۲۷) اور بخاری میں ہے کہ اس میں ایک بکری ذبح کی گئی (بخاری ۷۶:۶۹) اور کوئی ولیمہ آپ نے صرف دو مُد جو سے کیا جو حضرت صفیہ کے ولیمہ پر آپ نے لوگوں سے کہا کہ اپنا اپنا کھانا لے آئیں اور سب نے مل کر کھا لیا۔

[۱۵] آپ نے ہر موقعہ پر اس کے مناسب حال دعا سکھائی۔

rfat.com

Marfat.c

عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ (بخاری ۷۶۷)

علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے اور قرآن اتر رہا تھا ۱۶ھ

۲۳- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ..... فَكُنَّا نَعْزِلُ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَوَ اِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا مَّا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ

(بخاری ۷۶۷: ۹۷)

۲۳- ابو سعید سے روایت ہے کہا ..... ہم عزل کیا کرتے تھے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا پس فرمایا کیا تم یہ کرتے ہو یہ تین مرتبہ کہا کوئی جان پیدا ہونے والی نہیں مگر وہ پیدا ہو کر رہیگی قیامت کے دن تک (یوں ہی ہوتا رہے گا) ۱۷ھ

۲۴- عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ

۲۴- ابو رافع سے روایت ہے کہا کہ میں نے

۱۶ھ گویا عزل سے اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا۔ عزل حمل کو روکنے کا ایک طریق ہے اور اس کے معنے ہیں الگ ہو جانا یعنی وقت پر مرد کا عورت سے الگ ہو جانا۔

۱۷ھ آپ نے صراحت سے منع نہیں فرمایا ہاں یوں فرمایا کہ عزل کے باوجود بھی جو جان پیدا ہونیوالی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی گویا اسے ایک رنگ میں ناپسند کیا۔ کسی مجبوری کے ماتحت ضبط تولید کا طریق اختیار کیا جا سکتا ہے۔ صرف پیدائش کو روکنا اس کی غرض نہ ہونی چاہیئے۔

Marfat.com
Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلٰوۃِ (مشکوٰۃ ۱۹: ۳ بروایت ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ
حسن بن علی کے کانوں میں نماز کی اذان
طرح اذان دی جس وقت کہ حضرت
فاطمہ نے اسے جنا ۵ھ

۲۵- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ وُلِدَ لِیْ غُلَامٌ فَاَتَیْتُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاہُ اِبْرَاھِیْمَ فَحَنَّکَہٗ بِتَمْرَۃٍ وَّدَعَا لَہٗ بِالْبَرَکَۃِ وَدَفَعَہٗ اِلَیَّ (بخاری ۱۷: ۱)

۲۵- ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ میرے
گھر لڑکا ہوا تو میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس لایا تو آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا
تو ایک کھجور چبا کر اسکے تالو میں لگائی اور اسے
لے برکت کی دعا کی اور اسے مجھے دیا ۵ھ

۲۶- عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ

۲۶- سلمان بن عامر سے روایت ہے

۵ھ بچے کے دائیں کان کے سامنے اذان کے اور بائیں کے سامنے اقامت کے الفاظ دوہرائے جاتے ہیں۔ شرح السنۃ میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایسا کیا اور مسند ابویعلی میں اسے نبی کریم صلعم تک پہنچایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور عظمت کے الفاظ کا بچے کے کان میں ڈالنا بے معنے نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بچے میں شعور نہیں ہوتا مگر انسان کیلئے ایک ضمیر تحت الشعور بھی ہے۔ اور ایسے واقعات موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بچے کے کان میں بہت ابتدائی عمر میں جو الفاظ ڈالے جاتے ہیں انکا نقش اس کے دماغ پر دیر پا ہوتا ہے۔

۹ھ تحنیک یا گھٹی دینا بھی ایک مسنون طریق ہے اور اس کیلئے دعا کرنا بھی۔ ان سب باتوں کی غرض محض

Marfat.com

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ
عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَّ
اَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى (بخاری ۷: ۲)

کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیٰ کو دور کرو ۵۲۰

۲۷۔ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .....
يَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ
الْجَارِيَةِ شَاةٌ (مشکوٰۃ ۱۹/۳ بروایت ترمذی)

۲۷۔ ام کرز سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ..... فرماتے تھے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ ۵۲۱

۲۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ
عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا
كَبْشًا (مشکوٰۃ ۱۹: ۳ بروایت ابوداؤد)

۲۸۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کی طرف سے ایک ایک دنبے کا عقیقہ کیا۔ ۵۲۱

۵۲۰ عقیقہ عَقّ سے ہے جس کے معنے شق اور قطع ہیں اور جانور کو جو ذبح کیا جائے عقیقہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اسے کاٹا جاتا ہے۔ اذیٰ کے دور کرنے سے مراد بالوں کو صاف کر دینا ہے اسکو بھی عقیقہ کہا جاتا ہے۔

۵۲۱ اس سے معلوم ہوا کہ لڑکے اور لڑکی دونوں کی طرف سے عقیقہ کیا جاتا تھا۔ اگلی حدیث میں ہے کہ حسن اور حسین کی پیدائش پر ایک ایک جانور ہی ذبح کیا گیا۔ پس ایک جانور بھی کافی ہے۔

باب ۲۱

طلاق

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
۱- وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا ؕ (۴ : ۳۵)	۱- اور اگر تم دونوں (میاں بیوی) میں باہم دشم ڈر ہو تو ایک فیصلہ کرنیوالا اس (مرد) کے لوگوں میں سے او فیصلہ کرنیوالا اس (عورت) کے لوگوں میں سے مقرر کرو اگر دو دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ انمیں موافقت کردیگا
۲- وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَآ اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَیْرٌ ؕ (۴ : ۱۲۸)	۲- اور اگر ایک عورت کو اپنے خاوند کی زیاد یا بے رغبتی کا ڈر ہو تو ان دونوں پر کوئی گنا نہیں کہ وہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح اچھی چیز ہے۔
۳- اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ	۳- اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر وہ اپنی

fat.com

أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ
وَسَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ص وَّلَا
تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ج
(۲:۲۳۱)

میعاد کو پہنچنے لگیں تو یا انہیں اچھی طرح سے رکھو
یا حسن سلوک کے ساتھ رخصت کردو اور ان کو
دکھ دینے کے لیے نہ روک رکھو تاکہ تم زیادتی
کرو۔

۴- وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ
بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ ط وَلَا
يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ
اللّٰهُ فِيْ أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ط وَبُعُوْلَتُهُنَّ
أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ إِنْ
أَرَادُوْٓا إِصْلَاحًا ط (۲:۲۲۸)

۴- اور طلاق دی ہوئی عورتیں اپنے آپ کو
تین حیض تک انتظار میں رکھیں اور ان کے
لیے جائز نہیں کہ اُسے چھپائیں جو اللہ نے
ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے اگر وہ اللہ اور
آخرت کے دن پر ایمان لاتی ہیں۔ اور اس
(اثنام) میں ان کے خاوند ان کو واپس لینے
کے زیادہ حقدار ہیں اگر وہ اصلاح چاہیں۔

۵- وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ
أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ
يَّنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا

۵- اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ
اپنی میعاد کو پہنچ جائیں تو انہیں (اس بات سے) مت
روکو کہ وہ اپنے خاوندوں سے نکاح کریں جب آپس میں

Marfat.com

بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ط (۲:۲۳۲)

پسندیدہ طور پر راضی ہوں۔

۶- اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيحٌ بِاِحْسَانٍ ط وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ (۲:۲۲۸)

۶- طلاق دو دفعہ ہے پھر پسندیدہ طور رکھنا یا حسن سلوک کے ساتھ رخصت کرنا اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اس (مال) کچھ لو جو تم نے انہیں دیا ہے سوائے اسکے کہ کو ڈر ہو کہ اللہ کی حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں

۷- وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ لا وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا ط (۴:۲۰)

۷- اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیو (سے نکاح) کرنا چاہو اور تم اسے سو کا ڈھیر بھی دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ نہ لو۔

۸- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ج (۳۳:۴۹)

۸- اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر تم انہیں طلاق دیدو قبل اسکے کہ تم انہیں چھوؤ تو تمہارے لئے ان کے معاملہ میں کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو۔

Marfat.com

۹- فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ (۶۵:۲)

۹- پس جب وہ اپنے مقرر وقت کو پہنچنے لگیں تو انہیں نیکی سے روک رکھو یا نیکی سے انہیں جدا کر دو اور اپنے میں سے دو صاحب عدل گواہ رکھ لو اور گواہی کو اللہ کیلئے قائم کرو۔

۱۰- وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ (۶۵:۴)

۱۰- اور وہ جو تمہاری عورتوں میں سے حیض سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور (ان کی بھی) جنہیں حیض نہیں آتا۔

طلاق کے معنے ہیں (گرہ نکاح کا) کھول دینا یا آزاد کر دینا۔ اس کے متعلق نکاح سے بھی زیادہ تفصیلی احکامات قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں۔ طلاق کی ایک جامع وجہ قرآن شریف نے شقاق کے لفظ میں دیدی ہے۔ شقاق کے معنے فساد اور عداوت کا پیدا ہو جانا ہیں۔ جب ایک شادی شدہ جوڑے کی یہ حالت ہو جائے کہ ان میں فساد اور عداوت پیدا ہو جائے۔ خواہ قصور کسی کا ہو مرد کا یا عورت کا اور شادی شدہ زندگی جنت کی بجائے جو اسکی اصل غرض ہے جہنم بن جائے تو پھر حکم ہے کہ سب سے پہلے ان میں موافقت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایک حکم مرد کے اہل سے ایک عورت کے اہل سے مقرر کیا جائے۔ انکا پہلا کام اصلاح کی کوشش کرنا ہے (۱)۔ پھر دوبارہ فرمایا کہ اگر عورت کو مرد کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا ڈر ہو تو بھی پہلے اصلاح کی کوشش کرو۔ اگر اصلاح نہ ہو سکے تو پھر طلاق کا حکم دیا جائے

Marfat.com
Marfat.com

ظاہر ہے کہ حکم دینے والی حکومت ہے یا مسلمانوں کا کوئی نظام (۲) پھر فرمایا کہ طلاق کی صورت میں ا
میعاد تک حالت انتظار رہے گی جس کو عدت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے (۳) - یہ انتظار کی ح
اس غرض کیلئے ہے کہ شاید اس عارضی جدائی سے مرد یا عورت کے دل میں پھر جذبۂ محبت پیدا
تو عدت کے قریباً تین ماہ میں رجوع کا اختیار ہے (۴) - عدت گذر جانے کے بعد بھی وہی مرد اور
چاہیں تو ان کا دوبارہ نکاح بھی ہو سکتا ہے (۵) - ایسی طلاق کہ عدت کے اندر رجوع کر لیا جا
یا عدت گزرنے کے بعد دوبارہ نکاح کر لیا جائے صرف دو دفعہ دی جا سکتی ہے - اگر یہی جوڑا تیسر
دفعہ طلاق کی طرف رجوع کرے تو پھر عدت کے اندر رجوع اور عدت کے بعد دوبارہ نکاح کا اختیا
نہیں ہوگا جب تک کہ عورت دوسری جگہ شادی نہ کرے اور وہ خاوند بھی اسے طلاق دیدے - ع
اگر اپنا مہر واپس کر دے او خاوند سے طلاق چاہے تو اسے طلاق دلا دی جائے (۶) - اگر مر
چاہتا ہے کہ عورت کو طلاق دے تو وہ عورت سے مہر کا کوئی حصہ واپس نہیں لے سکتا (۷) اگ
خلوت سے پہلے طلاق واقع ہو جائے تو عدت کی ضرورت نہیں (۸) - طلاق کے دو گواہ ہوں یعنی
جب بھی طلاق دی جائے تو اچھی طرح سوچ سمجھ کر گواہوں کی موجودگی میں دی جائے (۹) بعض
صورتوں میں عدت کی میعاد ایک اور رنگ رکھتی ہے (۱۰) -

طلاق کو ضرورتاً جائز ٹھیرایا ہے مگر طلاق کی طرف رجوع کرنے سے ڈرایا ہے - حلال چیزوں میں سے
کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو اتنی ناپسند نہیں جتنی طلاق (ح - ۱ و ۲) عورت کو اگر خاوند سے نفرت پیدا
ہو گئی ہے تو مہر واپس کر کے طلاق لے سکتی ہے (ح - ۳) طلاق صرف ان ایام میں دی جا سکتی ہے
جب عورت ماہواری ایام کی حالت میں نہ ہو (ح - ۴) - آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکر کے زمانے میں
کوئی شخص تین دفعہ طلاق کہے یا ایک دفعہ برابر تھا - حضرت عمر کے زمانے میں چونکہ لوگوں نے طلاق کی
آزادی کا ناجائز فائدہ اٹھایا اس لئے آپ نے تین طلاق کو آیت ۲ کی بائن طلاق قرار دے دیا
(ح - ۵) - آنحضرت کے زمانے میں کسی نے تین طلاق اکٹھی دیں تو آپ بہت ناراض ہوئے (ح - ۶)
ایک طلاق کا منشا یہ تھا کہ عدت میں رجوع اور عدت کے بعد نکاح ہو سکے - اور ایک شخص نے پہلی طلاق

Marfat.com

آنحضرت صلعم کے زمانہ میں دی دوسری حضرت عمر کے اور تیسری حضرت عثمان کے زمانہ میں تو یہ تیسری طلاق بائن قرار پائی (ح - ۷) حلالہ کرنے اور کرانے والوں پر آنحضرت صلعم نے لعنت کی (ح - ۸) اگر بغیر گواہوں کے طلاق دے پھر رجوع کرے تو یہ ایک طلاق ہو جائے گی۔ مگر ان دونوں باتوں پر گواہ رکھ لے (ح - ۹) جب مرد عورت کو اختیار دے کہ وہ اپنے آپ کو طلاق دے لے اور عورت اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو یہ طلاق محسوب نہ ہوگی (ح - ۱۰) حالت جنگ میں کوئی شخص مفقود الخبر ہو جائے تو اس کی عورت ایک سال انتظار کرکے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے (ح - ۱۱) مرد عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو دونوں میں جدائی کر دی جائے (ح - ۱۲) ایلاء میں میعاد مقررہ چار ماہ کے بعد رجوع کرے یا طلاق دے حالت انتظار کو بڑھا نہیں کر سکتا (ح - ۱۳)۔

۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الطَّلَاقُ (ابوداؤد ۱۳:۳)

۱- ابن عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اللہ عزوجل کے نزدیک طلاق مبغوض ترین حلال ہے [1]

۲- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا

۲- ثوبان سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت

[1] یعنی مجبوراً ایسی صورتیں تو پیش آجاتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس کو سخت ناپسند کرتا ہے کہ عقد نکاح کو توڑا جائے اس لئے طلاق صرف مجبوری کی صورت میں دلائی جا سکتی ہے جب موافقت کی کوئی صورت نہ ہو چنانچہ خود قرآن کریم نے جہاں طلاق کی اجازت دی ہے وہاں پہلے یہ شرط لگائی ہے کہ ناموافقت کی صورت میں پہلے اصلاح کی کوشش کی جائے۔ اصلاح کی ساری کوششیں ناکام ہوں تو پھر طلاق کا حکم دیا جائے۔

arfat.com

امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ (احمد جلد ۵ ص ۲۷۵)

بغیر ضرورت کے اپنے خاو
سے طلاق طلب کرے تو اس پر جنت
خوشبو حرام ہے۔ ۵۲

۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ ابْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أُعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ

۳- ابن عباس سے روایت ہے کہ ث
بن قیس کی بیوی رسول اللہ صلی ا
علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا
رسول اللہ کہ میں ثابت بن قیس پر اخلاق
اور دین کی وجہ سے عیب نہیں لگاتی لیکر
میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی
پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا تم اس کے باغ کو اسے واپس
دیتی ہو اس نے عرض کیا ہاں رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے (قیس کو) فرمایا باغ کو قبول کر

۵۲ اس سے معلوم ہوا کہ عورت جب ضرورت پیش آئے طلاق لے سکتی ہے۔

وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً (بخاری ۱۲:۶۸)

۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ

اور اسے طلاق دیدے ۵۳

۴۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ اس نے اپنی بیوی کو جب وہ حیض کی حالت میں تھی طلاق دی تو حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر ناراض ہوئے پھر فرمایا کہ بیوی کی طرف رجوع کرے پھر اسے رہنے دے یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر حیض آجائے پھر پاک ہو جائے پھر اگر اس کا یہ خیال ہو کہ اسے طلاق دے تو طہر کی حالت میں اسے طلاق دے پیش اس سے کہ اسکے پاس جائے یہ اسکی

۵۳ یہ حدیث عورت کے حق طلاق کو مراحت کے ساتھ قائم کرتی ہے۔ اس صورت میں مرد کا کوئی قصور نہ تھا جیسا کہ عورت نے خود تسلیم کیا "میں ثابت پر اخلاق اور دین کی وجہ سے عیب نہیں لگاتی گویا اس کے ظلم کی یا زیادتی کی یا بے رغبتی کی شکایت نہ تھی" اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی" یعنی مجھے اس سے کراہت ہے بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کراہت کی وجہ ثابت کی بدصورتی تھی۔ ابن ماجہ کی روایت میں ہے کان دمیما جب عورت اور مرد میں ایسی ناموافقت پیدا ہو جائے تو اسے کفر کی حالت قرار دیا ہے۔ اور صرف اسی وجہ پر بھی عورت طلاق حاصل کر سکتی ہے کہ مرد اسے ناپسند ہے لیکن اس صورت میں مہر واپس کرنا ضروری ہے۔ باغیچہ ثابت نے اسے مہر میں دیا تھا۔

arfat.com

الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ (بخاری ۶۵: ۶۵)

۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّ سَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِيْ اَمْرٍ كَانَ لَهُمْ فِيْهِ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ (احمد جلد اوّل ص ۳۱۴)

عدت ہے جیسا کہ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے ۵۴

۵- ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او ابوبکر کے زمانہ میں اور دو سال تک حضرت عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں تین طلاق ایک ہی طلاق تھی تو حضرت عمر نے کہا کہ لوگوں نے ایک امر میں جلدی کی جس میں ان کیلئے آہستگی تھی پس اگر ہم اسے ان پر نافذ کر دیں (تو اچھا ہے) سو اسے ان پر نافذ کر دیا ۵۵

۵۴ یہ حدیث ثابت کرتی ہے کہ اسلامی طلاق کا طریق یہ ہے کہ عورت کو حالت طہر میں طلاق دی جائے اور اس طہر میں مرد اس کے قریب نہ گیا ہو۔ طلاق کے ساتھ ہی عدت شروع ہو جاتی ہے اور عدت میں دوسری طلاق بے معنی ہے۔ یہ عدت بروئے قرآن کریم تین قرء ہے۔ اور قرء حالت طہر سے حالت حیض میں داخل ہونے کا نام ہے۔ گویا طلاق کے بعد تین حیض تک انتظار کرنا ضروری ہے۔

۵۵ یعنی نبی کریم صلعم کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر کے زمانہ میں طلاق ایک ہی مرتبہ دی جاتی تھی۔

(باقی بر صفحہ ۳۴۱)

Marfat.com

۔عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ	۶۔ محمود بن لبید سے روایت ہے کہا کہ
خُبِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص
وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ	کے متعلق خبر دی گئی کہ اس نے اپنی عورت
ثَلٰثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ	کو تین طلاق اکٹھی دی ہیں تو آپ غصہ میں
غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ	کھڑے ہوئے پھر فرمایا کہ کیا کتاب اللہ سے کھیل ہو
اللّٰهِ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ (نسائی ۲۷:۶)	رہا ہے حالانکہ میں تم میں موجود ہوں ۵۶

(بقیہ صفحہ ۳۴۰) اور اگر کوئی شخص تین دفعہ طلاق کہہ بھی دے تو اسے ایک ہی طلاق سمجھا جاتا تھا۔ اسلام سے قبل تین طلاق ایک ہی دفعہ دینے سے طلاق بائن سمجھی جاتی تھی اور طلاق بائن کے بعد نہ عدت کے دوران رجوع کا حق رہتا تھا نہ عدت کے بعد دوبارہ نکاح انہی میاں بیوی میں ہو سکتا تھا۔ لوگوں نے اس سزا دہی کی یعنی بجائے اسلامی طریق طلاق کو اختیار کرنے کے ایک ہی دفعہ طلاق دینی تین طلاق ایک ہی دفعہ دینا شروع کر دیا۔ نبی کریم صلعم نے اسے ایک ہی طلاق قرار دیا۔ اور ایسا ہی حضرت ابوبکر کے زمانہ میں بھی اسی طرح رہا مگر چونکہ لوگ اس سے رکتے نہ تھے حضرت عمر نے ایک طرح پر یہ سزا دی کہ ایسی طلاق کو طلاق بائن قرار دیا جائے مگر اس سے بھی کوئی علاج نہ ہوا اور آج یہی طریق طلاق عام طور پر مروج ہے حالانکہ اس کا نام بدعی طلاق بھی رکھا جاتا ہے۔ اسلامی طریق یہ ہے کہ حالت طہر میں ایک مرتبہ طلاق دی جائے اور عدت شروع ہو جائے اس عدت میں رجوع اور عدت کے بعد دوسری مرتبہ نکاح کا اختیار ہے۔ ایسی طلاق دو دفعہ کے بعد بھی اگر دی جائے تو یہ طلاق بائن ہو جاتی ہے جس میں رجوع کا اختیار رہتا ہے نہ دوبارہ نکاح کا۔

۵۶ تین طلاق ایک دفعہ دینے پر اس قدر ناراض ہوئے مگر آج مسلمانوں نے یہی طریق اختیار کیا ہوا ہے۔

۷۔ عَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُّ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتَّ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُّ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ (ابوداؤد ۱:۳)

۷۔ رکانہ بن عبد یزید سے روایت ہے کہ اس نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاق بتہ دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی اور کہا خدا کی قسم میرا ارادہ اس سے ایک ہی طلاق کا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کیا تو) خدا کی قسم (کھاتا ہے) کہ تیرا ارادہ صرف ایک ہی طلاق کا تھا رکانہ نے کہا خدا کی قسم میرا ارادہ ایک ہی طلاق کا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لوٹا دیا پھر اس نے اسے دوسری مرتبہ حضرت عمر کے زمانہ میں طلاق دی اور تیسری طلاق عثمان کے زمانہ میں دی ؎

؎ پہلی حدیث کی رو سے آپ نے اسے کتاب اللہ کے ساتھ کھیل قرار دیا کہ خلاف حکم قرآن تین طلاق ایک دفعہ دی جائیں اور اس حدیث کی رو سے جب ایک شخص نے قسم کھائی کہ اس کا ارادہ ایک ہی طلاق کا تھا تو اسے ایک ہی طلاق قرار دے کر رجوع کی اجازت دی۔ اور پھر کئی سال کے بعد اسے دوسری طلاق دی اور کئی سال اور گزرنے کے بعد تیسری طلاق دی۔ یہ وہ تیسری طلاق تھی جسے طلاق بتہ یا بائن کہا جاتا ہے جس کے بعد

rfat.com

Marfat.c

۸۔ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ (ترمذی ۹/۲۵)

۸۔ حضرت علی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنیوالے پر اور اُس پر جس کیلئے حلالہ کیا جارہا ہے لعنت کی ہے ۵۵

۹۔ عَنْ مُطَرِّفٍ اَنَّ عِمْرَانَ سُئِلَ عَنْ رَّجُلٍ یُّطَلِّقُ امْرَاَتَہٗ ثُمَّ یَقَعُ بِھَا وَلَمْ یُشْھِدْ عَلٰی طَلَاقِھَا وَلَا عَلٰی رَجْعَتِھَا فَقَالَ عِمْرَانُ طَلَّقْتَ بِغَیْرِ سُنَّۃٍ وَّرَاجَعْتَ بِغَیْرِ

۹۔ مطرف سے روایت ہے کہ عمران سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی عورت کو طلاق دی اور پھر اس کی طرف رجوع کیا اور اس نے نہ طلاق پر گواہ رکھا اور نہ رجوع پر عمران نے کہا تو نے سنت کے خلاف طلاق دی اور سنت کے خلاف

۵۵ حلالہ جاہلیت کا رواج تھا یعنی جب طلاق دیتے تو تین طلاقیں اکٹھی دیکر اسے طلاق بائن قرار دیتے اور طلاق بائن کے بعد رجوع نہ ہو سکتا تھا یہاں تک کہ عورت پہلے دوسری جگہ شادی کرے۔ اور یہ فی الحقیقت شادی نہ ہوتی تھی کیونکہ اس کا منشا صرف اس قدر ہوتا تھا کہ یہ خاوند پھر فوراً عورت کو طلاق دیدے اسے حلالہ کیا جاتا تھا تب وہ پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کر سکتی تھی۔ نبی کریم صلعم نے ایسا کرنے والوں پر لعنت کی ہے اور بایں آج بھی مسلمان یہی کر رہے ہیں آپ نے تین طلاق ایک دفعہ دینے کو خلاف قرآن قرار دیا۔ مگر مسلمان آج بھی یہی کر رہے ہیں۔ آپ نے حلالہ کرنے کرانے والوں پر لعنت کی مگر اس سے بھی مسلمان باز نہیں آتے۔

Marfat.com

سُنَّةِ اشْهَدْ عَلٰى طَلَاقِهَا وَ رَجْعَتِهَا (ابن ماجہ ۱۰: ۵)

رجوع کیا تو اسکو طلاق دینے پر اور رجوع کر پر گواہ رکھ لو ۵۹

۱۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلَمْ يُعَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا (بخاری ۶۸: ۵)

۱۰- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے اللہ اور اسکے رسول کو اختیار کیا تو یہ ہمارے لئے کچھ بھی شمار نہ کیا گیا ۵۱۰

۱۱- قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصَ امْرَأَتُهٗ سَنَةً (بخاری ۶۸/۲۲)

۱۱- ابن المسیّب نے کہا جب کوئی شخص جنگ کی صف میں مفقود ہو جائے تو اس کی بیوی ایک سال انتظار کرے گی ۵۱۱

۵۹ بغیر گواہوں کے نہ طلاق جائز ہے نہ رجوع۔ مگر اسکی اصلاح صرف یہی ہے کہ بعد میں گواہ رکھ لے۔

۵۱۰ یعنی جب عورت کو اختیار دیا جائے کہ وہ چاہے تو طلاق لیلے اور وہ نہ لے تو یہ طلاق شمار نہ ہوگی۔

۵۱۱ کیونکہ حالت جنگ میں یہ بہت قرین قیاس ہے کہ ایک شخص قتل ہو گیا ہے اور اس کا پتہ نہیں لگتا تو ایک سال تک انتظار کرکے عورت کو نکاح کر لینے کا اختیار ہے۔ ویسے مفقود الخبر کیلئے امام مالک کے نزدیک عورت کو چار سال انتظار کرکے نکاح کرنا چاہیئے۔

rfat.com
rfat.com

۱۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَذَفَ امْرَأَتَهٗ فَاَحْلَفَهُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَیْنَهُمَا (بخاری ۶۸: ۲۷)

۱۲- عبداللہ سے روایت ہے انصار میں سے ایک شخص نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو قسم دی پھر دونوں کو جدا کیا۔ ۱۲ھ

۱۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ فِی الْاِیْلَاءِ الَّذِیْ سَمَّی اللّٰهُ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدَ الْاَجَلِ اِلَّا اَنْ یُّمْسِكَ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ یَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ (بخاری ۶۸: ۲۱)

۱۳- ابن عمر سے روایت ہے کہ وہ ایلاء کے بارہ میں فرماتے تھے جس کا ذکر اللہ نے کیا کہ کسی کیلئے میعاد گذرنے کے بعد جائز نہیں مگر یہ کہ نیک سلوک کے ساتھ اسے روکے رکھے اور یا طلاق کا پختہ فیصلہ کرے ۱۳ھ

۱۲ھ زنا کے الزام کے بعد میاں بیوی کو الگ الگ کر دیا جائے بشرطیکہ دونوں اپنی اپنی سچائی پر حلف اٹھائیں۔

۱۳ھ ایلاء کے متعلق ذیل کے الفاظ قرآن کریم میں آتے ہیں "ان لوگوں کیلئے جو اپنی عورتوں سے ایلاء کرتے ہیں۔ چار ماہ کا انتظار ہے پھر اگر وہ رجوع کر لیں تو اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے" ایلاء اصل میں وہ قسم ہے جس کی غرض کسی حق کی ادائگی میں کوتاہی کرنا ہو۔ جب مرد یہ قسم کھائے کہ میں اپنی عورت کے پاس نہ جاؤں گا تو اسے بھی ایلاء کہا جاتا ہے۔ عرب میں یہ رواج تھا کہ اس طرح قسم کھا کر عورت کو معلقہ کر دیا جاتا تھا۔ تو قرآن کریم نے اسے ایک رنگ کی طلاق قرار دیا ہے۔ جو شخص ایسی قسم کھاتا ہے تو اس کیلئے چار ماہ انتظار کا حکم ہے۔ چار ماہ گذرنے کے بعد یا طلاق دیکر عورت کو رخصت کرے ورنہ اسے معروف طریق پر گھر میں آباد کرے۔

rfat.com

باب ۲۲

تجارت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
۱- لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۚ وَ لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ (۴: ۳۲)	۱- مردوں کیلئے اس سے بہرہ ور ہونا ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کیلئے اس سے بہرہ ور ہونا ہے جو وہ کمائیں
۲- لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۚ (۴: ۲۹)	۲- اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے مالوں کو آپس میں ناحق کے ساتھ نہ کھاؤ سوائے اسکے کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو۔
۳- رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ (۲۴: ۳۷)	۳- ایسے لوگ جنہیں نہ تجارت اور نہ خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل کرتی ہے۔
۴- فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا	۴- پس جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل

fat.com

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (۶۲:۱۰)

۵- وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ (۱۷:۳۵)

۶- وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ (۸۳:۱ تا ۳)

سے تلاش کرو۔

۵- اور جب تم ماپو تو ماپ کو پورا کرو اور سیدھے ترازو سے تولو۔

۶- کمی کرنیوالوں کیلئے افسوس ہے جو جب لوگوں سے ماپ کر لیتے ہیں تو پورا کر لیتے ہیں اور جب انہیں ماپ یا تول کر دیتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں۔

کسب معاش کے تمام ذرائع حلال ہیں اور جو ذریعہ کسب معاش کا مردوں کیلئے جائز ہے وہ عورتوں کیلئے بھی جائز ہے (۱) ہاں ایک دوسرے کے مال باطل ذرائع سے نہ کھاؤ۔ تجارت کے ذریعہ جو باہمی رضامندی سے ہو ایک دوسرے کا مال لے سکتے ہو (۲)۔ لیکن خرید و فروخت اور تجارت میں اتنا انہماک نہ ہو کہ انسان خدا کو بھول جائے (۳)۔ نماز پڑھ کر اپنے کاروبار میں لگ جاؤ۔ مال بھی خدا کا فضل ہے (۴) خرید و فروخت میں ماپ اور تول کو پورا کرو (۵) ان پر افسوس ہے جو اپنا حق پورا ادا نہیں کرتے مگر دوسرے سے اپنا حق پورا لیتے ہیں (۶)۔

بہترین رزق وہ ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا ہے (ح-۱) مسلمان خوب تجارتیں کرتے تھے مگر حقوق اللہ کو مقدم کرتے تھے (ح-۲)۔ سچا اور امین تاجر نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا (ح-۳) خرید و فروخت میں سہولت کی تعلیم (ح-۴)۔ معاملہ میں فراخی دالے کو مہلت دینے اور تنگدست کو معاف کر دینے کی تعلیم (ح-۵)۔ سچائی اور کھول کر بیان کر دینے سے تجارت میں برکت ہوتی ہے (ح-۶) چیز کو دیکھ بھال کر لینے کی تعلیم (ح-۷) بات بات میں قسمیں اٹھانا برا ہے (ح-۸)۔ غلہ کی خرید و فروخت منڈی میں ہو (ح-۹) غلہ کا بیچنا منع ہے جب تک اس پر قبضہ نہ ہو (ح-۱۰) غلہ کو مہنگا ہونے کیلئے روک رکھنے کی ممانعت (ح-۱۱) دھوکہ دینے کیلئے

---

۴ قیمت بڑھانا اور دوسرے کی بیع پر بیع کرنا منع ہے (ح-۱۲)۔ نیلامی جائز ہے (ح-۱۳) جانور کی

Marfat.com

فروخت کیلئے دودھ کو عارضی طور پر بڑھانے کی ممانعت (ح-۱۴) دو تین سال پہلے پھل کی فروخ
(ح-۱۵) گھر یا زمین کی قیمت سے گھر یا زمین ہی لے تو اچھا ہے (ح-۱۶) شراب۔ مردار۔ سؤر اور بتوں کی خرید و ف
کی ممانعت (ح-۱۷) مردار کے چمڑے سے فائدہ اٹھانا جائز ہے (ح-۱۸)۔

۱۔ عَنِ الْمِقْدَامِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَآ اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ (بخاری ۳۴:۱۵)

۱۔ مقدام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی شخص
اس سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھاتا جو وہ اپنے
ہاتھ کی مشقت سے کھائے۔ ۱ے

۲۔ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُوْنَ وَيَتَّجِرُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ اِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِّنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يُؤَدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ (بخاری ۳۴:۸)

۲۔ قتادہ کہتے ہیں کہ لوگ خرید و فروخت
اور تجارت کرتے تھے لیکن جب ان کے
سامنے خدا کے حقوق میں سے کوئی حق آجاتا
تو انہیں تجارت اور لین دین خدا کے ذکر سے غافل
نہ کرتا تھا یہانتک کہ وہ خدا کے حق کو ادا کر دیتے ۲ے

۳۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ

۳۔ ابو سعید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱ے اس میں یہ تعلیم دی ہے کہ ہر شخص خود محنت کر کے اپنے لئے معاش پیدا کرے۔ عمل یدیا ہاتھ کی مشقت میں تمام محنت کے کام آجاتے ہیں۔

۲ے معاملات دنیا ضروری ہیں اور معاش کی فکر بھی ضروری ہے۔ مگر زندگی کا بلند مقصد خدا کو یاد رکھنا ہے اسی سے معاملات کی اصلاح بھی ہوتی ہے۔

fat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ (ترمذی ۱۲/۴)

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تاجر سچ بولنے والا اور امین نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ ۳ھ

۴ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى (بخاری ۳۴ : ۱۶)

۴ - جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس آدمی پر رحم کرے جو سیر چشم ہو جب وہ خریدے اور جب بیچے اور جب تقاضا کرے ۴ھ

۵ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلٰئِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

۵ - حذیفہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ ایک شخص کی روح سے ملے جو انہیں سے تھا جو تم سے پہلے گذرے

۳ھ تجارت کو خدمت مخلوق کا ایک ذریعہ سمجھکر اختیار کیا جائے نہ صرف اپنا پیٹ بھرنے کا تو ایسے شخص کو انبیاء اور صدیقوں اور شہیدوں کی معیت حاصل ہو جاتی ہے یعنی ان لوگوں کی جن کی زندگیاں مخلوق کی خدمت کیلئے وقف ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے بھی ان لوگوں کی معیت حاصل ہوتی ہے۔ ومن یطع اللہ ورسولہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین الآیہ مگر نہ خدا اور رسول کی اطاعت سے انسان نبی الواقع نبی بن جاتا ہے نہ سچا اور امین تاجر نبی بن جاتا ہے۔

۴ھ سیر چشمی سے اچھے اخلاق پیدا ہوتے ہیں اور زندگی کی بلند غرض حاصل ہوتی ہے۔

قَالُوْا اَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا
..... قَالَ كُنْتُ اُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَ
اَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ (بخاری ۳۴: ۱۷)

انہوں نے کہا کیا تو نے کچھ نیک کام کیا ہے؟
... کہا کہ میں مالدار کو مہلت دیتا تھا اور تنگ
کو معاف کر دیتا تھا۔

۶۔ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا
اَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا
وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَ
اِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ
بَيْعِهِمَا (بخاری ۳۴: ۱۹)

۶۔ حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خرید و فروخت کرنیوالوں کو جبتک الگ نہ ہو جائیں
اختیار ہے یا فرمایا یہانتک کہ وہ الگ ہو جائیں اگر
دونوں نے سچ بولا اور کھولکر بیان کیا تو انکی اس خرید
فروخت میں برکت دیجائیگی اور اگر دونوں نے چھپایا اور
جھوٹ بولا تو انکی خرید فروخت کی برکت مٹا دیجائیگی [۵]

۷۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ
الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ

۷۔ ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منابذہ سے منع فرمایا ہے
اور (منابذہ) یہ ہے کہ ایک شخص

۵ تجارت میں کس قدر بلند اخلاق کی تعلیم دی ہے۔ لوگ پیسوں کیلئے جھوٹ بولتے اور اپنی چیزوں کی عیب کو چھپاتے ہیں۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ تمہاری چیز میں عیب ہو تو وہ گاہک کو بتا دو۔ یہ موجب برکت ہوگا۔

fat.com

ثَوْبَهٗ بِالْبَيْعِ اِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ
اَنْ يُّقَلِّبَهٗ اَوْ يَنْظُرَ اِلَيْهِ وَنَهٰى
عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ
الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ (بخاری ۳۴ : ۶۲)

اپنا کپڑا بیع کے ساتھ دوسرے کی طرف پھینک
دے قبل اسکے کہ وہ اسے الٹے پلٹے یا اس کو
گہری نظر سے دیکھے اور ملامسہ سے منع فرمایا ہے اور ملامسہ
یہ ہے کہ کپڑے کو چھوئے اور اسکی طرف نہ دیکھے[۱]

۸۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ
مَمْحَقَةٌ لِّلْبَرَكَةِ (بخاری ۳۴ : ۲۶)

۸۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
فرماتے تھے کہ قسم کھانے سے سامان بک جاتا
ہے (مگر) برکت مٹ جاتی ہے۔

۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا
يَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ
عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَّنْ
يَّمْنَعُهُمْ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ حَيْثُ

۹۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ لوگ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اونٹوں والوں
سے غلہ خریدتے تھے تو آپ کسی کو ان کے
پاس بھیج دیتے کہ انہیں روک دے
کہ وہاں پر غلہ فروخت نہ کریں جہاں اُسے

[۱] تجارت میں ایسے طریق اختیار کرنے سے منع فرمایا جس میں خریدار کو دیکھ بھال کا موقع نہ ملے۔

منابذہ۔ نبذ سے ہے جس کے معنے ہیں پھینک دینا۔ ملامسہ۔ لمس سے ہے جس کے معنے ہیں چھونا۔

اشْتَرُوْهُ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ (بخاری ۳۴: ۹۴)

خریدا رہے یہاں تک کہ اسے وہاں لیجائیں جہاں غلہ فروخت ہوتا ہے۔ ۵۶

۱۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ (بخاری ۳۴: ۵۴)

۱۰۔ ابن عمر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے غلہ خریدا ہے وہ اسے نہ بیچے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کرلے۔ ۵۷

۱۱۔ عَنْ مَّعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ (مشکوٰۃ ۱۲: ۸ بروایت مسلم)

۱۱۔ معمر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص احتکار کرے تو وہ گنہگار ہے۔ ۵۹

۱۲۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے

۵۶ منڈی میں فروخت سے بھاؤ پر ضبط قائم رہتا ہے اس لئے مال منڈی میں لے جاکر فروخت کرنے کی ہدایت فرمائی۔

۵۸ سٹہ بازی اور فرضی سودوں کو ناجائز ٹھیرایا۔

۵۹ احتکار یہ ہے کہ غلہ کو عمداً اس غرض کیلئے روک رکھے کہ کمیاب ہوکر مہنگا ہو جائے۔

Marfat.com

أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ (بخاری ۳۴:۳۵۸)

کہ شہری باہر والے کا (مال) بیچے اور دھوکہ دینے کے لئے قیمت نہ بڑھاؤ۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

۱۲۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ أَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ

۱۳۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کمبل اور پیالہ بیچا۔ اور فرمایا یہ کمبل اور پیالہ کون خریدیگا تو ایک شخص نے کہا ان دونوں کو میں نے ایک درہم میں لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو ایک درہم سے زیادہ دے۔ کون ہے جو ایک درہم سے زیادہ دے۔ تو ایک آدمی نے آپ کو دو درہم دے۔

۱۲ شہر کے لوگ نسبتاً زیادہ چالاک ہونے کی وجہ سے سادہ دیہاتیوں کو دھوکہ دے لیتے ہیں جب منڈی میں چیز آجائے گی تو اس کا نرخ صحیح معلوم ہو سکیگا اور بیچنے والا دھوکے میں نہ آئے گا غش جس سے آپ نے منع کیا ہے یہ ہے کہ ایک شخص جو فی الحقیقت چیز کا گاہک نہیں ہوتا۔ گاہک کو دھوکہ دینے کے لئے اس کی قیمت بڑھا دیتا ہے! اگلی حدیث میں بیان کریگا کہ کھلا نیلام جائز ہے

arfat.com

فَبَاعَهُمَا مِنْهُ (ترمذی ۱۲:۱۰)

اور ان دونوں کو آپ سے لے لیا۔

۱۴۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَاِنَّهٗ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَیْنَ اَنْ یَّحْتَلِبَهَا اِنْ شَآءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ (بخاری ۳۴:۶۴)

۱۴۔ ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے ہیں (آپ نے فرمایا) کہ اونٹنیوں بکریوں کے دودھ کو بند نہ رکھا کرو اور اُسے (بند رکھنے کے) بعد خرید لو اُسے دو باتوں ایک کے پسند کرنے کا اختیار ہے وہ اُس دوہ لے اور چاہے تو اُسے رکھ لے اور تو اسکو واپس کر دے اور کھجور کا ایک صاع (د

۱۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یُسْلِفُوْنَ بِالتَّمْرِ السَّنَتَیْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَفِیْ كَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ

۱۵۔ ابن عباس سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور لو کھجوریں دو اور تین برس کی میعاد پر بیع کرتے تھے۔ پس آپ نے فرمایا جو کوئی چیز میں بیع سلم کرنا چاہے تو معین ما اور معین تول میں معین میعاد تک

مَعْلُوْمٍ (بخاری ۳۵:۲)

۱۶۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ دَارًا اَوْ عَقَارًا فَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهَا فِيْ مِثْلِهٖ كَانَ قَمِنًا اَنْ لَّا يُبَارَكَ لَهٗ فِيْهِ (احمد جلد ۴ ص ۳۰۷)

کرے ۱۱

۱۶۔ سعید بن حریث سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص گھر یا زمین بیچے پھر اُس قیمت سے اسی قسم کی جائداد نہ بنائے تو وہ اس بات کا اہل نہیں کہ اسے اس میں برکت دیجائے ۱۲

۱۷۔ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ

۱۷۔ جابر سے روایت ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ فتح مکہ کے سال فرماتے تھے اور اس وقت آپ

۱۱ بیع سلم یہ ہے کہ بیع کے وقت بیچنے والے کے پاس مال موجود نہیں لیکن وہ ایک مقرر وقت پر اُسے مہیا کر دینے کا وعدہ کرتا ہے تو تعیین میعاد وغیرہ کے ساتھ اسے جائز رکھا ہے اسمیں نفع بھی ہو سکتا ہے اور نقصان بھی اسلئے یہ سود نہیں جائز منافع کے ساتھ یہ جائز ہے لیکن اگر دوگنے تگنے دام کر دئے جائیں تو یہ سود کا رنگ ہو جائیگا

۱۲ جائدادوں کو بچانے کیلئے یہ ہدایت دی ہے۔ آج مسلمانوں کے افلاس کی بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ تعیش کیلئے یا شادی اور مرگ کی فضول رسموں کیلئے جائدادوں کو فروخت کرتے چلے جاتے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ
وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ (بخاری ۲:۳۴:۱۱۲)

۱۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ شَاةً مَّيْتَةً اُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ
لِمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا اِنَّهَا
مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا (بخاری ۲:۳۴:۱۱۲)

کہ میں تھے کہ اللہ اور اُس کے رسول نے شرا
مُرا اور خنزیر اور بتوں کے بیچنے کو حرام کیا ہے
۱۸۔ ابن عباس سے روایت ہے کہا ک
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مری ہوئی بکر
دیکھی۔ جو حضرت میمونہ کی لونڈی کو زکوٰۃ
گئی تھی۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما
اس کی کھال سے کیوں فائدہ نہ اُٹھایا
اُنہوں نے کہا کہ وہ مری ہوئی ہے۔ فرما
کہ صرف اس کا کھانا حرام ہے ۱۴

۱۳ حرام چیز کی خرید و فروخت کو منع کیا۔ کیونکہ اس کا مقصد انسان کی خدمت نہیں بلکہ اسکی تباہی
یا اخلاقی بربادی ہے۔

۱۴ شریعت نے مردار وغیرہ کو حرام کیا ہے اسلئے کہ اس کے کھانے سے اخلاق پر اور جسم پر بھی بُرا اثر پڑتا
مُردار کے چمڑے سے فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ ایسا ہی اس کی انتڑیوں بالوں ہڈیوں وغیرہ
فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے جبتک کہ انہیں خوراک کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔

rfat.com
rfat.com

باب ۲۳

زراعت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱۔ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَی الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِہٖ زَرْعًا تَاْکُلُ مِنْہُ اَنْعَامُہُمْ وَاَنْفُسُہُمْ ط (۳۲: ۲۷)

۲۔ وَھُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُکُلُہٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِھًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِہٍ ط (۶: ۱۴۲)

۳۔ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَہٗ فَاٰزَرَہٗ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱۔ اور کیا وہ غور نہیں کرتے کہ ہم پانی کو سبزی سے خالی زمین کی طرف چلاتے ہیں۔ پھر اس کے ساتھ کھیتی نکالتے ہیں جس سے اُن کے چارپائے اور وہ خود کھاتے ہیں۔

۲۔ اور وہی ہے جس نے باغ پیدا کئے۔ ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے اور بغیر چڑھائے ہوئے اور کھجوریں اور کھیتی اس کے پھل مختلف قسم کے ہیں اور زیتون اور انار ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور نہ ملتے جلتے

۳۔ کھیتی کی طرح جو اپنی سوئی کو نکالتی ہے

فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ (۴۸: ۲۹)	پھر اُسے مضبوط کرتی ہے۔ سو وہ موٹی ہوتی ہے۔ پھر اپنی نالوں پہ سیدھی کھڑ ہو جاتی ہے کھیتی کرنیوالوں کو خوش کرتی ہے

قرآن شریف نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ مردہ زمین کو جب پانی پہنچایا جاتا ہے تو اس کی سوئی ہوئی قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں اور اس سے لہلہاتی کھیتیاں اور باغ پیدا ہو جاتے ہیں اور گو اس کا مقصد یہ بتانا ہے کہ اسیطرح سے مردہ دلوں پر جب خدا کی وحی کی بارش نازل ہوتی ہے تو اس سے انسان کی سوئی ہوئی روحانی قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں لیکن اس میں یہ تعلیم بھی دے دی ہے کہ خدا نے زمین کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس میں کھیتیاں اور باغات پیدا کئے جائیں اور بنجروں کو سبزہ زار بنایا جائے (تا ۳)

حدیث میں زراعت کو اس لحاظ سے ایک ثواب کا کام بھی بتایا گیا ہے کہ اس سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچتا ہے (ح ۱) مگر اس کے ساتھ ہی متنبہ بھی کر دیا گیا ہے کہ صرف زراعت پر کسی قوم کا اپنے آپ کو محدود کر دینا اس کے لئے بالآخر ذلت کا موجب بن جاتا ہے (ح ۲) جو شخص غیر مملوکہ زمین کو آباد کرے اس پر اس کا حق سب سے فائق ہے (ح ۳) زمین کو بٹائی پر یا نقد روپے پر زراعت کے لئے ٹھیکہ پر دینا جائز ہے (ح ۴) لیکن اگر کوئی شخص اپنی زائد زمین اپنے بھائی کو مفت کاشت کے لئے دیدے تو یہ بہتر ہے (ح ۵) زمین پر بہتے ہوئے زائد پانی کو روکنا منع ہے (ح ۸) کنوئیں کھدوانا بڑے ثواب کا کام ہے (ح ۹) جو دوسرے کی زمین کو حق کے بغیر لیتا ہے وہ سخت عذاب کا مستحق ہے (ح ۱۰) +

۱۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ	انس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.c
Marfat.c

لله صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم
غرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل
منه طیر او انسان او بهیمة الا
کان له به صدقة (بخاری ۱۴:۱)

علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان درخت
لگاتا ہے یا زراعت کرتا ہے پھر اس سے
کوئی پرندہ یا انسان یا چارپایہ کھائے تو
وہ اس کے لئے صدقہ ہوگا۔[1]

۲۔ عن ابی امامة قال ورای
سکة وشیئا من آلة الحراث
فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ و
سلم یقول لا یدخل هذا بیت
قوم الا ادخله الذل (بخاری ۱۴:۲)

۲۔ ابو امامہ سے روایت ہے اُس نے ہل
اور کھیتی کا کوئی آلہ دیکھکر کہا میں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ یہ
جس قوم کے گھر میں آتا ہے اُس میں ذلت
بھی لاتا ہے۔[2]

[1] اس میں زراعت کی فضیلت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پرندے اور چارپائے تو کھیتوں میں سے کھاتے ہی رہتے ہیں اور بعض وقت مسافر بھی اس سے فائدہ اُٹھا لیتے ہیں یہ سب کچھ کھیتی کرنیوالے کی طرف سے صدقہ ہے۔

[2] امام بخاری جس باب میں یہ حدیث لائے ہیں اس کا عنوان یوں باندھا ہے۔ مَا یُحْذَرُ مِنْ عَوَاقِبِ الْاِشْتِغَالِ بِآلَةِ الزَّرْعِ وَنَحْوِهَا مِمَّا الْحَدُّ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ یعنی کھیتی باڑی کے کام میں انہماک سے یا اس حد سے تجاوز کرنے میں جسکا حکم ہے ڈرایا گیا ہے۔ گویا حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ محض زراعت کرنے سے ذلت آتی ہے۔ بلکہ جب ایک قوم صرف زراعت تک اپنے آپکو محدود کردے تو اسکی ترقی کے دوسرے راستے رک جاتے ہیں جسکا نتیجہ ذلت ہے۔

arfat.com

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ (بخاری ۱:۴۱۵)

۳۔ حضرت عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جو ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی نہ ہو تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

۴۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ..... وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى أَنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ وَإِنْ جَاءُوا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا (بخاری ۱:۴۱۸)

۴۔ ابو جعفر سے روایت ہے کہا مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جو تہائی اور چوتھائی پیداوار نہ کرتا ہو ..... حضرت عمر نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ کیا کہ اگر عمر بیج اپنا دیں تو وہ آدھا حصہ لیں اور اگر بیج کاشتکاروں کا ہو تو انہیں اتنا ملے گا۔

۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا

۵۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ وہ اس میں کام کریں

rfat.com

Marfat.c

وَلْيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا (بخاری ۱۱:۴)

اور اُس کو بوئیں تو جو اس میں سے نکلے اُسکا آدھا اُنہیں ملے گا۔

۶۔ عَنْ رَافِعٍ اَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ (بخاری ۱۹:۴)

۶۔ رافع سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین بٹائی پہ دیتے تھے۔ نالیوں کی پیداوار پہ یا اس چیز پہ جو زمین کا مالک علیحدہ کرتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا میں نے رافع کو کہا کہ دینار اور درہم کے عوض کرایہ پہ دینا کیسا ہے۔ رافع نے کہا دینار اور درہم کے عوض کرایہ پہ دینے میں کوئی ہرج نہیں۔

۷۔ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۷۔ عمرو سے روایت ہے کہا میں نے طاؤس سے کہا اگر تم مخابرہ کو چھوڑ دو۔ کیونکہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com
Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ قَالَ.....

اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَّعْلُوْمًا (مشکوٰۃ ۲۵۲: ۱۳ بحوالہ بخاری مسلم) پر مقرر کرا لے ۳

اس سے منع فرمایا ہے۔ کہا.....

ابن عباس نے خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہیں منع فرمایا لیکن فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے۔ تو یہ اُس کے لئے بہتر ہے کہ اس

۸۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاُ (بخاری ۳۴۲: ۲)

۸۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ زائد پانی نہ روکا جائے۔ جس کا نتیجہ گھاس کو روکنا ہوگا ۴

۹۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو زمہ

۳ ان چار حدیثوں (۴ تا ۷) سے ثابت ہے کہ زمین کو بٹائی پر نصف ہو یا کم و بیش یا نقد ٹھیکہ پر کاشت کرایا جا سکتا ہے ہاں کوئی بہت زمین والا اپنے غریب بھائی کو بلا معاوضہ زمین کاشت کیلئے دیدے تو یہ ثواب کا کام ہے۔

۴ یعنی جو پانی قدرتی طور پر بہ رہا ہے۔ جب ایک شخص کی ضرورت سے زیادہ ہو تو آگے کھلے میدانوں میں جاتا رہے۔ تاکہ اس سے گھاس پیدا ہو۔

fat.com

مَنْ يَحْفِرُ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ (بخاری ۶۲:۷)

کے کنوئیں کو کھدوائے۔ اُس کے لئے جنت ہے تو حضرت عثمان نے اُسے کھدوایا ۵

۱۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ (بخاری ۴۶:۱۳)

۱۰۔ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی (کسی کی) کچھ زمین ناحق لیگا تو وہ اس کے عوض قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔

۵ جب آنحضرت صلعم مدینہ تشریف لائے تو یہاں میٹھے پانی کا ایک کنواں تھا جو بئر رومہ کہلاتا تھا یہ ایک یہودی کی ملکیت تھا جو مسلمانوں کو پانی قیمت پر دیتا تھا۔ آنحضرت صلعم نے جب اس خواہش کا اظہار کیا کہ بئر رومہ کو کوئی مسلمان لے تو حضرت عثمان نے اُسے بیس ہزار درہم پر خرید کر وقف کر دیا۔

Marfat.com

باب ۲۴

اجارہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱۔ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ط (۲۸:۲۵)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۱۔ میرا باپ تجھے بلاتا ہے تاکہ تجھے اُس کی اُجرت بدلہ میں دے جو تو نے ہمارے لئے پانی پلایا۔

۲۔ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ○ (۲۸:۲۶)

۲۔ بہترین نوکر جو تو رکھنا چاہتا ہے مضبوط امین ہے۔

۳۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا (۴:۵۸)

۳۔ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے اہل کو ادا کرو۔

۴۔ اِجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ج اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ○ (۱۲:۵۵)

۴۔ یوسف نے کہا مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دو یقیناً میں حفاظت کرنے والا واقف کار ہوں۔

at.com

۵۔ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (۳:۱۶۰)	۵۔ اور جو کوئی خیانت کرتا ہے۔ وہ جو کچھ خیانت کی ہے۔ قیامت کے دن لائیگا

اجارہ اجر سے ہے جس کے معنے معاوضہ ہیں۔ اور اس سے مراد وہ معاوضہ ہے جو کسی کام کرنے والے کو کام کے لئے دیا جانا چاہئے خواہ مزدور کی اجرت ہے یا ملازم کی تنخواہ۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر کام کرنے والا کام پر معاوضہ کا حقدار ہے (۱)

اور کام کرنے والے کے بہترین اوصاف یہ ہیں کہ وہ اس کام کے کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور امین ہو (۲) جن لوگوں کو حکومت کے کام کے لئے مقرر کیا جائے وہ بھی مزدور یا ملازم کی ذیل میں آتے ہیں اور اس کام کے لئے ان لوگوں کو چنا جائے جو اس کام کی اہلیت اپنے اندر رکھتے ہیں (۳ و ۴) جس شخص کو بھی کسی کام کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور وہ خیانت کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے لئے جوابدہ ہوگا۔ (۵)

نبی کریم صلعم ابتدائی زندگی میں اجرت پر کریاں چرا کر بکریوں کا مالک بنے تھے (ح ۱) آپ نے صحابہ کو صدقہ دینے کے لئے بازار میں حمال کا کام کرنے (ح ۲) ملازم اگر آقا کے مال سے صدقہ ادا کرے تو ثواب کا مستحق ہے (ح ۳) آقا اور ملازم یا مزدور دو معاہد فریق ہیں اور شرائط کے پابند (ح ۴) غیر مسلم سے ملازمت کا کام لینا اور وقت مقررہ کے بعد کام کرنیکی شرط کرنیا (ح ۵) غیر مسلم سے لین دین (ح ۶) نیک سے نیک کام تعلیم قرآن پر اور معمولی دنیا کے کاموں پر اجرت ادا کی جائے (ح ۷) دلال کی اجرت۔ (ح ۸) مزدور کو کام کرا کر اجرت نہ دینا قابل مواخذہ ہے (ح ۹) مزدور کی اجرت کو منافع پر لگا دینا (ح ۱۰) ملازمت کے بعض لوازم (ح ۱۱ و ۱۲) خیانت پر مواخذہ (ح ۱۳)

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى | ۱۔ ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ
نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُہٗ
وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ کُنْتُ
اَرْعَاھَا عَلٰی قَرَارِیْطَ لِاَھْلِ
مَکَّۃَ۔ (بخاری ۳۷:۲)

کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے کس
کو نہیں بھیجا مگر اُس نے بکریاں چرائی
آپ کے صحابہ نے عرض کیا اور آپ
بھی فرمایا ہاں میں بھی مکہ والوں کی
چند قیراط پر چرایا کرتا تھا۔ ۱

۲۔ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَمَرَنَا بِالصَّدَقَۃِ انْطَلَقَ اَحَدُنَا اِلَی
السُّوْقِ فَیُحَامِلُ فَیُصِیْبُ الْمُدَّ وَاِنَّ
لِبَعْضِھِمُ الْیَوْمَ لَمِائَۃَ اَلْفٍ (بخاری ۱۰۰:۲)

۲۔ ابومسعود سے روایت ہے کہا کہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم
تو ہم میں سے ایک شخص بازار کو جاتا
بوجھ اُٹھاتا تو اسے ایک مُدمل جاتا اور
میں سے بعض کے پاس آج ایک لاکھ ہے

۱ قرط دینار کا چوبیسواں یا بیسواں حصہ ہے جس کی قیمت ایک شلنگ یا دس بارہ آ
کے قریب ہے۔ جانوروں کا چرانا گویا جانوروں پر رحم کی تربیت کا حصہ ہے اور انسانی
کے لئے ایک تمہید کا رنگ رکھتا ہے۔
۲ تعلیم دی ہے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ مزدوری کے کام کو عزت کا کام سمجھا جائے۔ اسی سے ان
عالما رہو جاتا ہے۔

۳۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُؤَدِّیْ مَا اُمِرَ بِہٖ طَیِّبَۃً نَفْسُہٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ (بخاری ۳۷: ۱)

۳۔ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امین داروغہ کو جب کچھ دینے کا حکم دیا جائے اور وہ اسے اس حال میں ادا کرے کہ اس کا نفس خوش ہو تو وہ صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

۴۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنَدَ شُرُوْطِھِمْ (بخاری ۳۷: ۱۴) [۳۷]

۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہونگے [۳۷]

۵۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِسْتَاْجَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِی الدِّیْلِ ھَادِیًا خِرِّیْتًا وَّھُوَ عَلٰی دِیْنِ کُفَّارِ قُرَیْشٍ وَدَفَعَا اِلَیْہِ رَاحِلَتَیْھِمَا

۵۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے بنی دیل میں سے ایک آدمی کو جو رستہ بتانے میں ماہر تھا ملازم رکھا اور وہ کفار قریش کے دین پر تھا۔ اپنی دونوں سواریاں اس کے سپرد

[۳۷] امام بخاری اس حدیث کو کتاب الاجارات میں لائے ہیں اور یوں بنایا۔ ہے کہ ان الفاظ کا خاص تعلق ملازم یا مزدور اور آقا کے مابین شرائط سے ہے۔ گویا وہ ایک معاہدہ کے دو فریق ہیں۔ دونوں ان شرطوں کے پابند ہیں جو ملازم اور آقا کے درمیان ہوں۔

Marfat.com
Marfat.com

وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلٰثِ لَيَالٍ فَيَأْتِيهِمَا صُبْحَ ثَلٰثٍ (بخاری ۳۷: ۴)

کر دیں اور اُس سے یہ ٹھہرا لیا کہ وہ تین راتوں کے بعد دونوں اونٹنیاں لیکر تین رات کے بعد کی صبح غار ثور پر پہنچ جائے۔ ۴

۶۔ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ ابْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ قَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ حَتّٰى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ (بخاری ۳۴: ۲۹)

۶۔ خباب سے روایت ہے کہا کہ میں جاہلیت میں لوہار تھا اور میرا عاص بن وائل پر قرضہ تھا۔ میں نے اس کے پاس جاکر اس سے تقاضا کیا اُس نے کہا میں تجھے نہیں دونگا جب تک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرے میں نے کہا میں انکار نہیں کرونگا یہانتک کہ اللہ تجھے مار دے۔ پھر تجھے اٹھایا جائے۔ ۵

۴ اس سے دونوں باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ غیر مسلم سے بھی کسی قسم کا کام لیا جاسکتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ آئندہ کے متعلق کسی کام کو وقت مقرر پر کر دینے کی شرط ٹھہرائی جاسکتی ہے۔
۵ بعد موت زندگی میں تو خود حقیقت آشکار ہو جائے گی۔ اسلئے مطلب یہ ہوا کہ میں کسی صورت میں انکار نہیں کرسکتا۔ غیر مسلموں سے لین دین کا معاملہ ہوسکتا ہے۔

rfat.com
Marfat.c

۷۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کِتَابُ اللّٰہِ ..... وَقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ ..... کَانُوْا یُعْطُوْنَ عَلَی الْخَرْصِ (بخاری ۱۶:۳۷)

۷۔ ابن عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سب چیزوں سے بڑھکر اُجرت لینے کے لائق کتاب اللہ ہے [۶] اور ابن سیرین نے کہا ..... کہ لوگوں کو اندازہ کرنے کی اُجرت دیجاتی تھی۔

۸۔ لَمْ یَرَ ابْنُ سِیْرِیْنَ ..... بِاَجْرِ السِّمْسَارِ بَاْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ اَنْ یَّقُوْلَ بِعْ ھٰذَا الثَّوْبَ فَمَا زَادَ عَلٰی کَذَا وَکَذَا فَھُوَ لَکَ (بخاری ۱۴:۳۷)

۸۔ ابن سیرین ..... دلالی کی اُجرت میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے اور ابن عباس کہتے ہیں کوئی حرج نہیں کہ کہدے اس کپڑے کو بیچ دو۔ اگر اتنے سے زیادہ پہ فروخت ہو تو وہ تمہارا ہوگا۔

۹۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

۹۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے

[۶] قرآن کی تعلیم دینا تو بڑا بلند کام ہے مگر آخر تعلیم دینے والے نے بھی زندگی بسر کرنی ہے جب کتاب اللہ پر اُجرت لینا جائز ہے تو ہر کام کے لئے اُجرت لی جا سکتی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

قَالَ اللّٰہُ ثَلٰثَۃٌ اَنَا خَصْمُھُمْ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ
ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا
فَاَکَلَ ثَمَنَہٗ وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ
اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْہُ وَلَمْ
یُعْطِ اَجْرَہٗ (بخاری ۳۴:۱۰۶)

فرمایا تین شخص ہیں جن کا میں قیامت کے
دشمن ہونگا۔ ایک وہ شخص جو میرا نام لے
عہد کرے پھر عہد شکنی کرے۔ دوسرا وہ شخص
جو آزاد کو بیچکر اُس کی قیمت کھالے تیسرا
وہ شخص جو مزدور لگائے اور اس سے (پو
حق) پورا پورا لے لے اور اُسے اُجرت نہ دے

۱۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ ..... وَقَالَ الثَّالِثُ
اَللّٰھُمَّ اِنِّی اسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ
فَاَعْطَیْتُھُمْ اَجْرَھُمْ غَیْرَ
رَجُلٍ وَّاحِدٍ تَرَکَ
الَّذِیْ لَہٗ وَذَھَبَ فَثَمَّرْتُ
اَجْرَہٗ حَتّٰی کَثُرَتْ مِنْہُ

۱۰۔ ابن عمر سے روایت ہے کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرما
تھے ..... اور تیسرے نے کہا اے اللہ میں
نے مزدور لگائے اور میں نے ان سب کو
ان کی اُجرت دے دی سوائے ایک
آدمی کے جو اپنی اُجرت چھوڑ کر چلا
گیا تو میں نے اُس کی اُجرت کو نفع
کے کام پر لگایا۔ یہاں تک کہ اُس سے

Marfat.com

الْاَمْوَالُ (بخاری ۳۷:۲ ج)

۱۱۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعِیْ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ اَنَّھُمَا یَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ اَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰی عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَہٗ

(بخاری ۳۷:۱ ج)

بہت سا مال بن گیا ۷

۱۱۔ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرے ساتھ اشعری قبیلہ کے دو آدمی تھے میں نے عرض کیا مجھے علم نہ تھا کہ یہ دونوں کسی کام کی خواہش رکھتے ہیں پس فرمایا ہم اپنے کام پر ایسے شخص کو مقرر نہیں کرتے جو اسکی خواہش رکھتا ہو ۸

۷ یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ تین آدمی پناہ کے لئے ایک غار میں گھس گئے تو ایک بڑا پتھر اس غار کے منہ پر آگیا تو انہوں نے کہا کہ ہر ایک اپنے کسی بہترین عمل کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اس پتھر کو ہٹا دے تو تیسرے شخص نے جو اپنا نیک عمل پیش کیا اس کا ذکر یہاں ہے کہ کس طرح اس نے مزدور کی تھوڑی سی اجرت جو اسنے وصول نہ کی تھی نفع کے کام پر لگا دی اور وہ مال کثیر بنا یا۔ حدیث میں یہ بھی آیا ہے جب وہ مزدور ایک مدت کے بعد واپس آیا تو اس شخص نے وہ سارا مال کثیر اس کے حوالے کر دیا پس اجرت کے روپے کو اگر نفع کے کام پر لگایا جائے تو وہ سب اجیر کا حق ہے۔

۸ یہاں دو واقعات نہایت مختصر ہیں۔ ان دو آدمیوں نے معلوم ہوتا ہے رسول اللہ صلعم سے یہ چاہا کہ انکو کوئی عہدہ دیا جائے مگر آپ نے انکی گفتگو سے یا اپنی فراست سے یہ معلوم کر لیا کہ یہ لوگ محض پیسے کے لالچ سے آئے ہیں۔ ویسے کوئی کام یا ملازمت چاہنا بری بات نہیں۔

arfat.com

۱۲۔ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَہُ ابْنُ اللُّتْبِیَّۃِ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ لِیْ قَالَ فَھَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ اَوْ بَیْتِ اُمِّہٖ فَیَنْظُرُ یُھْدٰی لَہٗ اَمْ لَا (بخاری ۱: ۱۷۵)

۱۲۔ ابی حمید سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی کو زکا تحصیلدار بنایا۔ اس کا نام ابن الاتبیہ تھا جب وہ آیا تو کہا یہ تمہارا مال ہے اور یہ تحفہ دیا گیا ہے۔ (آنحضرت صلعم نے) فرمایا اپنے باپ کے گھر یا ماں کے گھر نہ بیٹھا رہا دیکھتا کہ اس کو تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں ۹۔

۱۳۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَامَ فِیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَہٗ وَعَظَّمَ اَمْرَہٗ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ

۱۳۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے اور خیانت کا ذکر فرمایا اور اس کی بہت برائی کی اور اس کی سزا کو بھی بہت بڑا

۹ حکومت کے ملازم صرف اپنی تنخواہ کے حق دار ہیں۔ وہ لوگوں سے تحفے وصول نہیں کر سکتے اور جو تحفے وہ اس طرح وصول کریں وہ بیت المال کا حق ہے۔

Marfat.com

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَّهَا
ثُغَاءٌ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَّهٗ
حَمْحَمَةٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ
لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ

(بخاری ۵۶: ۱۸۹)

فرمایا میں قیامت کے دن تم میں سے ایک
کو پاؤں گا اور اُس کی گردن پر بکری ہوگی
اور وہ بول رہی ہوگی اور اسکی گردن پر گھوڑا
ہوگا اور وہ ہنہنا رہا ہوگا۔ وہ کہیگا اے
اللہ کے رسول میری مدد فرمائیے۔ تو میں کہونگا میں
تیری کچھ مدد نہیں کر سکتا۔ میں نے بات پہنچا دی تھی تمہیں

نہ خیانت مال میں بھی ہو سکتی ہے اور کام میں بھی۔ جب کام کرنے والا اس پر اپنی پوری قوت خرچ نہیں کرتا اور ویسے بھی آقا کا مال ملازم کے سپرد ہوتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

باب ۲۵

قرضہ اور رہن

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱۔ اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ ط وَلْیَکْتُبْ بَّیْنَکُمْ کَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ص وَلَا یَاْبَ کَاتِبٌ اَنْ یَّکْتُبَ کَمَا عَلَّمَہُ اللّٰہُ فَلْیَکْتُبْ ج وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ (۲:۲۸۲)

۲۔ وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا کَاتِبًا فَرِھٰنٌ مَّقْبُوْضَۃٌ (۲:۲۸۳)

۳۔ اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱۔ جب تم آپس میں مقررہ وقت کے لئے قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لو۔ اور چاہیئے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا عدل کے ساتھ لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے سکھایا۔ اور ضرور لکھے، اور چاہیئے کہ وہ جس پر حق ہے لکھائے

۲۔ اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو (کچھ) قبضہ میں کر کے گرو رکھ لیا جائے۔

۳۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ وہ کھڑے نہیں ہونگے مگر اس طرح جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے

rfat.com

Marfat.c

يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ....	جسے شیطان نے چھو کر پچھاڑ دیا ہو۔ ....
وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ	اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا ہے اور
الرِّبٰوا ط (۲:۲۷۵)	سود کو حرام کیا ہے۔
۴۔ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ	۴۔ اور اگر مقروض تنگ دست ہو تو فراخی
اِلٰى مَيْسَرَةٍ (۲:۲۸۰)	تک مہلت دینا چاہیے۔

قرآن کریم نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ اور باہمی معاملات کے اصول کو بیان فرما دیا ہے۔ حالانکہ عرب لوگ امی تھے اور ان میں لکھنا پڑھنا بہت کم لوگ جانتے تھے۔ مگر یہ ہدایت دی کہ قرضہ لیا جائے تو اس کے متعلق تحریر ہو جائے تاکہ جھگڑے حتی الوسع کم ہوں اور مقروض خود کاتب کو لکھوائے۔ (۱) قرضہ کی صورت میں کسی چیز کا رہن رکھنا بھی جائز قرار دیا۔ جائداد منقولہ ہو یا غیر منقولہ اور سفر میں ہر جگہ کاتب نہ ملنے اس کے لئے شرط نہیں بلکہ ایک حالت ہے کہ اس صورت میں رہن زیادہ ضروری ہو جاتا ہے (۲) جہاں خرید و فروخت کو جائز ٹھہرایا سود کی ممانعت فرمائی۔ کیونکہ سود اخلاق کو تباہ کرنے والی چیز ہے (۳) اگر مقروض تنگدست ہے تو قرضہ معاف کر دینا چاہیے۔ (۴) قرضہ لینا جائز ہے۔ مگر اس سے حتی الوسع بچنا چاہیے۔ نبی کریم صلعم خود قرضہ سے بچنے کے لئے دعا کرتے تھے (ح۔۱) مقروض کا جنازہ آپ نے نہیں پڑھا جب تک کہ ایک شخص نے اس کے قرضہ کی ادائگی کی ذمہ واری نہیں لے لی (ح۔۲) جو شخص واپسی کی نیت سے قرضہ لیتا ہے اللہ اسے واپس کرنے کا سامان دیدیتا ہے (ح۔۳) قرضہ کو واپس ادا کرنے کی اہمیت (ح۔۴) قرض ادا کرتے وقت کچھ زیادہ دیدینا سنت ہے (ح۔۵) مالدار ادائے قرض میں دیر نہ لگائے

درنہ اسے سزا دیجا سکتی ہے (ح ۶-۷) جو شخص قرضہ یا بوجھ چھوڑ کر فوت ہو جائے حکومت
ادا کرے (ح ۸) رہن رکھنا ہر حال میں جائز ہے چاہے سفر نہ ہو اور کاتب بھی ملتا ہو (
منہوبہ چیز کا چیخ ہوئے کر اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے (ح ۱۰) دیوالیہ کے متعلق احک
(ح ۱۱-۱۲) سود کے متعلق احکام (ح ۱۳-۱۴) آخری زمانہ میں سود کا وبا کی طر
پھیل جانا (ح ۱۵)

۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا فِى الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَّا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ (بخاری ۱۰۰:۳۳)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا پڑھتے تھے
اور فرماتے اے اللہ میں گناہ اور قرض
تیری پناہ میں آتا ہوں تو کسی کہنے والے نے
آپ سے کہا۔ یا رسول اللہ آپ قرض سے
بہت پناہ مانگتے ہیں۔ فرمایا انسان جب
قرضدار ہو جائے تو وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ
بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف کرتا ہے

لہ یہ دعا درحقیقت اپنی امت کو سکھائی۔ مقروض مالی تنگی میں قرضخواہ کا غلام ہو جاتا ہے اسلئے
حدیث میں یوں دعا سکھائی وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ میں قرضہ کے غالب
آجانے سے اور لوگوں کا محکوم بننے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ گویا مالی مغلوبیت اور سیاسی مغلوبیت
دونوں قوم کے لئے ایک لعنت کا حکم رکھتے ہیں۔

۲ عَنْ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ لِیُصَلِّیَ عَلَیْھَا فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ مِنْ دَیْنٍ قَالُوْا لَا فَصَلّٰی عَلَیْہِ ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ اُخْرٰی فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ مِنْ دَیْنٍ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ عَلَیَّ دَیْنُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَصَلّٰی عَلَیْہِ (بخاری ۳۰۳۹)

۲ سلمہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر جنازہ پڑھیں پس فرمایا کیا اس پر کوئی قرضہ ہے اُنہوں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے اس کا جنازہ پڑھا پھر دوسرا جنازہ لایا گیا۔ پس فرمایا اس پر کوئی قرضہ ہے۔ اُنہوں نے عرض کیا۔ ہاں فرمایا تم ہی اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو۔ ابو قتادہ نے کہا یا رسول اللہ اس کا قرضہ میں اپنے ذمہ لیتا ہوں تو آپ نے اُس کا جنازہ پڑھا ۲

۲ آپ نے مقروض کے جنازہ سے منع نہیں فرمایا بلکہ یوں فرمایا کہ تم ہی اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو مگر مقروض ہونے کو اتنا بُرا سمجھا کہ خود جنازہ نہیں پڑھا جب تک کہ اس کے قرضہ کی ادائگی کی ذمہ داری ایک شخص نے نہ لے لی۔ جنازہ دعائے مغفرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کوتاہیوں کو تو معاف فرما دیتا ہے۔ جو اس کے حقوق کے بارے میں ہوئی ہوں۔ مگر انسانوں کے حقوق ادا کرنے کے بغیر ادا نہیں ہوتے۔

Marfat.com
Marfat.com

۳۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَآءَهَا اَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ (بخاری ۳۴۳: ۲)

۳۔ ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو لوگوں سے اس ارادہ سے مال لیتا ہے کہ اسے کریگا تو اللہ اُس کی طرف سے ادا کر اور جو لیکر برباد کرنا چاہتا ہے تو اللہ برباد کر دیگا ۳

۴۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَبْصَرَ یَعْنِیْ اُحُدًا قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّهٗ یَحُوْلُ لِیْ ذَهَبًا تَمْکُثُ عِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارٌ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ ثُمَّ

۴۔ ابوذر سے روایت ہے کہا کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آ نے دیکھا یعنی احد (پہاڑ) کو تو فرمایا میں پسند نہیں کرتا کہ یہ (پہاڑ) میرے لئے سونا بن جائے۔ پھر میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی تین دن سے زیادہ رہے

۳ یعنی بعض لوگ قرضے لیتے چلے جاتے ہیں اور واپسی کی انہیں کوئی فکر نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ اپنے آپ کو برباد کر لیتے ہیں اور جو شخص قرضہ لیکر پھر تکلیف اٹھا کر بھی اپنے وقت پر اسکو ادا کرنے کی فکر رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے سامان بھی دیدیتا ہے کہ قرضہ ادا ہو جائے۔

fat.com

قَالَ اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰکَذَا وَهٰکَذَا (بخاری ۴۳:۳)

سوائے اس دینار کے جسے میں قرض ادا کرنے کے لئے محفوظ رکھوں۔ پھر فرمایا زیادہ مالدار ہی زیادہ مفلس ہیں مگر وہ جو مال کو خرچ کرتا چلا جاتا ہے اس طرح اور اس طرح ۴۲

۵۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ..... فَقَالَ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ لِیْ عَلَیْهِ دَیْنٌ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ (بخاری ۴۳:۷)

۵۔ جابر سے روایت ہے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے..... آپ نے فرمایا دو رکعت نماز پڑھ لے اور میرا آپ پر قرضہ تھا تو وہ آپ نے مجھے دیدیا اور کچھ زیادہ دیا۔ ۴۵

۴۲ ان لفظوں کو کہتے وقت راوی نے اپنے سامنے اور دائیں اور بائیں اشارہ کیا یعنی یہ بتایا کہ آپ نے مالداروں کو مفلس قرار دیتے وقت ان لوگوں کو مستثنیٰ کیا جو اپنے مال کو ہر موقعہ پر خرچ کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ مالداروں کو مفلس اس لئے کہا کہ وہ مال کی محبت کی وجہ سے مال کو خرچ نہیں کرتے۔

۴۵ آپ کا یہ زیادہ دینا اپنی خوشی سے تھا اور هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کے رنگ میں اسلئے یہ سود نہ تھا سود وہ ہے جو پہلے طے کر لیا جائے۔ ایک یہودی کا بھی آپ نے ایک دفعہ قرضہ ادا کیا تو حدیث میں ذکر ہے کہ قرضہ سے کچھ زیادہ دیا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا اکثر طریقی عمل یہی تھا۔

Marfat.com
Marfat.com

۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ (بخاری ۳:۴۳:۱۲)

۶۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کا قرض میں دیر لگانا ظلم ہے۔

۷۔ وَیُذْکَرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ (بخاری ۳:۴۳:۱۳)

۷۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا جاتا کہ مالدار کا دیر لگانا اس کے لئے سزا بے عزت کرنے کو جائز کر دیتا ہے۔

۸۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَیْنَا (بخاری ۳:۴۳:۱۱)

۸۔ ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روا کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو مال چھوڑے تو وہ اس وارثوں کا ہو اور جو بوجھ چھوڑے وہ ہمارے ذمہ ہے

۹۔ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

۹۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی

۶۔ یہ اس وقت کا ذکر معلوم ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکومت عطا فرمائی تو گویا آپ اسلامی حکومت کا یہ بھی فرض ٹھہرایا کہ جو لوگ مضاربہ کی وجہ سے مقروض ہو گئے ہیں اُنکے قرض ادا کئے جائیں۔ کَلٌّ کے معنے بوجھ ہیں اور علاوہ قرضہ کے اس میں یہ بھی آجاتا ہے کہ اگر ایسے کے بال بچے خبرگیری کے قابل ہوں اور اسکی جائداد اتنی نہیں کہ ان کی کفیل ہو سکے تو اُن خبرگیری بھی حکومت کا فرض ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ (بخاری ۳۴:۱)

علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ان ایک میعاد تک قرض خریدا اور اس کے پاس اپنی لوہے کی زرہ گرو رکھی۔

۱۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ (بخاری ۴۸:۴)

۱۰۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور گروی (رکھا جائے) تو خرچ کے عوض سواری کی جائے جب وہ گروی ہو۔ اور دودھ والے جانور کا دودھ پیا جائے اس کے خرچ کے عوض جب وہ گروی ہو۔ اور جو سواری کرے اور دودھ پیئے وہی خرچ اٹھائے۔

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت قرآنی (۲) میں سفر میں ہونا یا کاتب کا نہ ہونا شرط نہیں بلکہ ایک صورت حال کا بیان ہے۔ نبی کریم صلعم کے پاس کاتب بھی تھے اور آپ سفر میں بھی نہ تھے۔ مگر آپ نے اپنی زرہ گروی رکھی۔

۲؎ یہی حکم جائداد غیر منقولہ کا بھی ہوگا۔ کہ اگر کوئی شخص مکان یا زمین گروی رکھے تو جس کے پاس رہن ہے وہ اس پر خرچ کر کے اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

۱۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ مَالَہٗ بِعَیْنِہٖ عِنْدَ رَجُلٍ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ مِنْ غَیْرِہٖ (بخاری ۳۴۳:۱)

۱۱۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا خاص مال کسی ایسے شخص کے پاس پائے جو دیوالیہ ہو چکا ہو تو وہ اس اوروں سے زیادہ حقدار ہے۔

۱۲۔ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ قَضٰی عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضٰی مِنْ حَقِّہٖ قَبْلَ اَنْ یُّفْلِسَ فَھُوَ لَہٗ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَہٗ بِعَیْنِہٖ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ (بخاری ۳۴۳:۱)

۱۲۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے یہ فیصلہ کیا کہ جو اپنا حق (مدیون کے دیوالیہ ہونے سے پہلے وصول کرلے۔ تو وہ اس کا ہے اور جو (دیوالہ کے بعد) اپنا خاص سامان پہچان لے تو وہ اسکا زیادہ حقدار ہے

۱۳۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّآ اُنْزِلَتِ الْاٰیَاتُ مِنْ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِی الرِّبٰوا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَسْجِدِ

۱۳۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا جب سورہ بقرہ کی آیات سود کے متعلق اتریں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسجد کو نکلے اور ان کو

فَقَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ (بخاری ۸: ۳۷)

لوگوں پر پڑھا۔ پھر شراب کی تجارت کی حرمت کا اعلان کیا۔ ۹

۱۴۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَآءٌ (مشکوٰۃ ۲۱۲: ۴ بروایت مسلم)

۱۴۔ جابر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانیوالے پر اور کھلانے والے پر اور اس کے لکھنے والے پر اور اس کے دو گواہوں پر لعنت بھیجی۔ فرمایا یہ سب برابر ہیں۔ ۱۰

۱۵۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۵۔ ابوہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۹ سود کی حرمت کا حکم قرآن شریف کے آخری احکام میں سے ہے۔ شراب کی حرمت بھی قریب قریب آخری زمانہ میں نازل ہوئی۔ سود خوار کے متعلق قرآن کریم میں یہ ذکر ہے کہ وہ مال کی محبت میں مخبوط کی طرح ہو جاتا ہے۔ اور سود خواری نے قوموں کے اخلاق کو تباہ کر دیا ہے۔

۱۰ سود خواری کی اعانت کو بھی سود خواری میں ہی داخل کیا ہے۔ مگر آج مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ سود دینے کو تو شیر مادر کی طرح حلال سمجھتے ہیں اور ایک طرف خدا کے رسول کے احکام کی خلاف ورزی کا ارتکاب کرتے ہیں تو دوسری طرف اپنے آپ کو برباد کرتے چلے جاتے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ (مشکوٰۃ ۲۴۱: بروایت ابوداؤد)

لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ کوئی باقی رہے گا مگر کھانے والا سود کا۔ پس اگر کوئی اُسے نہ کھائے تو اس کا بخار اسے ضرور پہنچے گا ۱۱

۱۱ یہی آج دنیا کی حالت نظر آتی ہے۔

باب ۲۶

ہبہ اور وقف

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی — اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱۔ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ۝ (۹۲:۵)

۱۔ سو جو دیتا ہے اور تقوے اختیار کرتا ہے اور اچھی بات کی تصدیق کرتا ہے۔ تو ہم اُسے آسانی کی طرف چلائینگے۔

۲۔ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۝ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ (۱۰۷:۴-۷)

۲۔ پس نمازیوں پر افسوس ہے وہ جو اپنی نماز سے غافل ہیں جو دکھاوا کرتے ہیں اور خیرات کو روکتے ہیں۔

ہبہ۔ وہب سے ہے جس کے معنے دینا ہیں۔ خواہ کوئی چیز حاجتمند کو دیجائے یا غیر حاجتمند کو۔ صدقہ اسے کہا جاتا ہے جو حاجتمند کو دیا جائے۔ قرآن کریم نے صرف صدقہ کی تعلیم نہیں دی بلکہ عام طور پر بطور عطیہ دینے پر بھی زور دیا ہے۔ جو شخص اپنے مال میں سے دوسروں کو دیتا رہتا ہے خواہ بطور تحفہ دے یا صدقہ اس کو آسانیاں میسر آتی چلی جاتی ہیں۔ (۱) اور ان لوگوں پر جو نماز تو پڑھتے ہیں مگر انسان کی خدمت کے چھوٹے چھوٹے کام بھی نہیں کر سکتے۔

Marfat.com

افسوس کیا ہے (۲) احادیث میں ایک دوسرے کو تحفے دینے پر زور دیا گیا ہے حتیٰ کہ
اپنی پڑوسن کو بکری کے پائے تک بھیجنے کو بھی حقیر سمجھنے سے منع فرمایا (ح ۱) تحفے بھیجنے
باہمی محبت بڑھتی ہے۔ اور کینے کم ہوتے ہیں (ح ۲) ایک مسکین اس چیز کو بھی جو اسے بطور
صدقہ ملی ہے اپنے غیر حاجتمند بھائی کو بطور تحفہ دے سکتا ہے (ح ۳) جو تحفہ بھیجے اسے تحفہ
بھائے (ح ۴) اپنی اولاد میں ایک کو اگر بطور ہبہ کوئی چیز دے تو باقی اولاد کو بھی دے (ح
شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو بطور ہبہ کوئی چیز دے سکتی ہے (ح ۶) شوہر جو مال بیوی
کو دیتا ہے تو وہ اُسے جس طرح چاہے خرچ کر سکتی ہے (ح ۷) جتنا مال چاہے
ہبہ کر سکتا ہے اور مشترکہ ہبہ جائز ہے یعنی ایک سے زیادہ کے نام کسی چیز کا ہبہ کرنا (ح ۸
تقسیم شدہ مال میں سے اپنا حصہ ہبہ کر سکتا ہے (ح ۹) آنحضرت صلعم تحفے قبول کرتے تھے
مشترک کو تحفہ دینا جائز ہے (ح ۱۰) ہبہ کر کے اسے واپس لینا منع ہے (ح ۱۲) کسی مال کو
وقت کے لئے ہبہ کیا جائے تو اس کا ہو جائے گا جسے ہبہ کیا گیا ہے (ح ۱۳) کسی جائداد کو وقف کرنا
یعنی اصل کو محفوظ رکھکر اس کی آمدنی کو خیرات کے کاموں میں لگانا جائز ہے اور اسکی آمد
کا ایک حصہ اولاد یا دوستوں پر بھی خرچ ہو سکتا ہے (ح ۱۴) جو شخص کوئی نیکی کرے اُس کے
حق میں دعائے خیر کرے (ح ۱۵)

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ (بخاری ۱۵:۱)	۱۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی پڑوسن کیلئے (کوئی چیز) حقیر نہ سمجھے بکری کا کھُر ہی کیوں نہ ہو

لہ اس میں یہ تعلیم دی ہے کہ ایک دوسرے کو تحفے بھیجتے رہنا چاہیے خواہ وہ بہت بڑی چیز نہ ہو۔

at.com

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ
دِيَّةَ تُذْهِبُ الصَّغَائِنَ
ة ۱۲۵: ۷ بروایت ترمذی)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ
لَ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ
ي هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا
يَّةٌ (بخاری ۵۱: ۷)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
ولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ
هَا (بخاری ۵۱: ۱۱)

۲- حضرت عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ بھیجا کرو۔ اس لئے کہ تحفہ بھیجنا کینوں کو دور کرتا ہے۔

۳- انس سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا کسی نے کہا یہ (گوشت) بریرہ کو صدقہ بھیجا گیا ہے۔ فرمایا یہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔

۴- حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول کر لیا کرتے تھے اور اس کا عوض بھی دیا کرتے تھے ۲

۲ شخص تحفہ بھیجے اسے تحفہ بھیجنا خوبی کی بات ہے۔

۵۔ عَنِ النُّعْمَانِ يَقُوْلُ اَعْطَانِیْ اَبِیْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْطَيْتُ ابْنِیْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ (بخاری ۱:۵۱ ۱۳)

۵۔ نعمان سے روایت ہے کہتے ہیں
میرے باپ نے مجھے بطور عطیہ کچھ دیا تو عم
بنت رواحہ (نعمان کی ماں) نے کہا۔
پسند نہیں کرتی جب تک کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بناؤ تو وہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہ
اور عرض کیا کہ میں نے اپنے بیٹے کو
عمرہ بنت رواحہ سے ہے بطور عطیہ کچ
تو عمرہ نے مجھے کہا کہ آپ کو اے پیغمبر
گواہ بناؤں۔ آپ نے فرمایا تم نے اپنے
بیٹوں کو بھی اسیطرح دیا ہے۔ عرض کیا نہ
فرمایا اللہ کا تقوے کرو اور اپنی اولا
مساوات رکھو سو وہ لوٹا اور اپنا عطیہ واپس کیا

۲ اولاد میں سے ایک کو کچھ دیا جائے دوسروں کو نہ دیا جائے تو اس سے باہم رنجش پیدا ہو
ہے۔ کیونکہ باپ یا ماں کی محبت سب اولاد کے ساتھ یکساں ہونی چاہیے۔

fat.com

ـِهْبَةُ الرَّجُلِ لِامْرَاَتِهٖ
الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ
اَئِزَةٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ
يْنَ جَعَانِ (بخاری ۱:۵۱۴)

ـَعَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ مَالٌ
اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ
اَتَصَدَّقُ قَالَ تَصَدَّقِيْ
لَا تُوْعِيْ فَيُوْعٰى عَلَيْكِ

اری ۱:۵۱۵)

ـَقَالَتْ اَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ ابْنِ
حَمَّدٍ وَابْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ وَرِثْتُ

۶۔ مرد کا اپنی بیوی کو ہبہ کرنا اور عورت کا اپنے خاوند کو ہبہ کرنا ابراہیم نے کہا جائز ہے عمر بن عبدالعزیز نے کہا وہ دونوں رجوع نہیں کر سکتے۔

۷۔ اسماء سے روایت ہے۔ کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا کوئی مال نہیں سوائے اس کے جو زبیر مجھے دیتے ہیں۔ تو کیا میں صدقہ دوں۔ فرمایا صدقہ دے اور اللہ کے رستے میں خرچ کرنے کو بند نہ کر ورنہ تجھ سے رزق بند کر دیا جائیگا۔

۸۔ اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے کہا کہ مجھے اپنی بہن حضرت عائشہ

ـ جو مال شوہر بیوی کو دیتا ہے۔ وہ بیوی کا ہو جاتا ہے اور وہ جس طرح چاہے۔ ے خرچ کر سکتی ہے۔ اس میں سے صدقہ دے سکتی ہے۔

عَنْ اُخْتِیْ عَائِشَةَ بِالْغَابَةِ وَقَدْ اَعْطَانِیْ بِهٖ مُعَاوِیَةُ مِائَةَ اَلْفٍ فَهُوَ لَكُمَا (بخاری ۵۱: ۲۲)

سے غابہ میں کچھ ترکہ ملا ہے اور حضرت اس کے بدلے مجھے ایک لاکھ درہم تھے وہ تم دونوں کا ہوا۔ ۵؎

۹- وَقَدْ وَهَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوْا مِنْهُمْ وَهُوَ غَیْرُ مَقْسُوْمٍ (بخاری ۵۱: ۲۳)

۹- نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے ہوازن کو جو ان سے غنیمت میں ہبہ کر دیا تھا اور وہ تقسیم شدہ نہ تھا

۱۰- عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ ..... وَاَهْدٰی مَلِكُ اَیْلَةَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَیْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا (بخاری ۲۴: ۵۴)

۱۰- ابو حمید سے روایت ہے .... اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایلہ کے بادشاہ سفید خچر کا تحفہ بھیجا۔ اور آپ کو ایک چادر دی ۷؎

۵؎ قاسم اسماء کا بھتیجا تھا اور ابن ابی عتیق بھتیجے کا بیٹا۔ ہبہ مشترکہ طور پر کیا اس سے ایک جائداد کا کئی آدمیوں کے نام ہبہ کرنا جائز ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہبہ انسان جس قدر چاہے کر سکتا ہے۔

۶؎ اس سے معلوم ہوا کہ کئی آدمی اپنی مشترکہ جائداد کو ہبہ کر سکتے ہیں۔

۷؎ ایلہ کا بادشاہ مسلمان نہ تھا۔ پس غیر مسلم کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے۔ اس سے پہلی حدیث میں بتایا ہے کہ غیر مسلم کو ہدیہ دینا جائز ہے۔

fat.com

۱۱۔ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّيْ قَالَ نَعَمْ صِلِيْ اُمَّكِ

(بخاری ۵: ۲۹)

۱۱۔ اسماء سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میری ماں میرے پاس آئی اور وہ مشرکہ تھی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے فتویٰ طلب کیا میں نے عرض کیا وہ محبت رکھتی ہے تو کیا میں اپنی ماں سے سلوک کروں (یعنی اسے کچھ مال دیدوں)۔ فرمایا ہاں اپنی ماں سے سلوک کرو۔

۱۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَآئِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَآئِدِ فِيْ قَيْئِهٖ (بخاری ۵: ۳۰)

۱۲۔ ابن عباس سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو ہبہ کرکے واپس لوٹتا ہے اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے چاٹ لے۔

۱۳۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى

۱۳۔ جابر سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کے بارہ میں فیصلہ

arfat.com

أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ (بخاری ۱:۳۵۱)

۱۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَ

کیا کہ وہ اُسی کے لئے ہے جسے ہبہ کیا

۱۴- ابن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخ

کو خیبر میں زمین ملی تو وہ نبی صلی اللہ علیہ

کے پاس اس کے متعلق مشورہ کے

آئے تو عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خیبر

زمین ملی ہے مجھے کوئی ایسا مال کبھی نہ

ملا جو میرے نزدیک اس سے عمدہ ہو تو

مجھے اس بارہ میں کیا مشورہ دیتے

آپ نے فرمایا اگر پسند ہو تو اصل زمین

---

۱۴ عمرؓ نے۔ اسلام سے پہلے یہ رواج تھا کہ کسی کو زمین یا مکان دیتے وقت کہہ دے
أَعْمَرْتُكَهَا یعنی میں نے یہ عمر بھر کے لئے تجھے دیدیا۔ تو اگر کوئی شرط ساتھ نہ ہوتی تو جب وہ
شخص جس کے نام پر ہبہ کیا گیا ہے۔ مر جاتا تو وہ مکان یا زمین دینے والے کو یا اس کے وا
کو ملجاتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے عمریٰ کو جائز ایسی صورت میں قرار د
کہ وہ چیز ہمیشہ کے لئے اسی کی ہو جائے جسے دیگئی ہے۔ ایک اور اسی قسم کا ہبہ رُقبیٰ کہلاتا تھا
یعنی اگر دینے والا پہلے مر جائے تو جسے دیا گیا ہے اسکا ہو گیا اور اگر جسے دیا گیا ہے وہ پہلے مر جا
تو وہ دینے والے کا ہو گیا۔ گویا ہر ایک دوسرے کی موت کا انتظار کرتا تھا۔ اسلام نے اسے جائز نہیں

تَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا
غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ
وَلَا يُوَرَّثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي
الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي
الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ
وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ
لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ
مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ
غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ (بخاری ۵۴: ۱۹)

محفوظ رکھ لیا اور اُس (کی آمد) کا صدقہ کر دو۔
کہا تو حضرت عمر نے اسے صدقہ کر دیا۔ اس طرح
پر کہ وہ نہ فروخت ہو گی اور نہ وہ ہبہ ہو گی۔
اور نہ ترکہ میں ملے گی اور اس کو صدقہ کیا فقراء
پر اور قرابت والوں پر اور غلاموں کے آزاد
کرنے پر اور مجاہدین پر اور مسافروں پر اور
مہمانوں پر۔ جو اس کا متولی ہو کوئی حرج نہیں
کہ وہ اس سے دستور کے موافق کھائے اور
کھلائے (مگر) مالدار بننے کے لئے نہیں ۹

۹ جب ایک چیز فروخت یا ہبہ نہ ہو سکے اور اس کی آمدنی کسی غرض کے لئے ٹھہرا
دی جائے تو یہ وقف کہلاتا ہے۔ حدیث میں یہ ذکر ہے کہ حضرت عمر نے جہاں فقراء وغیرہ کے
لئے اس کی آمدنی کو وقف کیا۔ وہاں قرابت والوں کو بھی اس میں حقدار ٹھہرایا۔ وقف
علی الاولاد کا جواز اسی سے لیا جاتا ہے۔ گویا ایک شخص کو اختیار ہے۔ کہ وہ
اپنی جائداد کو ایسے رنگ میں وقف کر دے کہ اس کی آمدنی اس کی اولاد اور
ورثاء پر خرچ ہو۔ خواہ وہ غنی ہوں مگر یہ ضروری ہے کہ اس کا ایک حصہ صدقہ
اور خیرات کے طور پر بھی دیا جائے۔

۱۵۔ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ (مشکوٰۃ ۱۷۰ بروایت ترمذی)

۱۵۔ اسامہ سے روایت ہے کہا
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
ساتھ نیکی کی جائے تو اُس کے کرنے و
کے لئے کہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے جزائے
دے تو اُس نے بڑی تعریف کی۔

باب ۲۷

وصیت اور ورثہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱۔ کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَکَ خَیْرَا ج الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ج حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ (۲:۱۸۰)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱۔ تم پر جب تم میں کسی کے لئے موت آموجود ہو۔ عمدگی کے ساتھ وصیت کرنا ضروری ٹھہرایا گیا ہے۔ اگر وہ بہت سا مال چھوڑے تو ماں باپ کے لئے اور قریبیوں کے لئے یہ متقیوں پر لازم ہے۔

۲۔ شَھَادَۃُ بَیْنِکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ حِیْنَ الْوَصِیَّۃِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِکُمْ (۵:۱۰۶)

۲۔ تمہاری آپس میں گواہی وصیت کے وقت جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آموجود ہو دو اپنے میں سے صاحب عدل لوگوں کی ہے یا کوئی اور دو تمہارے غیر میں سے

۳۔ یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ

۳۔ اللہ تمہاری اولاد کے متعلق تمہیں تاکیدی

arfat.com

لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ج
فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ
فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ج وَإِنْ
كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ط
وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ
لَهُ وَلَدٌ ج فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ
وَّوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ج
فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ
السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
يُّوْصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ط .....
وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ
إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ج فَإِنْ
كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ ج فَلَكُمُ

حکم دیتا ہے۔ مرد کے لئے دو عورتوں کے
حصہ کے برابر ہو۔ پھر اگر (اولاد میں) دو
(اس) سے اوپر عورتیں ہوں تو اُن کے
لئے اُس کی دو تہائی ہے۔ جو چھوڑا۔ اور اگر
اکیلی ہو تو۔ اُس کے لئے نصف ہے۔ اور
اُس کے ماں باپ کیلئے دونوں میں سے
ہر ایک کے لئے اُس کا چھٹا حصہ ہے۔ جو
چھوڑا ہے۔ اگر اس کی اولاد ہو لیکن اگر
اس کی اولاد نہ ہو۔ اور اس کے ماں باپ
ہی اس کے وارث ہوں تو اُس کی ماں
کے لئے تیسرا حصہ ہے۔ اور اگر اُس کے
بھائی ہوں۔ تو اس کی ماں کے لئے چھٹا
حصہ ہے۔ وصیت کی ادائگی کے بعد جو
اُس نے کی ہو۔ یا قرضہ کے۔ اور تمہارے لئے

Marfat.com

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ط
وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ج فَاِنْ
كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ
مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ط وَاِنْ
كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً
اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ
فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ج
فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ
بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ
دَيْنٍ لا (۴:۱۱-۱۲)

اُس کا نصف ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑیں
اگر اُن کی اولاد نہ ہو اور اگر اُن کی اولاد ہو۔ تو
تمہارے لئے اُسکا چوتھا حصہ ہے جو اُنہوں نے
چھوڑا ہے (وصیت کی ادائگی) کے بعد جو
اُنہوں نے کی ہو یا قرضہ کے۔ اور اُن کے لئے
اُسکا چوتھا حصہ ہے جو تم نے چھوڑا۔ اگر تمہاری
اولاد نہ ہو۔ اور اگر تمہاری اولاد ہو تو اُن کیلئے
اُسکا آٹھواں حصہ ہے جو تم نے چھوڑا ہے وصیت
(کی ادائگی) کے بعد جو تم نے کی ہو یا قرضہ کے۔ اور
اگر کسی مرد یا عورت کا ورثہ کلالہ ہونیکی حالت
میں لیا جائے اور اس کا بھائی یا بہن ہو۔ تو
ان دونوں میں سے ہر ایک کیلئے چھٹا حصہ ہے
اور اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو وہ تہائی میں
شریک ہیں وصیت کی ادائگی کے بعد جو کیگئی ہو یا قرضہ کے

arfat.com

وصیت کرنے کا حکم قرآن شریف میں بالصراحت مذکور ہے۔ بشرطیکہ انسان صاحب مال ہو۔ بلکہ اُسے لازم ٹھہرایا گیا ہے (۱) یہ وصیت وراثہ کے لئے نہیں۔ کیونکہ ورثاء کے حصص خود قرآن کریم نے مقرر کر دیئے ہیں (۳) بلکہ اس کی اغراض خیراتی ہیں (ح ۲) وصیت کے وقت دو گواہ بنا لینے چاہئیں مسلمان ہوں یا غیر مسلم (۲) حدیث میں حکم ہے کہ کسی شخص کے پاس مال ہو تو اُسے اپنی وصیت لکھکر اپنے پاس رکھنی چاہیئے (ح ۱) جب ایک شخص نے اپنے سارے مال کی وصیت کرنے کا ارادہ کیا تو آنحضرت صلعم نے منع فرمایا اور صرف ایک تہائی مال تک وصیت کرنے کی اجازت دی اور فرمایا کہ اپنے ورثاء کے لئے بھی ضرور مال چھوڑو (ح ۲) وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں کیونکہ وہ اپنا حق ورثہ کے حکم کے مطابق لیتا ہے (ح ۳) قریبی محتاج ہوں تو ان کے لئے وصیت ہو سکتی ہے (ح ۴) وصیت کے نفاذ سے پہلے قرضہ ادا ہو جانا چاہیئے (ح ۵) مسلمان کافر سے ورثہ نہ لے اور نہ کافر مسلمان سے (ح ۶) انبیاء کوئی مال اپنے ورثاء کے لئے نہیں چھوڑتے۔ وہ جو کچھ چھوڑیں وہ سب صدقہ کے حکم میں ہے (ح ۷) جن لوگوں کے حصے مقرر ہیں وہ ادا کر کے جو باقی رہ جائے وہ قریب تر مرد کا حق ہے (ح ۸) ایک ہی بیٹی وارث ہو تو نصف مال لیگی دو یا دو سے زیادہ ہوں تو دو تہائی اور اگر لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہوں تو دوسرے مقررہ حصہ والوں کو انکا حصہ دیکر باقی اولاد میں تقسیم ہوگا اور مرد کو عورت سے دوچند ملیگا۔ (ح ۹) بیٹے بیٹی کی اولاد بیٹے بیٹی کی طرح ہے۔ مگر بیٹے کا بیٹا بیٹے کی موجودگی میں وارث نہیں ہوتا (ح ۱۰ و ۱۱) جب ایک قوم میں ایک لاوارث فوت ہو جائے تو اس کا وارث اس قوم کا سب سے بڑا شخص ہوگا اور غلام بھی وارث ہو جائے گا (ح ۱۲ و ۱۳) بیت المال پر حقوق (ح ۱۴) جو بچہ زندہ پیدا ہو وہ وارث ہوگا (ح ۱۵) ولدالزنا وارث نہیں ہوتا (ح ۱۶)

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ	۱۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com
rfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ
امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّهٗ شَيْءٌ يُّوْصِيْ
فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَ
وَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ (بخاری ۵۵:۱)

سلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان کو جس کے پاس
کوئی مال ہو جس میں اس پہ وصیت کرنا
ضروری ہو یہ مناسب نہیں کہ وہ دو راتیں گذارے
مگر اُس کی وصیت اسکے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیئے[1]

۲ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ عَامَ
حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَّجَعٍ
نِ اشْتَدَّ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ قَدْ بَلَغَ
بِيْ مِنَ الْوَجَعِ وَاَنَا ذُوْ مَالٍ
وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ

۲ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیماری
کی وجہ سے جو مجھ پر سخت ہو گئی تھی حجۃ الوداع
کے سال میری بیمار پرسی کے لئے تشریف
لایا کرتے تھے تو میں نے عرض کیا میری
بیماری انتہا کو پہنچ گئی ہے اور میں مالدار
ہوں اور میری وارث صرف میری ایک

---

[1] وصیت جس مال پر ضروری ہے۔ اُسے قرآن کریم نے خیر کہا ہے۔ آیت اجس کے معنے ہیں
کثیر مال۔ اسکا انحصار حالات زمانہ پر اور ایک شخص کے اردگرد کے حالات پر ہے کہ کثیر مال کس کو کہا
جاسکتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ ورثاء کو کبھی بالکل تنگدست نہ چھوڑا جائے یعنی اگر بہت تھوڑا مال ہو تو
اس صورت میں وصیت ضروری نہیں لیکن اگر کوئی شخص کر دے تو بہرحال وہ اجر کا مستحق ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا
فَقُلْتُ فَالشَّطْرُ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ
الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ
إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ
خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ
النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً
تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ
بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ

(بخاری ۳۶:۲۳)

لڑکی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خ
کر دوں۔ فرمایا نہیں پھر میں نے عرض
تو آدھا فرمایا نہیں پھر فرمایا ایک تہائی
ایک تہائی بھی بہت ہے کیونکہ تو اپ
وارثوں کو غنی چھوڑے تو اس سے بہ
کہ ان کو محتاج چھوڑے کہ وہ لوگوں کے آ
ہاتھ پھیلاتے ہوں اور تو جو مال بھی خرچ کریگا جس
کی رضا چاہتا ہوا سکا ثواب تجھے دیا جائیگا حتی
اسکا بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے

۱؎ سعد بن ابی وقاص حجۃ الوداع کے دنوں میں بیمار تھے یعنی نبی صلعم کی زندگی کے آخری ایام میں
گو اس حدیث میں لفظ یہ ہیں کہ کیا میں اپنے مال کا صدقہ کر دوں مگر اسی حدیث کی دوسری روایت میں لفظ وصیت آیا
یعنی کیا میں اپنے مال کی وصیت کر دوں تو چونکہ یہ وصیت خیراتی تھی اسلئے اسکو صدقہ بھی کہدیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حکم
جو قرآن کریم ۲:۱۸۰ میں مذکور ہے اور جو عنوان باب میں منقول ہے خیراتی وصیتوں کیلئے تھا اور صحابہ سے جانتے تھے
یہ حکم وصیت کبھی منسوخ نہیں ہوا۔ تو آپ نے خیراتی وصیت کو ایک تہائی مال تک محدود کر دیا تاکہ ورثا کیلئے
کچھ مال بچ جائے۔ حدیث کے آخری الفاظ میں یہ بتایا کہ فی الحقیقت انسان خدا کی رضا و مد نظر رکھکر جو کچھ خرچ کر
وہ اس سب میں ثواب کا مستحق ہوتا ہے حتی کہ جو کچھ اپنی بیوی کو کھلاتا ہے اسپر بھی ثواب ہوتا ہے۔ خدا کی رضا کیلئے

خرچ کرتا ہے کہ جب کسی لکھی غرض کے لئے دینے کا وقت آتا ہے تو اسکا شرح صدر ہوتا ہے۔

at.com

۳ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ (مشکوٰۃ ۲۰۶:۲ بروایت ابوداؤد)

۳۔ ابوامامہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک حق والے کو اپنا حق دیدیا ہے پس وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں[۳]

۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ طَلْحَةَ اجْعَلْهَا فُقَرَآءِ اَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ

۴۔ انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی طلحہ سے فرمایا کہ اسے اپنے محتاج قریبیوں کے نام کردو۔ پس اس نے حسان

[۳] یہ حکم ورثاء میں مساوات قائم رکھنے کے لئے دیا یعنی ان کے حصص اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیئے ہیں تو ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص وصیت کے رو سے اس حکم کو توڑ دے۔ عامہ حالات میں اسی پر عمل ہونا چاہئے۔ لیکن جن لوگوں کے نزدیک ایک بیٹے کی موجودگی میں۔ دوسرے متوفی بیٹے کی اولاد محروم ہو جاتی ہے۔ انہوں نے ایسے پوتے پوتی کے لئے وصیت کو جائز قرار دیا ہے۔ اور اگلی حدیث میں محتاج قریبیوں کا لفظ عام ہے جس سے یہ استدلال ہو سکتا ہے کہ اگر ورثاء میں سے کسی وارث بوجہ اسکی محتاجی کے کچھ مال بطور وصیت دیدیا جائے تو اس میں حرج نہیں مثلاً ایک شخص کی ساری اولاد برسرکار ہے مگر ایک دو بچے ایسے بھی ہیں جنکی تعلیم پر خرچ ہوگا تو ایسا خرچ الگ دیدینے میں حرج معلوم نہیں ہوتا ایسا ہی اولاد میں سے کوئی دائم المریض ہو تو اسکی احتیاج کی وجہ سے اسے کچھ دے دینا درحقیقت صدقہ ہی ہے۔

arfat.com

وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ..... وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي (بخاری ۵۵:۱۰)

اور ابی بن کعب کے نام کر دیا ..... وہ دونو میری نسبت ابو طلحہ کے زیادہ قریبی رشتہ دار تھے۔

۵۔ يُذْكَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ (بخاری ۵۵:۹)

۵۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرضہ (کی ادائیگی) وصیت سے پہلے ہے۔ ۱؎

۶۔ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ (بخاری ۸۵:۲۵)

۶۔ اسامہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔ ۲؎

۷۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ

۷۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جس وقت

۱؎ وصیت کا مال اسی وقت متعین ہوگا جب قرضے ادا ہو جائیں۔

۲؎ قریباً آٹھ سال تک کافروں اور مسلمانوں میں جنگ رہی تو ان حالات میں ورثہ کا مال دشمن کو پہنچانا یا دشمن سے وصول کرنا ناممکن تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اس حدیث کا منشاء اسی وقت رہا ہو۔ اور اگر اس حکم کو عام سمجھا جائے تو اس پر عمل درآمد صرف اسلامی حکومت کے ماتحت ہی ہو سکتا ہے۔ جہاں اسلامی حکومت نہیں وہاں اگر کافر مسلمان کا وارث ہو تو رائج الوقت قانون کے ماتحت ہو جاتا ہے اسلئے مسلمان بھی کافر کا ورثہ ملنا چاہیئے۔

rfat.com
rfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ اَنْ يَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يَّسْاَلُنَهٗ مِيْرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَلَيْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ (بخاری ۲:۸۵)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو نبی صلعم کی بیویوں نے چاہا کہ عثمان کو حضرت ابوبکر کے پاس بھیجیں کہ وہ اپنی میراث آپ سے طلب کرتی ہیں تو حضرت عائشہ نے فرمایا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ ہمارا ورثہ نہیں لیا جاتا جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے ۶

۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا

۸۔ ابن عباس نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مقررہ حصے ان کے حقداروں کو پہنچا دو

۶ واقعات تاریخی کی ناواقفیت کی وجہ سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت فاطمہ نے ہی اپنی میراث طلب کی تھی۔ تو حضرت ابوبکر نے انکار کر دیا۔ اگر آپ کا کوئی ورثہ ہوتا تو جس طرح حضرت فاطمہ لیتیں بیویاں بھی لیتیں اور انہیں محروم نہیں کیا جا سکتا تھا۔ مگر جب انہوں نے ورثہ طلب کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عائشہ نے انہیں سمجھا دیا کہ نبی جو کچھ بھی چھوڑے وہ ورثاء کو نہیں پہنچتا۔ بلکہ وہ صدقہ کا حکم رکھتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ (بخاری ۹۸۵: ۴)

پس جو باقی رہے تو وہ قریب ترین مرد کا حق ہے

۹۔ قَالَ زَيْدٌ إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوِ امْرَأَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ وَ إِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ شَرِكَهُمْ فَيُوْتَى فَرِيْضَتَهُ فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ (بخاری ۹۸۵: ۴)

۹۔ زید نے کہا کہ جب مرد یا عورت بیٹی چھوڑ
تو اس کے لئے آدھا (مال) ہے اور اگر
دو ہوں یا زیادہ تو ان کے لئے دو تہا
اور اگر ان کے ساتھ مرد ہو تو شروع اس سے
کیا جائیگا جو ان کے ساتھ شریک ہے سو
حصہ دیا جائے گا جو باقی رہیگا تو مرد کے
دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے ۸

۸ یہ صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اولاد میں صرف لڑکیاں ہی ہوں۔ مثلاً ایک لڑ
تو نصف مال رہ جائے گا۔ دو لڑکیاں ہوں تو ایک تہائی رہ جائے گا۔ یہ مال قریب ترین مرد رشت
کو جائیگا اور وہ ایک سے زیادہ ہو تو ان سب میں برابر تقسیم ہو جائیگا لیکن جب اولاد میں لڑ
بھی ہوں تو سارا مال اولاد کو ہی جائیگا۔

۸ اس میں یہ بتایا ہے کہ جب اولاد میں صرف لڑکیاں ہوں تو وہ نصف یا دو تہائی لے لیگ
اور باقی حدیث بالا کے مطابق قریب ترین مرد کو جائیگا۔ لیکن جب اولاد میں لڑکے بھی ہوں
تو پھر عملدرآمد یہ ہوگا کہ دوسرے حصہ داروں مثلاً بیوی یا خاوند ماں یا باپ کو ان کا حصہ
کر باقی سب اولاد میں تقسیم کیا جائیگا۔ اور لڑکے کو لڑکی سے دوچند دیا جائے گا۔ اس طرح
عمل سے عول کی ضرورت نہیں رہتی۔

fat.com

۱۰۔ قَالَ زَيْدٌ وَلَدُ الْأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الِابْنِ مَعَ الِابْنِ (بخاری ۶:۸۵)

۱۰۔ زید نے کہا کہ بیٹوں کی اولاد بیٹوں کی طرح ہے جب انکے سوائے اولاد نہ ہو انمیں سے لڑکے اولاد میں سے لڑکوں کی طرح ہیں۔ اور انمیں سے لڑکیاں لڑکیوں کی طرح ہیں اولاد کی اولاد وارث ہوتی ہے جیسے اولاد وارث ہوتی ہے اور وہ روک ہو جاتی ہے جیسے اولاد روک ہو جاتی ہے اور بیٹے کا بیٹا بیٹے کی موجودگی میں وارث نہیں ہوتا۔ ۹

۱۱۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرِثُنِي ابْنُ ابْنِي دُونَ إِخْوَتِي وَلَا

۱۱۔ ابن عباس نے کہا کہ میرے بھائیوں کو چھوڑ کر میرا پوتا میرا وارث ہوگا اور

۹ یہ اجتہاد زید کا ہے۔ اس سے پہلی حدیث میں بھی انہی کا اجتہاد ہے۔ قرآن کریم میں یا نبی صلعم کے کسی ارشاد میں یہ صراحت موجود نہیں۔ اگر دو بیٹے ہیں ایک زندہ ہے ایک مر چکا ہے اور متوفی کی اولاد موجود ہے تو وہ اولاد اپنے باپ کے قائم مقام ہوگی اور جو باپ کو ملتا تھا وہ وہ لیگی قرآن کریم کے الفاظ میں صرف اولاد کا ذکر ہے۔ اور اولاد کا لفظ وسیع ہے جو بیٹا مر چکا ہے اسکی اولاد اس کی قائم مقام ہوگی جس طرح باپ مر چکا ہے تو دادا باپ کا قائم مقام ہوگا۔

Marfat.com

اَرِثُ اَنَا ابْنُ ابْنِیْ وَیُذْکَرُ عَنْ عُمَرَ وَ
عَلِیٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّزَیْدٍ اَقَاوِیْلُ
مُخْتَلِفَۃٌ (بخاری ۸۵۵:۸)

میں اپنے بیٹے کے بیٹے کا وارث نہیں
اور حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مس
اور زید سے مختلف اقوال روایت کیے جا

۱۲- عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِّنْ
خُزَاعَۃَ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِمِیْرَاثِہٖ فَقَالَ الْتَمِسُوْا لَہٗ
وَارِثًا اَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ یُوْجَدْ لَہٗ وَارِثًا
وَّلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْہُ الْاَکْبَرَ
مِنْ خُزَاعَۃَ (مشکوٰۃ ۲۷۱:۲ بحوالہ ابوداؤد)

۱۲- برید سے روایت ہے کہا کہ خز
سے ایک آدمی فوت ہوا تو اس کی می
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گ
آپ نے فرمایا اس کا وارث تلاش کر
ذی رحم تو انہوں نے اس کا کوئی وا
نہ پایا اور نہ ذی رحم تو رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نے فرمایا خزاعہ میں سے بڑے آدمی کو اسے دے

۱۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا
تُوُفِّیَ وَلَمْ یَدَعْ وَارِثًا اِلَّا غُلَامًا

۱۳- ابن عباس سے روایت ہے کہ
آدمی مر گیا اس نے کوئی وارث

۱؎ اکبر یا بڑے آدمی سے یہاں مراد متوفی کے کسی جد امجد کی اولاد ہے جس کا نسب
متوفی کے نسب نامہ سے قریب ترین جد میں ملتا ہو۔

كَانَ اَعْتَقَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَّهٗ اَحَدٌ قَالُوْا لَا اِلَّا غُلَامٌ لَّهٗ كَانَ اَعْتَقَهٗ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهٗ لَهٗ (مشکوٰۃ ۲: ۱۹ بروایت ابوداؤد)

چھوڑا سوائے ایک غلام کے جس کو اس نے آزاد کیا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس کا کوئی وارث ہے انہوں نے عرض کیا نہیں سوائے اس کے ایک غلام کے جس کو اس نے آزاد کیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی میراث اسے دلا دی۔

۱۴ عَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيْعَةً فَاِلَيْنَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَاَنَا مَوْلٰى مَنْ لَّا مَوْلٰى لَهٗ اَرِثُ مَالَهٗ وَاَفُكُّ عَانَهٗ۔ (مشکوٰۃ ۲: ۱۹ بروایت ابوداؤد)

۱۴۔ مقدام سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر مومن سے اسکے نفس سے زیادہ نزدیک ہوں پس جو اپنے ذمہ قرضہ چھوڑے یا عیال جو پرورش کا محتاج ہے اسکا ادا کرنا اور اسکی پرورش کرنا میرے ذمہ ہے اور جو شخص مال چھوڑے تو وہ اسکے وارثوں کا ہے اور میں اسکا وارث ہوں جسکا کوئی وارث نہیں میں اسکے مال کا وارث ہونگا اور اسکے قیدی کو چھڑاؤنگا

ملا میں اسکے مال کا وارث ہوں یعنی اس کا مال بیت المال میں داخل ہوگا اگر اسلامی حکومت (بقیہ بر صفحہ ۴۰۸)

Marfat.com
Marfat.com

۱۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوُرِّثَ (مشکوٰۃ ۱۲: ۱۹ بروایت ابن ماجہ)

۱۵ جابر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بچہ روتا پیدا ہو تو اسکا جنازہ پڑھا جائے اور اسے وارث ٹھہرایا جائے۔

۱۶ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ (مشکوٰۃ ۱۲: ۱۹ بروایت ترمذی)

۱۶ ابوہریرہ سے روایت ہے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاتل وارث نہیں ہوتا۔

۱۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ (مشکوٰۃ ۱۲: ۱۹ بروایت ترمذی)

۱۷ عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کرے تو اس کا بیٹا ولد الزنا ہوگا۔ نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا ورثہ لیا جائے گا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱ نہیں تو مسلمان قسم کے بیت المال میں داخل ہوگا۔ قیدی کو چھڑانے سے یہ مراد ہے کہ اگر اس کے ذمے کسی کو چھڑانا یا اور کوئی بوجھ ہے تو وہ بیت المال کے ذمہ ہوگا۔

۱۲ جب بچہ مرا ہوا پیدا ہو تو وہ وارث نہیں ہوگا اور اگر زندہ پیدا ہوا اور پھر مر جائے تو اسے وارث ٹھہرایا جائیگا۔

rfat.com
rfat.com

باب ۲۸

کھانے پینے کی چیزیں

قال اللہ تعالیٰ

۱۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا (۲:۱۶۸)

۲۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (۷:۳۱)

۳۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا (۵:۸۷)

۴۔ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ (۶:۱۲۲)

۵۔ حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱۔ اے لوگو! اُس سے جو زمین میں ہے۔ حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔

۲۔ کھاؤ اور پیو اور زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ وہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

۳۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ستھری چیزیں حرام نہ ٹھہراؤ۔ جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو۔

۴۔ اور اُس سے مت کھاؤ۔ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا۔

۵۔ مردار تم پر حرام کیا گیا ہے اور خون

Marfat.com
Marfat.com

وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (۵:۳)

اور سؤر کا گوشت اور وہ جس پر اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام پکارا جائے۔ اور گھٹ کر مرا ہوا۔ اور چوٹ لگ کر مرا ہوا اور گر کر مرا ہوا۔ اور سینگ لگ کر مرا اور وہ جسے درندوں نے کھایا ہو مگر جسے تم ذبح کر (وہ کھاؤ) اور وہ بھی حرام ہے جو تھانوں پر ذبح کیا گ

۶۔ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ ط ..... وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا (۵:۹۶)

۶۔ تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا طعا حلال کیا گیا ہے ..... اور تم پر خشکی کا شکار حرام کیا گیا ہے جب تک کہ تم حالت احرام میں ہو

۷۔ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ (۵:۵)

۷۔ اور ان لوگوں کا کھانا جن کو کتاب دی گئی۔ تمہارے لئے حلال ہے اور تمہا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔

۸۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا (۲۴:۶۱)

۸۔ تم پر کوئی الزام نہیں کہ سب اکٹھے کھاؤ یا جدا جدا۔

Marfat.c
Marfat.c

۹۰۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۵:۹۰)

۹۰۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک کام صرف شیطان کے عمل سے ہیں۔ سو اس سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو۔

کھانے پینے کے متعلق قرآن شریف میں بھی موٹے موٹے احکام موجود ہیں۔ ایک عام قانون بتا دیا ہے کہ زمین میں جو کچھ ہے اگر اسے اللہ تعالےٰ نے حرام نہیں ٹھہرایا اور طبیعت اسے پسند کرتی ہے اور اس سے کراہت نہیں کرتی تو وہ بیشک کھاؤ (۱) کھاؤ اور پیو مگر ور کے اندر رہو (۲) شخصی چیزیں جو اللہ نے حلال ٹھہرائی ہیں ان کو اپنے اوپر حرام مت کرو (۳) گوشت کھاؤ مگر جس جانور کو اللہ کا نام لیکر ذبح نہیں کیا گیا اس کا گوشت نہ کھاؤ (۴) مردار خون سؤر وغیرہ حرام ہیں (۵) شکار کر کے کھانا بھی جائز ہے چاہے دریا کا شکار ہو یا دریا کے سوا باہر پھینک دیا ہو یا خشکی کا شکار ہو مگر خشکی کا شکار حالت احرام میں منع ہے۔ (۶) اہل کتاب کا کھانا کھانا اور انہیں کھانا کھلانا جائز ہے (۷) مل کر کھانا اور الگ الگ کھانا دونوں طرح جائز ہے (۸) شراب حرام ہے (۹)

تفصیلی احکام احادیث میں موجود ہیں۔ جانور کو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھکر ذبح کرنا چاہئے (ح-۱) چھری نہ ہو تو کسی ایسی چیز سے ذبح کرنا جائز ہے جس سے خون بہ جائے (ح-۲) نحر کو نہ کاٹا جائے (ح-۳) ذبح گلے سے ہو (ح-۴) پتھر سے ذبح کیا ہوا جانور جائز ہے (ح-۵) غیر مسلم کا ذبیحہ جائز ہے سوائے اس کے کہ وہ غیر اللہ کا نام اس پر پکارے (ح-۶) مسلمان کا ذبیحہ جائز ہے خواہ علم نہ ہو کہ اس نے اللہ کا نام لیا یا نہیں (ح-۷) اہل کتاب کے برتنوں کو دھو کر ان میں کھانا کھایا جا سکتا ہے اور بسم اللہ پڑھکر جو شکار کیا جائے وہ بھی جائز ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

(ح-۸) سمندر کا شکار کسی نے کیا ہو جائز ہے (ح-۹) دانت والے درندوں کا کھانا
ہے (ح-۱۰) شراب کو حرام قرار دیا گیا (ح-۱۱) ہر ایک چیز جو نشہ لاتی ہو منع ہے (ح-۱۲)
کی زیادہ مقدار سے نشہ پیدا ہوا سکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے (ح-۱۳) کھانے سے
اور پیچھے ہاتھ دھونے چاہئیں (ح-۱۴) کھانے کے بعد منہ صاف کرنا چاہئے (ح-۱۵)
آداب طعام میں سے یہ ہے کہ انسان اپنے سامنے سے کھانا کھائے اور بسم اللہ پڑھ کر
شروع کرے (ح-۱۶) کھانے کے بعد خدا کی حمد کرے (ح-۱۷) پانی کے برتن میں سانس
نہ لے (ح-۱۸) کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانک کر رکھنا چاہئے (ح ۱۹ و ۲۰) چھری سے کھا
جائز ہے اور گوشت کھانے کے بعد وضو کی ضرورت نہیں (ح-۲۱) سونے چاندی
برتنوں میں کھانے پینے سے منع کیا گیا ہے (ح-۲۲) دعوت کی جائے تو اسے قبول کر
اور بن بلائے کھانے پر نہ جانا چاہئے (ح-۲۳) نوکر کو اپنے کھانے میں شریک کرے
(ح-۲۴) اکٹھے کھانا کھانے میں برکت ہے (ح-۲۵) جب مل کر کھانا کھائیں تو دوسرے
سے پہلے ہاتھ نہ ہٹائے (ح-۲۶) دسترخوان سے دوسروں سے پہلے نہ اٹھ جائے (ح
مہمان کی تواضع کے لئے گھر کے دروازے تک اس کے ساتھ جائے (ح-۲۸)

۱۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ فَرَاَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِھِمَا یُسَمِّیْ وَیُکَبِّرُ فَذَبَحَھُمَا بِیَدِہٖ (بخاری ۳:۷۹)

۱۔ انس سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے دو چت کبرے مینڈھے ذبح کئے
پس میں نے آپ کو دیکھا کہ ان کے مونہوں
کے ایک جانب پر اپنا پاؤں رکھا ہوا تھا بسم
اور تکبیر کہتے ہوئے اپنے ہاتھ سے دونوں کو ذبح کیا

۲۔ عَنْ رَّافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ..... فَقَالَ جَدِّيْ إِنَّا نَرْجُوْ أَوْ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَتْ مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ (بخاری ۲۴:۷، ۳:۴)

۲۔ رافع سے روایت ہے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ میں تھے..... پس میرے دادا نے کہا ہمیں کل دشمن سے مقابلہ کی امید ہے اور چھریاں بھی نہیں کیا ہم بانس کی دھار کے ساتھ ذبح کریں فرمایا جو خون بہاوے اور اللہ کا نام اس پر لیا جائے اسے کھاؤ سوائے دانت اور ناخن کے (ان سے خون نہ بہایا جائے)

۳۔ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهٰى عَنِ النَّخَعِ يَقُوْلُ يَقْطَعُ مَا دُوْنَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَدَعُ حَتّٰى تَمُوْتَ (بخاری ۲۴:۷۲)

۳۔ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر نے نخع سے روکا ہے کہتے تھے ہڈی سے اوپر کاٹ دے۔ پھر اسے چھوڑ دے یہانتک کہ وہ مرجائے [1]

[1] نخع حرام مغز ہے سفید ریشہ جو گردن کی ہڈی کے اندر ہوتا ہے۔ ذبح میں صرف اوداج یعنی رگوں کو کاٹنا چاہئے تاکہ خون اچھی طرح بہ جائے۔

۴- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ (بخاری ۷۲: ۲۴)

۴- ابن عباس نے کہا کہ ذبح کرنا حلق اور سر سینہ میں ہے۔

۵- عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَاَصِيْبَتْ شَاةٌ مِّنْهَا فَاَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْهَا (بخاری ۷۲: ۱۹)

۵- معاذ بن سعد سے روایت ہے کہ کعب بن مالک کی ایک لونڈی سلع کے پہاڑ میں بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک بکری ان میں سے مرنے لگی تو اس نے اسے پکڑا اور اسے پتھر کے ساتھ ذبح کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا اسے کھا لو۔

۶- قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَأْسَ بِذَبِيْحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ وَاِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّيْ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَلَا تَاْكُلْ وَاِنْ لَّمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ اَحَلَّهُ اللّٰهُ وَعَلِمَ

۶- زہری نے کہا کہ عرب کے نصاریٰ کے ذبیحہ کے بارہ میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں اگر تو نے اسے غیر اللہ کا نام لیتے سنا ہے تو نہ کھا اور اگر اسے (غیر اللہ کا نام لیتے) نہیں سنا۔ تو اللہ نے اُسے

کفرھم (بخاری ۲: ۷۲۲)

۷۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَوْمًا یَّاْتُوْنَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِیْ اَذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوْا عَلَیْہِ اَنْتُمْ وَکُلُوْہُ قَالَتْ وَکَانُوْا حَدِیْثِیْ عَھْدٍ بِالْکُفْرِ (بخاری ۲: ۷۲۱)

حلال کیا ہے۔ اور اسے انکے کفر کا علم ہے ۲

۷۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کہ بعض لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہم نہیں جانتے اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم اس پر اللہ کا نام لو اور اسے کھالو حضرت عائشہ نے کہا کہ یہ لوگ ابھی نئے نئے حالت کفر سے نکلے تھے ۳

۲ گویا غیر مذبح کا ذبیحہ جائز ہے بشرطیکہ اس کے کہ ذبح کرنے والے کو غیر اللہ کا نام لیتے نہ سنا گیا ہو۔ جو حکم نصاریٰ کے ذبیحہ کا ہے وہی دوسرے مذاہب والوں کا بھی ہے۔ مگر جانور کا ذبح ہونا بہرحال ضروری ہے۔ اگر بشرطیکہ ذبح کئے کسی اور طرح سے مار دیا گیا ہو تو وہ جائز نہیں اسلئے ہوا کھینچکر مرے ہوئے جانور کا یا جھٹکا کیا گئے جانور کا کھانا جائز نہیں

۳ اس صورت میں صرف یہ شک تھا کہ چونکہ یہ لوگ نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ ممکن ہے انہوں نے اللہ کا نام نہ لیا ہو تو آپ نے فرمایا کہ تم اللہ کا نام لیکر اسے کھالو یعنی اسطرح شک کرنا درست نہیں وہم علماء میں یہ سمجھا جائیگا کہ انہوں نے اسلامی طریقہ کے مطابق ذبح کیا ہے

Marfat.com
Marfat.com

۸۔ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَھْلِ الْکِتَابِ اَفَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِھِمْ وَبِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَبِکَلْبِیْ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِکَلْبِیْ الْمُعَلَّمِ فَمَا یَصْلُحُ لِیْ قَالَ اَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَھَا فَلَا تَاْکُلُوْا فِیْھَا وَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْھَا وَکُلُوْا فِیْھَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِکَ فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ وَمَا صِدْتَ بِکَلْبِکَ

۸۔ ابو ثعلبہ سے روایت ہے کہا میں نے یا نبی اللہ ہم اہل کتاب کی ایک قوم کی زمین میں ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھانا کھا اور ہم شکار کی زمین میں ہیں کسی وقت اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں اور کبھی اپنے کتے سے جو سکھلایا نہیں گیا۔ اور کبھی اپنے کتے سے جو سکھلایا گیا ہے کونسا میرے لئے درست ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو تو نے اہل کتاب کے متعلق ذکر کیا ہے تو اگر تم ان کے سوائے (برتن) پاتے ہو تو ان میں مت کھاؤ اور اگر نہ پاؤ تو انہیں دھو کر ان میں کھا لو۔ اور جو تو اپنی کمان سے شکار کرے پس اگر تو نے اللہ کا نام لیا ہے تو کھا لے اور جو تو اپنے سکھلائے ہوئے

الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ (بخاری ۷۵:۴)

کتے سے شکار کرے اور تو نے اس پر اللہ کا نام لیا ہے تو کھانے اور جو تو اپنے اس کتے سے شکار کرے جو سکھلایا نہیں گیا۔ اور اسے ذبح کرنیکا موقع پائے تو کھائے[۴]

۹۔ قَالَ عُمَرُ صَيْدُهُ مَا اصْطِيدَ وَطَعَامُهُ مَا رُمِيَ بِهِ ..... وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ مَنْ صَيْدِ الْبَحْرِ

۹۔ عمرؓ نے کہا سمندر کا شکار وہ ہے جو شکار کیا جائے اور اس کا کھانا وہ ہے جسے وہ پھینک دے اور ابن عباس نے کہا

[۴] اہل کتاب کا کھانا کھانا اور انہیں کھلانا جائز ہے تو ان کے برتنوں میں کھانا بھی جائز ہے دھونے کا حکم اس لئے دیا کہ انہی برتنوں میں وہ سؤر وغیرہ بھی کھاتے ہوں گے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ قرآن کریم میں جو اہل کتاب کے کھانے کو مسلمانوں کے لئے حلال کیا گیا ہے تو وہی کھانا حلال ہے۔ جو شرعاً حلال ہے یعنے حرام چیز جیسے مردار یا سؤر یا خون بہرحال حرام ہی ہے۔

شکار کے بارے میں جو حکم کمان سے مارے ہوئے کا ہے۔ وہی بندوق سے مارے ہوئے کا ہے۔ یعنے بسم اللہ پڑھکر بندوق ماری جائے اگر کسی غیر مسلم کا مارا ہوا شکار ہو تو صرف اس صورت میں جائز ہے۔ جیسے غیر معلم کتے کا مارا ہوا یعنے اسے زندہ پاکر ذبح کرلے تو جائز ہے۔ ورنہ ناجائز ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

نَصْرَانِيٍّ أَوْ يَهُودِيٍّ أَوْ مَجُوسِيٍّ (بخاری ۲:۷۲)

سمندر کا شکار کھالو۔ نصرانی کا ہو

یہودی کا یا مجوسی کا۔[۵]

۱۰۔ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ (بخاری ۲:۷۲۹)

۱۰۔ ابو ثعلبہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک دانت و درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے

۱۱۔ عَنْ أَنَسٍ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

۱۱۔ انس سے روایت ہے کہ میں لوگوں کو طلحہ کے مکان میں (شراب) پلا رہا تھا اس وقت ان کی شراب کھجور کی ہوتی تھ

[۵] دریا کے جانوروں کے متعلق یہ دونوں لفظ آیت ۶ میں آئے ہیں یعنے ۵:۶ میں تو اس کی تشریح یہ کی گئی ہے کہ صید وہ ہے جو شکار کیا جائے اور طعام د دریا خود باہر پھینک دے۔ ظاہر ہے کہ وہ زندہ نہیں ہوگا۔ مگر چونکہ دریائی جانور کا ذ کرنا ضروری نہیں اس لئے اس کا کھا لینا جائز ہے۔ اسی لئے دریا کا ہر شکار جا یہودی کا ہو یا مجوسی کا۔ یا عیسائی کا۔

[۶] یہ ذکر قرآن کریم میں نہیں لیکن تفصیلات قرآن میں بھی مذکور ہیں۔ اور حدیث میں بھی۔ درندوں کا کھانا آپ نے منع فرمایا۔ شاید اس لئے کہ اس سے اخلا میں درندگی پیدا ہوتی ہے یا بعض زہریلے جراثیم کی وجہ سے اور مسلم میں ہے کہ شکاری پند سے بھی آپ نے منع فرمایا جن کے پنجے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنَادِیًا یُنَادِیْ اَلَآ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَقَالَ لِیْ اَبُوْ طَلْحَۃَ اُخْرُجْ فَاَھْرِقْھَا فَخَرَجْتُ فَھَرَقْتُھَا فَجَرَتْ فِیْ سِکَکِ الْمَدِیْنَۃِ (بخاری ۲۱:۴۶)

تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منادی کو حکم دیا کہ وہ منادی کرے۔ کہ شراب حرام ہو گئی تو ابو طلحہ نے مجھے کہا باہر نکل اور اسے بہا دے تو میں نکلا اور اُسے بہا دیا اور وہ مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی ؎

۱۲۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَھُوَ نَبِیْذُ الْعَسَلِ وَکَانَ اَھْلُ الْیَمَنِ یَشْرَبُوْنَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ

۱۲۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع کے بارہ میں دریافت کیا گیا اور وہ شہد کا نبیذ ہے اور یمن والے اس کو پیتے تھے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک پینے والی چیز جو نشہ لائے

؎ خمر شراب ہے اور اس کے معنے ہیں ڈھانک دینا۔ اسی سے خمار اوڑھنی ہے۔ اور شراب کو خمر اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس سے انسان متوالا ہو جاتا ہے یعنی اسکی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے بخاری میں ہے کہ اس وقت شراب انگور کھجور گیہوں جو اور شہد سے بنائی جاتی تھی (بخاری ۴۷:۴) انگور یا کھجور کا تازہ رس منع نہیں۔ کیونکہ اس سے خمار پیدا نہیں ہوتا۔

حَرَامٌ (بخاری ۴: ۳۷)

۱۳۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ (ابوداؤد ۲۵: ۵)

وہ حرام ہے۔[۵]

۱۳۔ جابر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی زیادہ مقدار نشہ لائے۔ اُس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

۱۴۔ عَنْ سَلْمَانَ ..... فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ (مشکوٰۃ: ۲ بروایت ترمذی)

۱۴۔ سلمان سے روایت ہے ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھانے کی برکت اس سے پہلے وضو (ہاتھ دھونا) اور اس کے بعد وضو (ہاتھ دھونا) ہے۔

۱۵۔ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۱۵۔ سوید بن النعمان سے روایت ہے۔ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

---

[۵] اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بتع سے بھی نشہ پیدا ہوتا تھا۔ اگلی حدیث میں اس بات کو صاف کر دیا ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ پیدا ہو۔ اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ گو تھوڑی مقدار سے نشہ پیدا نہ ہوتا ہو۔ جس طرح پینے کی ۵ چیزیں حرام ہیں جن سے نشہ پیدا ہوا اسیطرح کھانے کی بھی ایسی چیزیں حرام ہیں۔

rfat.com
Marfat.c

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ
فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعَا
بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ
فَأَكَلْنَا فَقَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ
فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا (بخاری ۱:۵۱)

خیبر کی طرف نکلے۔ جب ہم صہبا پہنچے
آپ نے کھانا منگوایا تو ستو کے سوائے
اور کچھ نہ لایا گیا پس ہم نے کھایا۔ پھر آپ
نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے
کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی ۹

۱۶۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ
يَقُولُ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ
فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ
وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا

۱۶۔ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہا
میں لڑکا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہاں پرورش پا رہا تھا اور میرا ہاتھ
کھانے وقت رکابی میں گھومتا تھا۔ تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا
اے لڑکے اللہ کا نام لے لیا کر اور اپنے
دائیں ہاتھ سے کھایا کر اور اپنے پاس والی

۹ کھانے سے پہلے اور پیچھے ہاتھ دھونا اور کھانے کے بعد کلی کرنا مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے۔ کھانے کے بعد منہ کو صاف نہ کرنا یورپ کا تتبع ہے۔ یہ اسلامی تہذیب نہیں ہے۔

يَلِيكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ (بخاری ۷۰:۲)

طرف سے کھایا کر۔ پس اس کے بعد ہ کھانے کا یہی طریق رہا۔ ف۱

۱۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ (مشکوٰۃ ۲۰۔ بروایت ترمذی)

۱۷۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے فرماتے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں فرمانبردار بنایا۔

۱۸۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ (بخاری ۱۸۰:۲)

۱۸۔ ابوقتادہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

۱۹۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ

۱۹۔ جابر سے روایت ہے کہا کہ ابوحمید

ف۱ پاس والی طرف سے کھانے کی ہدایت اس صورت میں ہے جب ایک کابی سے دو آدمی کھا رہے ہوں۔ دائیں ہاتھ سے کھانا اور بسم اللہ پڑھکر کھانا بھی آداب اسلامی میں سے ہے۔

Marfat

بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ مِّنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا (بخاری ۲:۷۴)

دودھ کا ایک پیالہ نقیع سے لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ اسے ڈھانکا کیوں نہیں۔ گو اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے۔[1]

۲۰۔ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ اِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْاَبْوَابَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ (بخاری ۴:۲۲)

۲۰۔ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سونے لگو چراغ کو بجھاؤ اور دروازے بند کر لو اور اپنے مشکوں کے منہ باندھ لو اور کھانا اور پانی ڈھانک لو۔

۲۱۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَدُعِيَ

۲۱۔ جعفر بن عمرو سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے اسے خبر دی کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کے شانہ کا گوشت کاٹ کر (کھاتے ہوئے)

---

[1] نقیع وادیٔ عقیق میں ایک موضع کا نام ہے۔ کھانے اور پینے کی چیزوں کو ڈھانک کر رکھنا چاہیے۔

rfat.com

إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَى النِّعْلَيْنِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ (بخاری ۴: ۵۱)

دیکھا اس اثنا میں آپکو نماز کیلئے بلایا گیا تو آپ نے جوتے پھینکدی اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا

۲۲۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ..... قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ (بخاری ۷۰: ۹ ج ۲)

۲۲۔ حذیفہ سے روایت ہے ..... میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے کہ ریشمی کپڑا نہ پہنو اور نہ دیباج (پہنو) سونے اور چاندی کے برتن میں پانی نہ پیو نہ ان (سونے اور چاندی) کے پیالوں میں کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں ان کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہیں [۳]

۲۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

۲۳۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ کہ

[۲] چھری کانٹے چمچے سے کھانا منع نہیں۔ اور گوشت کھانے کے بعد یا کھانا کھانے کے بعد وضو ضروری نہیں۔ البتہ جیسا کہ ح۔ ۱۵ میں ذکر ہے کلی کر لینا ضروری ہے۔

[۳] یہاں ان سب چیزوں سے منع کیا جو تعیشات میں داخل ہیں اور مسلمانوں کو سادہ زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی۔ آخری الفاظ میں یہ بتایا کہ جو انسان تعیشات میں پڑ جاتا ہے وہ خدا سے دور اور اخلاق فاضلہ سے عاری ہو جاتا ہے۔

at.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ
فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَ
مَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ
دَخَلَ سَارِقًا وَّخَرَجَ مُغِیْرًا

(ابو داؤد ۲:۲۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
کو دعوت دی جائے تو اُسے قبول نہ کرے
تو اس نے اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی
کی اور جو بغیر بلانے کے داخل ہو جائے تو
وہ چور بن کر داخل ہوا اور ڈاکو بن کر
نکلا ۱۴

۲۴ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی
اَحَدَکُمْ خَادِمُہٗ بِطَعَامِہٖ فَاِنْ
لَّمْ یُجْلِسْہُ مَعَہٗ فَلْیُنَاوِلْہُ لُقْمَۃً اَوْ
لُقْمَتَیْنِ اَوْ اُکْلَۃً اَوْ اُکْلَتَیْنِ فَاِنَّہٗ

۲۴ - ابو ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کے پاس
اس کا خادم اس کا کھانا لائے تو اگر اُسے
اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو اُسے ایک لقمہ دو
لقمے دے دے اُس نے اس کے تیار

۱۴ کیسے اعلیٰ درجہ کے آداب ہیں۔ دعوت دی جائے تو انکار نہ کرے۔
اور بغیر بلائے کسی کھانے پر نہ جائے۔ دوسرے کے ہاں سے کھانے کا حق
صرف دعوت سے پیدا ہوتا ہے۔ سوائے اسکے کہ بہت قریبی رشتہ دار یا گہرے
دوست ہوں جیسا کہ قرآن شریف میں ۲۴: ۶۱ میں مذکور ہے۔

rfat.com

وَلِيِّ عِلَاجَهٗ (بخاری ۹۴۹: ۱۸)

کرنے میں تکلیف اُٹھائی ہے۔ ۱۵

۲۵۔ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ (مشکوٰۃ ۳۷۰: ۱ بروایت ابن ماجہ)

۲۵۔ حضرت عمر سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ کھاؤ اور الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ جماعت میں برکت ہے ۱۶

۲۶۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ اٰخِرَهُمْ اَكْلًا (مشکوٰۃ ۳۷۰: ۱)

۲۶۔ جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے آپ کھانے میں سب سے آخر ہوتے ۱۷

۲۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

۲۷۔ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ رسو

---

۱۵ آقا اور غلام کو عملی رنگ میں ایک کرنے والا اسلام ہی ہے۔

۱۶ یہ عادت گھروں میں بھی ڈالنی چاہئے کہ گھر کے سب لوگ ایک دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔

۱۷ یعنی آہستہ آہستہ اس وقت تک کھاتے رہتے کہ سب لوگ کھانا ختم کر چکیں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کھانا بہت آہستہ آہستہ کھاتے تھے۔

fat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ذَا وُضِعَتِ الْمَآئِدَۃُ فَلَا
قُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰی تُرْفَعَ الْمَآئِدَۃُ
لَا یَرْفَعُ یَدَہٗ وَاِنْ شَبِعَ
حَتّٰی یَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْیَعْذِرْ
اَنَّ ذٰلِکَ یُخْجِلُ جَلِیْسَہٗ
یَقْبِضُ یَدَہٗ وَعَسٰی اَنْ
یَکُوْنَ لَہٗ فِی الطَّعَامِ
حَاجَۃٌ (مشکوٰۃ ۲: ابن ماجہ)

۲۸ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ مِنَ
السُّنَّۃِ اَنْ یَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ
ضَیْفِہٖ اِلٰی بَابِ الدَّارِ (مشکوٰۃ ۲۰: ۱ ابن ماجہ)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دسترخوان بچھایا جائے کوئی شخص نہ اُٹھے یہانتک کہ دسترخوان اُٹھا لیا جائے اور اپنا ہاتھ نہ اُٹھائے اگرچہ وہ سیر ہو چکا ہو۔ یہانتک کہ لوگ بھی فارغ ہو جائیں (اور اگر مجبوراً اٹھنا پڑے) تو چاہئے کہ عذر کرے اسلئے کہ اس کے اس طرح کرنے سے اس کا ساتھی شرمندہ ہو جاتا ہے تو وہ بھی اپنا ہاتھ روک لیگا اور شاید اس کو ابھی کھانیکی خواہش ہے۔

۲۸۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میزبان کا اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازہ تک نکلنا سنت ہے۔

Marfat.com

باب ۲۹

لباس اور زینت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

۱۔ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ (۷: ۲۵)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱۔ اے بنی آدم ہم نے تم پر لباس ا
جو تمہارے عیبوں کو ڈھانکتا ہے اور زین
کا موجب ہے اور تقویٰ کا لباس یہی بہتر

۲۔ جَعَلَ لَکُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِیْلَ تَقِیْکُمْ بَاْسَکُمْ ؕ (۱۶: ۸۱)

۲۔ اور تمہارے لئے کپڑے بنائے جو تمہیں
گرمی سے بچاتے ہیں اور ایسے کپڑے جو تمہیں
تمہاری جنگوں میں بچاتے ہیں۔

۳۔ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ (۷: ۳۱)

۳۔ اے بنی آدم ہر ایک سجدے کے قت
اپنی زینت کو خوب بار کیا کرو۔

۴۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ وَالطَّیِّبٰتِ

۴۔ کہو کس نے اللہ کی زینت کو جو اس
نے بندوں کے لئے نکالی ہے اور کھانے

rfat.com

Marfat.c

مِنَ الرِّزْقِ (۷:۳۲)	کی ستھری چیزوں کو حرام کیا ہے۔
۵۔ یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ (۷۴:۱ تا ۵)	۵۔ اے اوڑھنے والے اٹھ اور ڈرا۔ اور اپنے رب کی بڑائی کر۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ اور ناپاکی سے دور رہ
۶۔ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا (۱۶:۸۰)	۶۔ اور اللہ نے تمہارے لئے گھروں کو رہنے کے لئے جگہ بنایا۔

قرآن کریم میں لباس کی دو بڑی تعریفیں تو یہ بتائیں کہ ایک یہ ستر کو ڈھانکنے کا کام دیتا ہے اور دوسرے زینت کا کام دیتا ہے۔ مگر ان دونوں ظاہری لباسوں سے بڑھکر ایک روحانی لباس ہے اور یہ تقوٰے ہے یعنے حفاظت حقوق (۱) پھر ایک اور غرض بتائی کہ لباس تمہیں گرمی اور سردی سے بچاتا ہے اور پھر وہ لباس بھی ہے جیسے زرہ وغیرہ جو جنگ میں حفاظت کا کام دیتا ہے (۲) خدا کی عبادت بھی کرو تو لباس پہنکر کرو۔ ننگے عبادت کرنا بھی منع ہے (۳) اور بہتر سے بہتر لباس پہننا بھی جائز ہے (۴) جہاں اللہ تعالےٰ نے بڑائی کو بیان کرنا ضروری قرار دیا اور یہ پہلا حکم ہے جو محمد رسول اللہ پہ نازل ہوا تو اس کے ساتھ ہی دوسرا حکم یہ بھی دیا کہ اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور ہر قسم کی ناپاکی اور غلاظت سے دور رہو (۵) اپنے لئے مکان بھی بناؤ۔ جن میں تمہاری رہائش ہو (۶) احادیث میں لباس اور زینت کے متعلق کئی ایک تفصیلات ہیں۔ لباس پہنو اور اچھا لباس پہنو۔ مگر لباس میں بھی اسراف سے بچو اور اپنے اچھے لباس کی وجہ سے دوسروں پہ بڑائی کا اظہار نہ کرو۔ (ح ۱) دوسروں کے سامنے ننگا ہونے سے منع فرمایا (ح ۲) ریشم پہننے سے منع کیا۔ سوائے

اسکے کسی بیماری وغیرہ کے لئے ضرورت ہو (ح ۳) دو عورتیں ریشمی لباس پہن سکتی ہیں (ح ۵) تحفہ
دیے ہوئے ریشمی لباس کو آپ نے ایک دفعہ پہن لیا مگر پھر اسے اتار دیا (ح ۶) سونے کی انگوٹھی مرد کیلئے جائز نہ
چاندی کی جائز ہے (ح ۷، ۸) عورتیں ہر قسم کا زیور پہن سکتی ہیں (ح ۹ و ۱۰) پانچ قدیمی سنتیں جن سے ا
صاف رہتا ہے (ح ۱۱) ڈاڑھی کو بھی ایک حد تک بڑھانے اور مونچھوں کو کم کرنیکا حکم (ح ۱۲) ناخنوں کو
صاف رکھنے کا حکم (ح ۱۳، ۱۴) زینت کے کام کو دائیں طرف سے شروع کرنا (ح ۱۵) خو
استعمال کرنا سنت ہے (ح ۱۶) تصویروں کے متعلق احکام (ح ۱۷ تا ۲۰)

۱۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ (بخاری ۷۷:۱)

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھاؤ ا
پیو اور پہنو اور صدقہ کرو۔ مگر اسراف
تکبر سے بچو۔ ۱؎

۲۔ عَنِ الْمِسْوَرِ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا أَمْشِي فَسَقَطَ عَنِّي بَعْضُ ثَوْبِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ

۲۔ مسور سے روایت ہے کہا کہ میں ایک بھا
پتھر اٹھائے ہوئے جا رہا تھا کہ میرا کپڑا
گر پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ اپنے اوپر کپڑا لے لے۔

۱؎ کھانے پینے اور لباس کے احکام ہیں۔ مگر اخلاق کی کس قدر ذکر ہے کہ اس کے ساتھ نہ صرف صدقہ
تعلیم دی بلکہ یہ بھی کہدیا کہ بیشک اچھے سے اچھا کھاؤ اور اچھے سے اچھا پہنو۔ مگر اسراف نہ
اور دوسرے اچھا لباس پہنکر یا اچھا کھانا کھا کر یہ خیال دل میں بھی نہ آئے کہ ان چیزوں سے
ہم میں کچھ بڑائی آجاتی ہے۔

fat.com

ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً (ابوداؤد ۲:۳)

اور ننگے نہ پھرو۔ ۲

۳ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ.... اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ قَالَ فِيْمَا عَلِمْنَا اَنَّهٗ يَعْنِي الْاَعْلَامَ (بخاری ۷۷:۲۵)

۳۔ ابوعثمان سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضرت عمر کا خط آیا..... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم سے منع فرمایا مگر اتنا اور اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کیا جو انگوٹھے کے قریب ہیں کہا اور ہمارے علم میں ان کی مراد نقش (پھول) وغیرہ تھی ۳

۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحَكَّةٍ بِهِمَا (بخاری ۷۷:۲۹)

۴۔ انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر اور عبدالرحمن کو ریشم پہننے کی اجازت دیدی تھی کیونکہ ان دونوں کو کھجلی ہوتی تھی۔ ۴

---

۲ آج یورپ کی مادی تہذیب کمال کو پہنچکر اخلاقی لحاظ سے اس پستی میں پہنچی ہے کہ ننگوں کی سوسائٹیاں بن رہی ہیں۔ آپ نے ایک آن کے لئے بھی کسی کا ایسے مقام پر ننگا ہونا گوارا نہیں کیا جہاں دوسرے کی نظر اس پر پڑ سکتی ہو۔

۳ یعنی کپڑے پر پھول وغیرہ ریشم کے ہوں یا حاشیہ ریشم کا ہو تو حرج نہیں۔

۴ بطور علاج ریشم کے استعمال کی اجازت دی۔

Marfat.com

۵ عَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ رَاٰی عَلٰی اُمِّ کُلْثُوْمٍ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِیْرٍ سِیَرَآءَ (بخاری ۳۰:۷)

۵۔ انس سے روایت ہے کہ اُس
ام کلثوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صاحبزادی پر ریشمی چادر دیکھی۔

۶ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُھْدِیَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَہٗ فَصَلّٰی فِیْہِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَہٗ نَزْعًا شَدِیْدًا کَالْکَارِہِ لَہٗ وَقَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُتَّقِیْنَ (بخاری ۱۶:۸)

۶۔ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہا کہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی چغہ کا تحف
گیا پس آپ نے اُسے پہنا اور اس میں
پڑھی پھر فارغ ہوئے تو اسکو سختی کے سا
اُتار دیا۔ اس شخص کی طرح جو اُسے بُرا سمجھ
اور فرمایا یہ متقیوں کے لئے مناسب نہیں ہے

۷ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ (بخاری ۴۵:۷۷)

۷۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے
منع فرمایا۔

ف ۵ چونکہ بطور تحفہ یہ چغہ آپ کو پیش کیا گیا تھا تو آپ نے اس کی قبولیت دکھانے
اسے پہن لیا۔

at.com

۸۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلَی الرُّوْمِ قِیْلَ لَہٗ اِنَّھُمْ لَنْ یَّقْرَءُوْا کِتَابَکَ اِذَا لَمْ یَکُنْ مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ وَّ نَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (بخاری ۵۲:۷)

۸۔ انس سے روایت ہے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ قیصر روم کو خط لکھیں تو آپ سے کہا گیا کہ وہ آپ کی چٹھی کو نہیں پڑھینگے جب تک کہ اس پر مہر نہ لگی ہو تو آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔[1]

۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَشْھَدُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَہٗ بِلَالٌ وَظَنَّ اَنَّہٗ لَمْ یُسْمِعِ النِّسَآءَ فَوَعَظَھُنَّ وَاَمَرَھُنَّ بِالصَّدَقَۃِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَۃُ تُلْقِی الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ

۹۔ ابن عباس سے روایت ہے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ کے ساتھ بلال تھے تو آپ نے خیال کیا کہ عورتیں نہیں سن سکیں پس آپ نے انہیں وعظ فرمایا اور انہیں صدقہ دینے کا حکم دیا۔ تو عورتوں نے اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں

[1] یہ چٹھی اسی کتاب میں باب ۱۹ حدیث ۹ میں نقل ہو چکی ہے۔

rfat.com

يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ
(بخاری ۳: ۳۲)

پھینکنی شروع کیں اور بلال اپنے کپڑے
میں لیتے جاتے تھے۔

۱۰۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ
أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَنْزٌ هُوَ
فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى
زَكٰوتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ
بِكَنْزٍ (ابو داؤد ۹: ۴)

۱۰۔ اُم سلمہ سے روایت ہے کہا کہ
سونے کے زیور پہنتی تھی میں نے عرض
یا رسول اللہ کیا یہ خزانہ ہے آپ نے فرما
جو (زیور) اس حد کو پہنچ جائے کہ اس
کی زکوٰۃ ادا کی جائے پھر زکوٰۃ ادا
کر دیجائے تو وہ خزانہ نہیں ہے

۱۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً
اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ

۱۱۔ ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں۔ پا
چیزیں فطرت کے مطابق ہیں۔ ختنہ ا

ہے کنز کے لفظ میں اس آیت قرآنی کی طرف اشارہ ہے۔ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (۹: ۳۴) جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے
ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور اس پر نار جہنم کا سخت وعید ہے تو سونے
کے زیورات بھی اس کے اندر آجاتے ہیں لیکن جس مال پر زکوٰۃ ادا کر دیجائے اس
چونکہ کچھ حصہ خدا کے راہ میں خرچ ہو گیا اس لئے وہ اس وعید میں نہیں آتا۔

Marfat.com
rfat.com

الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ (بخاری ۷۷: ۶۳)

زیر ناف بال صاف کرنا اور بغلوں کے بال اکھیڑنا اور ناخن کاٹنا اور مونچھیں کاٹنا۔ ۸

۱۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللِّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ (بخاری ۷۷: ۶۴)

۱۲۔ ابن عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مشرکوں کی مخالفت کرو اور ڈاڑھی بڑھاؤ اور مونچھوں کو جڑ سے کاٹو اور ابن عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی ڈاڑھی مٹھی میں لیتے تو جو زیادہ ہوتی اُسے کاٹ ڈالتے۔ ۹

۱۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۳۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول

۸ کیونکہ ان سے جسم انسانی صاف رہتا ہے۔ یہ وہ مواقع ہیں جہاں غلاظت جمع ہو کر انسان کے لئے طرح طرح کی بیماریوں کا موجب بن جاتی ہے۔

۹ مشرک عموماً مونچھوں کو بڑھاتے اور ڈاڑھی کو منڈواتے تھے تو ایک ظاہری تمیز پیدا کرنے کے لئے آپ نے ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھوں کو کٹوانے کا حکم دیا شریعت کے احکام اہم بھی ہیں اور چھوٹے بھی۔ اس ظاہری نشان کو غفلت کی نگاہ سے دیکھنا بھی اچھا نہیں اور اسیکو اسلام کا معیار بنا لینا بھی درست نہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بخاری ۱:۲۶:۲۳)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے (سر کے) با
سامنے لٹکایا کرتے تھے اور مشرکین
اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے تھے ا
اہل کتاب اپنے سر کے بال لٹکاتے تھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل ک
کی موافقت ان باتوں میں پسند کرتے
جن کے متعلق آپ کو کوئی حکم نہ ہوا ہوتا
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
میں مانگ نکالنے لگے۔ ۱۰

۱۴۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بخاری ۲:۶)

۱۴۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس
کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

۱۰ اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلعم نے دونوں طرح پر سر کے بال رکھے ہیں۔ کوئی ایک طر
رکھے یا دوسری طرح اس میں کوئی حرج نہیں۔

Marfat

۱۵۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهٖ وَوُضُوْئِهٖ (بخاری ۷۷:۷۷)

۱۵۔ حضرت عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند تھا کہ (جوتا پہننے میں) اور کنگھی کرنے میں اور وضو کرنے میں غرض ہر کام میں دائیں طرف سے شروع کریں۔

۱۶۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتّٰى اَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ (بخاری ۷۷:۴۲)

۱۶۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو عمدہ قسم کی خوشبو لگاتی۔ یہاں تک کہ میں آپ کے سر اور ڈاڑھی میں خوشبو کی چمک کو پاتی۔

۱۷۔ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهٗ وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

۱۷۔ بُسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد نے اُن سے حدیث بیان کی اور بسر بن سعید کے ساتھ عبید اللہ بھی تھے کہ ابو طلحہ نے اُن سے حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس

تَدْخُلُ الْمَلَآئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهٖ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ اَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيْرِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ اَلَا سَمِعْتَهٗ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَهٗ

(بخاری ۵۹: ۷)

گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخ
نہیں ہوتے۔ بسر نے کہا کہ زید بن خال
بیمار ہوئے۔ تو ہم اُن کی بیمار پرسی کیلے
گئے ہم نے اُن کے گھر میں ایک پردہ دیکھ
جس میں تصویریں تھیں میں نے عبید اللہ
سے کہا۔ کیا اُنہوں نے ہمیں تصویروں ک
بارہ میں حدیث نہیں سُنائی تھی؟ عبید اللہ
نے کہا کہ اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ سوائے نقش کے
کپڑے میں ہو کیا آپ نے اُنسے یہ نہیں سُنا؟ بولے کہا نہیں عبید اللہ
نے کہا ہاں اُنہوں نے اسکا ذکر کیا تھا۔ ۱۱

۱۱ صورت کے معنے تصویر بھی ہیں اور بت بھی۔ کپڑے پر یا کاغذ پر جو نقش ہوگا وہ تصویر ہی ہوگی۔ تو جب راوی نے یہ کہا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں صورت ہو تو بعد کے واقعہ نے یہ تصریح کر دی کہ راوی کی مراد صورت سے بت تھا تصویر نہ تھی کیونکہ یہ شہادت مل گئی کہ راوی نے کپڑے پر تصویر کو مستثنیٰ کیا تھا تو مطلب یہ ہوا کہ جس گھر میں بت ہیں یعنی بت پرستی ہوتی ہے وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے اور اگر (بقیہ بر صفحہ ۴۳۹)

Marfat.com

۱۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ (بخاری ۷: ۸۹)

۱۸۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تصویریں بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب دیا جائیگا ان سے کہا جائے گا اسے زندہ کرو جو تم نے بنایا تھا ۱۲

۱۹ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهٖ شَيْئًا فِيْهِ

۱۹۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ چھوڑتے جس میں تصویریں ہوں

(بقیہ صفحہ ۴۳۸) ۔ صورت سے مراد تصویر ہی لی جائے تو مراد ایسی تصویریں ہوں گی۔ جو پرستش کے لئے رکھی گئی ہوں۔ کیونکہ حضرت سلیمان کے ذکر میں تماثیل یعنے مجسموں کا ذکر موجود ہے۔ اور وہ خدا کے نبی تھے (۳۴: ۱۳) اور تماثیل جن کی وجاہو تی تھی۔ ان کو بُرا کہا ہے۔ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْ اَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ (۲۱: ۵۲) پس جب مجسمے میں اچھے اور بُرے دونوں قسم کے ہو سکتے ہیں۔ تو تصویریں بھی اچھی اور بری دونوں قسم کی ہو سکتی ہیں۔ اور جو چیز منع ہے۔ وہ بُری چیز ہے۔ جو چیز پرستش کے لئے نہیں رکھی گئی وہ بجائے خود بری چیز نہیں۔

۱۲ اس سے مراد بھی وہی تصویریں ہیں جو پرستش کے لئے بنائی جائیں۔

arfat.com

تَصَالِيْبُ اِلَّا نَقَضَهُ (بخاری ۷۷:۵)

مگر اُسے توڑ ڈالتے ۱۳

۲۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَآءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا مُّوَشِّيًا فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا فَاَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا

۲۰۔ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ نبی
اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشر
لائے تو ان کے پاس (اندر) تشریف
لے گئے۔ حضرت علی آئے تو حضرت ف
نے اُن سے اس کا ذکر کیا۔ اُنہوں
اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ک
فرمایا میں نے ان کے دروازے پر دھا
پردہ دیکھا اور فرمایا میرا اور دنیا کا کیا
تعلق ہے۔ تو حضرت علی حضرت فاطمہ کے پا

۱۳ نقش و نگار آپ کو ناپسند تھے۔ اس لئے کہ ان چیزوں کی طرف جب توجہ زیادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے توجہ کم ہو جاتی ہے۔ دنیا کے مال دنیا کی آرائشوں میں یہی نقص ہے۔ کہ انسان ان کے اندر منہمک ہو جائے تو سے غافل ہو جاتا ہے۔ اگلی حدیث کے الفاظ اسے صاف کرتے ہیں جب آ فرمایا میرا اور دنیا کا کیا تعلق ہے۔

fat.com

قَالَتْ لِيَأْمُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ مَاجَةٌ (بخاری ۵۱: ۲۷)	آئے اور انہیں یہ بات بتائی حضرت فاطمہ نے کہا اس بارہ میں جو حکم چاہیں دیدیں آپ نے فرمایا اسے فلاں گھر والوں کے پاس بھیجدو وہ محتاج ہیں

ہی دھاریدار کپڑا بذات خود بری چیز نہ تھی ورنہ وہ دوسرے کے گھر کیوں بھجوا دیا جاتا مطلب ہے کہ جب ایسے محتاج موجود ہیں جن کو تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا نہیں ملتا۔ تو دھاریدار کپڑا ڈالنے کی بجائے وہ انہیں دیدو۔

باب ۳۰

اخلاق وآداب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی — اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۱۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (۶۸:۴)

۱۔ اور تو یقیناً عظیم الشان اخلاق پر قائم ہے

۲۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰكُمْ ط (۴۹:۱۳)

۲۔ تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے معزز وہ ہے جو سب سے متقی ہے۔

۳۔ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ج وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ

۳۔ اور ماں باپ سے نیکی کرو۔ اگر تیرے سامنے دونوں میں سے ایک یا دونوں ہی بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف (تک) نہ کہہ اور نہ اُن کو ڈانٹ۔ اور ان دونوں سے ادب سے بات کر۔ اور ان دونوں کے آگے رحم کے ساتھ فرمانبرداری کا بازو جھکا۔ اور کہہ اے میرے رب تو ان پر رحم کر جس طرح انہوں نے مجھے

Marfat.c
Marfat.c

صَغِيْرًا ۝ (۱۷:۲۳-۲۴)

۴- وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ (۱۷:۳۱)

۵- وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۚ (۸۱:۸-۹)

۶- وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ .... وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰي حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّاۗىِٕلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ (۲:۱۷۷)

۷- فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ (۲:۲۳۱)

۸- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ (۴۹:۱۰)

چھوٹے ہوتے پالا۔

۴- اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے نہ مار ڈالو ہم ہی انہیں رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔

۵- اور جب زندہ درگور کی ہوئی سے پوچھا جائیگا۔ کہ کس گناہ پر وہ قتل کی گئی۔

۶- لیکن بڑا نیک وہ ہے جو اللہ پر ایمان لائے..... اور اس کی محبت کیلئے قریبیوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوالیوں کو اور غلاموں کو آزاد کرنے میں مال دے۔

۷- تو (یا) انہیں (بیویوں کو) اچھی طرح سے رکھو۔

۸- مومن بھائی بھائی ہیں۔ سو اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو۔

rfat.com

۹۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (۴۸:۲۹)

۹۔ محمد اللہ کا رسول ہے اور جو اُس کے سا
ہیں۔ کافروں کے مقابلہ میں قوی آپس م
رحم کرنے والے۔

۱۰۔ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ ..... اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (۳۳:۳۵)

۱۰۔ خیرات کرنے والے مرد اور خیرات
کرنے والی عورتیں۔ اُن کے لئے اللہ
مغفرت اور بڑا اجر تیار کیا ہے۔

۱۱۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ (۱۰۴:۱)

۱۱۔ افسوس ہے ہر عیب لگانیوالے طعن کرنیوالے

۱۲۔ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ ..... وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ ..... وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط ... اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ..... وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط (۴۹:۱۱-۱۲)

۱۲۔ (ایک) قوم (دوسری) قوم پر ہنسی نہ کرے
اور نہ عورتیں (دوسری) عورتوں پر ہنسیں
..... اور اپنے لوگوں پر عیب نہ لگاؤ اور
ایک دوسرے کے نام دھرو ..... بہت گمان
(بد) کرنیسے بچو ..... اور نہ ایک دوسرے کے عیب
ٹٹولو اور نہ ایک دوسرے کی چغلی کرو۔

۱۳۔ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ

۱۳۔ اور عہد کو پورا کرو (ہر) عہد کے متعلق سوال

rfat.com
rfat.com

...انَ مَسْئُولًا (۱۷:۳۴)	کیا جائے گا۔
۱۴- وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا ...قِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ (۱۷:۳۵)	۱۴- اور جب تم ماپو۔ تو ماپ کو پورا کرو اور سیدھے ترازو سے تولو۔
۱۵- وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ ...اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ (۱۷:۳۳)	۱۵- اور اُس جان کو قتل نہ کرو۔ جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے۔ سوائے اس کے کہ انصاف ہے
۱۶- وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ ...الْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ ...يَغْفِرُوْنَ ۝ (۴۲:۳۷)	۱۶- اور جو لوگ بڑے بڑے گناہوں اور بیحیائی کی باتوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ میں آئیں تو معاف کر دیتے ہیں۔
۱۷- وَجَزٰۗؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ ...فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ ...عَلَى اللّٰهِ ۭ (۴۲:۴۰)	۱۷- اور بدی کا بدلہ اُس کی مثل سزا ہے پھر جو کوئی معاف کرے اور اصلاح کرے اُس کا اجر اللہ پر ہے۔
۱۸- وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ ...عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ ...الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ (۲۵:۶۳)	۱۸- اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر انکسار سے چلتے ہیں اور جب جاہل اُنہیں خطاب کرتے ہیں تو کہتے ہیں سلام۔

Marfat.com

۱۹- وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا (۱۷:۳۲)

۱۹- اور زنا کے قریب مت جاؤ کیونکہ بیحیائی کی بات ہے اور بُری راہ ہے۔

۲۰- قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ... قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۪ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (۲۴:۳۰-۳۱)

۲۰- مومنوں کو کہدو اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں... مومن عورتوں کو کہدو اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اسکے جو عادتاً ظاہر رہتا ہے۔ اور چاہیئے کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں۔

۲۱- وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِيْنَةٍ (۲۴:۶۰)

۲۱- اور بڑی عمر کی عورتیں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے (اوپر کے) کپڑے رکھ دیں بغیر اسکے کہ سنگار کو نمایاں کرنے والی ہوں۔

۲۲- لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا

۲۲- اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے گھروں کے سوائے (دوسرے) گھروں میں نہ داخل ہو یہانتک

عَلٰٓی اَھْلِھَا (۲۴:۲۷-۲۸) کہ اجازت لیلو اور اُنکے رہنے والوں پر سلام کرو۔

اخلاق خُلُق کی جمع ہے اور یہ انسان کے اندرونی بناوٹ ہے بمقابلہ خَلق کے جو ظاہری جسمانی بناوٹ پر بولا جاتا ہے۔ آداب اَدب کی جمع ہے جس سے مراد ہر وہ ریاضت ہے جس کے ساتھ انسان کسی قسم کی فضیلت حاصل کرے۔ قرآن کریم نے یہ بتا کر کہ نبی کریم صلعم کے اخلاق بہت ہی بلند کئے۔ ہر مسلمان کو یہ سکھایا ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرے (۱) پھر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک معزز وہی ہے جو اخلاق میں بلند ہے (۲) ماں باپ کی فرمانبرداری کو خدا و رسول کی فرمانبرداری کے نیچے دوسرا مرتبہ دیا ہے۔ اور ان سے حسن سلوک کی پرزور الفاظ میں تاکید کی ہے (۳) قتل اولاد سے روکا ہے جس کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔ بیج کو ضائع کر دینا جیسے عزل ہیں یا اولاد کو علم اور اچھی تربیت نہ دینا۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے روکا ہے یعنی ان سے حسن سلوک کیا جائے اور انہیں بلند مقام پر پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ (۴ و ۵) حقیقی نیکی بہت عبادت کرنا نہیں بلکہ انسان کی خدمت ہے (۶) عورتوں سے حسن سلوک کی تاکید کی (۷) مومن سب بھائی بھائی ہیں ان میں باہمی اصلاح کی صلح اور محبت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے (۸) محمد رسول اللہ کے ساتھیوں کو یہ دو وصف اپنے اندر پیدا کرنے چاہئیں دشمن کے مقابلہ پر مضبوط آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنیوالے (۹) سچ بولنے کی تلقین فرمائی (۱۰) عیب جوئی اور چغلخوری سے منع کیا (۱۱) اقراروں کو پورا کیا جائے (۱۲) دوسروں کے حقوق کو پورا ادا کیا جائے (۱۲-۱۴) بے گناہ انسان کے مارنے کو سخت جرم قرار دیا (۱۵) فواحش اور بیحیائی کی باتوں سے روکا (۱۶) بدی کی سزا اس کے مطابق ہو اور اصلاح ہوتی ہو تو معاف کر دیا جائے (۱۷) عاجزی اور فروتنی کا خلق اپنے اندر پیدا کیا جائے (۱۸) زنا سے سختی سے روکا (۱۹) مردوں اور عورتوں کو نیچی نگاہیں رکھنے کی تعلیم دی اور عورتوں کو حکم دیا کہ اپنی زینت کی نمائش کر کے باہر

arfat.com

نہ نکلیں (۲۰) جو عورتیں ادھیڑ عمر کو پہنچ گئی ہوں ان کو آزادانہ پھرنے کی کوئی ممانعت نہیں
(۲۱) گھروں میں بغیر اجازت کے داخل ہونے سے منع کیا (۲۲)

احادیث نبوی بھی اخلاق اور آداب کی تعلیم سے بھری پڑی ہیں بطور نمونہ چند د
کی گئی ہیں جس اخلاق کو فضیلت کا معیار قرار دیا (ح-۱) سب سے بڑھکر حسن سلوک کا
ہے اور جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے (ح-۲ و ۳) بچوں سے محبت کی تعلیم دی (ح
بالخصوص بیٹیوں سے (ح-۶) صلہ رحمی کو کشائش رزق کا دروازہ بتایا (ح-۷)
رحم نہیں کرتا خدا بھی اس سے قطع تعلق کر لیتا ہے (ح-۸) اپنی عورتوں سے بہترین سلو
کرنے والے بہترین لوگ ہیں (ح-۹) آپ خود اپنی بیویوں کو ان کے گھر کے کام میں
دیتے تھے (ح-۱۰) ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (ح-۱۱-۱۲) سب مسلما
ایک جسم کے حکم میں ہیں (ح-۱۳) ان کو ایک دوسرے کی مضبوطی کا موجب بننا چاہئے
(ح-۱۴) ایک مسلمان کی جان و مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہیں (ح-۱۵) بغض
حسد سے اور اپنے بھائی مسلمانوں سے قطع تعلق سے روکا (ح-۱۶) مسلمان بھائی
کافر و فاسق نہ کہے (ح-۱۷) ایک مسلمان جو دوسرے مسلمان کو قتل کرنا چاہتا ہے وہ
میں جائیگا (ح-۱۸) ہمسایوں سے حسن سلوک کی تعلیم (ح-۱۹ و ۲۰) غلاموں کو اپنی طر
رکھو (ح-۲۱) نوکروں سے سخت گیری نہ کی جائے (ح-۲۲) بیوہ اور مسکین کی خبر گیری جہاد کی طرح
(ح-۲۳) یتیم کی خبر گیری سے جنت اور رسول خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے (ح-۲۴)
کی ہلاکت نہ چاہے (ح-۲۵) دشمنوں سے بھی نرمی سے پیش آئے (ح-۲۶) جو انسانو
پر رحم نہیں کرتا خدا اس پر رحم نہیں کرتا (ح-۲۷) جو چھوٹے پر رحم اور بڑے کی عزت نہیں کر
ہم میں سے نہیں (ح-۲۸) بے زبان جانوروں پر رحم کی تعلیم (ح-۲۹) سچ سب نیکیوں
اور جھوٹ سب بدیوں کی جڑ ہے۔ (ح-۳۰) سخت کلامی اور لعنت کرنے سے بچنا چاہئے
(ح-۳۱) مسلمان کے مسلمان پر حقوق (ح-۳۲) ایکدوسرے کو سلام کرنیکے آداب (ح-۳۳-۳۴

fat.com

(ح ۳۳-۳۴) مصافحہ (ح ۳۵) اپنے دوست کے لئے کھڑا ہونا اور بغلگیر ہونا (ح ۳۶) ملاقات کے لئے اذن طلب کرنا ضروری ہے (ح ۳۷) عورت کا سینہ اور سر کو ننگا رکھنا اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے (ح ۳۸) عورتیں اپنی ضروری کاموں کے لئے باہر نکلا کریں (ح ۳۹) عورت کے جسم کا کوئی حصہ سوائے منہ اور ہاتھوں کے باہر نکلتے وقت کھلا نہ ہو۔ (ح ۴۰)

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ..... وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا (بخاری ۶۱:۲۳)

۱۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا..... اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ تم میں سے بہترین وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

۲۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ

۲۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کون سب سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ کہ میں نیکی سے اس کا ساتھ دوں۔ فرمایا تیری ماں۔ کہا پھر کون۔ فرمایا تیری ماں۔ کہا پھر

rfat.com

أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ (بخاری ۸۷۱: ۲)

کون؟ فرمایا تیری ماں۔ کہا پھر کون فرمایا تیرا باپ۔

۳۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُكَ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا (نسائی ۲۵: ۶)

۳۔ معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ جاہمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ اس بارہ میں آپ سے مشورہ طلب کروں۔ آپ نے فرمایا تیری ماں ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا پس اُس کی خدمت کر۔ کیونکہ جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے [1]

۴۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ

[1] اس سے بڑھکر عورت کی عزت کی تعلیم کوئی نہیں ہو سکتی اسلئے کہ ہر عورت ماں بنتی ہے

تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا
ثُمَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ اَوَاَمْلِكُ لَكَ
اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ
حْمَةَ (بخاری ۸۷۸:۱۸)

عرض کیا کہ آپ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں اور ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میرا اس میں کوئی اختیار ہے کہ اللہ نے تیرے دل سے رحم نکال دیا۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
لَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِيًّا
جْرِهٖ يُحَنِّكُهٗ فَبَالَ
هِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهٗ

۵۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بچہ کو گود میں لیکر اس سے پیار کرتے تھے تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اس پر بہایا۔ ۲

(۸۷۸:۲۱)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ
مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْئَلُ

۶۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کی

۲ سے آپ کو اس قدر محبت تھی کہ دوسرے کے بچے نے آپ پر پیشاب کر دیا تو اسے منایا۔

فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَیْئًا غَیْرَ
تَمْرَةٍ فَاَعْطَیْتُهَا اِیَّاهَا فَقَسَمَتْهَا
بَیْنَ ابْنَتَیْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا
ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ
النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
عَلَیْنَا فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ
ابْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ
كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ (بخاری ۱۰۲۴)

۷۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّبْسَطَ لَهٗ
رِزْقُهٗ اَوْ یُنْسَاَ لَهٗ فِیْ اَثَرِهٖ

دو بیٹیاں تھیں۔ اُس نے سوا
پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ نہ
وہ اسے دیدی تو اُس نے اسے
بیٹیوں میں تقسیم کر دیا اور خود اس
کچھ نہ کھایا پھر کھڑی ہو گئی اور باہر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا
آپ کو خبر دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جو کوئی ان بیٹیوں کی وجہ سے مصیب
مبتلا ہو جائے وہ اس کے لئے آگ سے
۷۔ انس سے روایت ہے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے۔ جسے پسند ہو کہ اُس
فراخ کر دیا جائے یا اُس کی عمر

۳۷ لڑکیوں کی خبر گیری کو لڑکوں سے بھی بڑھکر ممتاز حیثیت دی۔

Marfat.c
Marfat.c

ہیل رَحِمَہٗ (بخاری ۱۳:۳۴)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ
لَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّحِمَ
جْنَۃٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ
مَنْ وَّصَلَكِ وَصَلْتُہٗ وَمَنْ
كِ قَطَعْتُہٗ (بخاری ۱۳:۷۸)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
الَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
ہِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ
مَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ
ارُکُمْ لِنِسَآئِھِمْ

ندی ۱۰:۱۱)

نِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ
شَۃَ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

تو رشتہ داروں سے سلوک کرے۔

۸۔ ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رحم رحمٰن کی شاخ ہے اللہ نے (اسے) فرمایا جو تجھ سے جوڑتا ہے میں اُس سے جوڑونگا اور جو تجھ سے کاٹتا ہے میں اس سے کاٹوں گا۔

۹۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں سے ایمان میں کامل ترین وہ ہیں جو خلق میں سب سے اچھے ہوں اور تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں سے بہترین سلوک کرتے ہیں۔

۱۰۔ اسود سے روایت ہے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ نبی صلعم اپنے گھر کے

Marfat.com
Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ
قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِي مِهْنَةِ
أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ (بخاری ۱۰:۴۴۴)

۱۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ
وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي
حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِي
حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ
كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ
كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ

اندر کیا کیا کرتے تھے۔ کہا اپنی
خدمت کرتے تھے یعنے ان کے
کام کاج میں ان کی مدد کرتے

۱۱۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر
اور نہ اسے ظالم کے سپرد کرتا ہے
اپنے بھائی کی حاجت کو پورا کر
اللہ اُس کی حاجت کو پورا کریگا
مسلمان پر سے کسی مصیبت کو دو
اللہ قیامت کے دن کی مص
بڑی مصیبت کو اُس سے دور کر

۱۰ آنحضرت صلعم اپنے کپڑے میں خود پیوند لگا لیتے۔ بکریوں کا دودھ دوہ لیتے۔ برتن صا
غرض کسی قسم کے کام سے آپ کو عار نہ تھی۔ یہ اپنے نمونہ سے اپنی قوم کو تعلیم دی۔

rfat.com
Marfat.c

مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (بخاری ۴۶:۳)

جو مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالے تو قیامت کے دن اس (کے عیب) پر پردہ ڈالیگا ۵

۱۲۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ اِنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَاْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ (بخاری ۴۶:۴)

۱۲۔ انس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو وہ ظلم کر رہا ہو یا اس پہ ظلم ہو رہا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم ہونے کی حالت میں تو ہم اس کی مدد کرینگے ظالم ہونے کی حالت میں کس طرح مدد کریں۔ فرمایا اس کا ہاتھ پکڑ کر (ظلم سے) روک دو۔

۱۳۔ عَنِ النُّعْمَانِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ

۱۳۔ نعمان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مومنوں کو آپس میں رحم اور محبت اور

۵ یعنی مسلمان صرف یہی نہیں کہ مسلمان پر ظلم نہیں کرتا بلکہ اسے ایسے آدمی کے سپرد بھی نہیں کرتا جو اس پر ظلم کرے اور اگر ایک مسلمان پر ظلم ہوتا دیکھتا ہے تو اسے ظالم کے ہاتھ سے نجات حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے

rfat.com

وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى (بخاری ۲۷:)

مہربانی میں ایک جسم کی طرح دیکھیگا جب ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو بیداری اور بخار سے سارے جسم کو چین نہیں پڑتا۔

۱۴۔ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ (بخاری ۸۸:۸)

۱۴۔ ابو موسیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مومن مومن کے لئے اسی طرح (قوت کا موجب) ہوتا ہے جس طرح عمارت کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا۔[۶]

۱۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَتَدْرُونَ

۱۵۔ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ

[۶] یعنی جس طرح ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل ہو کر مضبوطی کا کام دیتی ہیں اور ایک کے خلا کو دوسرا مضبوط کر دیتا ہے اسیطرح مومن ایک دوسرے کے لئے قوت کا موجب ہوتے ہیں۔ دیوار بھی وہی مضبوط ہوتی ہے جس کی اینٹیں ایک دوسرے کے اندر داخل ہو جائیں

أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ
حَرَامٌ أَفَتَدْرُوْنَ أَيُّ بَلَدٍ
هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ
أَفَتَدْرُوْنَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ
حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ
عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ
وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ
يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ
هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا (بخاری ۲: ۱۳۲)

یہ کونسا دن ہے انہوں نے عرض کیا کہ اللہ
اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ تو فرمایا۔ یہ
حرمت والا دن ہے۔ کیا تم جانتے ہو یہ
یہ کونسا شہر ہے۔ انہوں نے عرض کیا
اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا
یہ حرمت والا شہر ہے۔ کیا تم جانتے ہو۔ یہ
کونسا مہینہ ہے انہوں نے عرض کیا اللہ
اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا۔ یہ
حرمت والا مہینہ ہے فرمایا تو یقیناً اللہ نے
تمہر تمہارے خونوں کو اور تمہارے مالوں کو اور تمہاری
عزتوں کو اسیطرح حرمت والا ٹھہرایا ہے جس طرح تمہارا یہ
دن اس مہینہ میں تمہارے اس شہر میں حرمت والا ہے

جان اور مال کی حرمت کا لحاظ تو انسان کا تین کے خوف سے بھی کر لیتا ہے مگر پیغمبر صلعم نے عزت کی حرمت کو بھی جان اور مال کی حرمت کے ساتھ مساوی مرتبہ دیا ہے۔ ایک دوسرے کی عزت کی حرمت کا لحاظ رکھنا مشکل کام ہے اور اکثر لوگ ایک غلط تربیت کی وجہ سے دوسروں کی بدگوئی کر کے انکی عزت پر حملہ کرتے رہتے ہیں

arfat.com

۱۶۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَلَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ (بخاری ص ۸۹۰ ج ۲)

۱۶۔ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں بغض اور حسد نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطعت نہ کرو اور اللہ کے بندے ہو کر بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع تعلق کرے

۱۷۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ (بخاری ص ۸۹۰ ج ۲)

۱۷۔ ابوذر سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے آدمی کی طرف فسق منسوب نہیں کرتا اور نہ کفر اس کی طرف منسوب کرتا ہے۔ مگر وہ لوٹ کر اسی پر پڑتا ہے۔ اگر اس کا ساتھی ایسا نہیں ہے[۸]

---

[۸] ایک دوسرے کو کافر اور فاسق کہنا ایک دوسرے کی عزت پر بدترین حملہ ہے اور یہ بیماری مسلمانوں میں سب سے زیادہ عام ہے۔ علماء کا سب سے بڑا کام یہی رہ گیا ہے کہ کس طرح دوسروں کو کافر اور فاسق بنائیں۔

rfat.com
rfat.com

۱۸۔عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ ..... اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ (بخاری ۲: ۱۰۴۱)

۱۸۔ابو بکرہ سے روایت ہے کہ ..... میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی تل کے ساتھ ایک دوسرے کے مقا آجائیں تو قاتل اور مقتول دونو میں ہونگے۔ میں نے عرض کیا یا اللہ یہ قاتل تو (آگ کا مستحق) ہوا مقتول کا کیوں یہ حال ہوگا۔ فرمایا کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنا چا

۱۹۔عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ

۱۹۔ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے د

۱؎ تلواروں سے ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے والوں کو بھی باوجود فی النار دینے کے مسلم ہی کہا ہے۔

يَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ (بخاری ۷۸: ۳۱)

۲۰۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَازَالَ يُوْصِيْنِيْ
جِبْرِيْلُ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ
اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

(بخاری ۷۸: ۲۸)

۲۱۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ..... قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
..... اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ
اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ

پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے تو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

۲۰۔ حضرت عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جبریل برابر مجھ کو ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک کی تاکید کرتا رہا یہانتک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ اسے وارث بنا دیگا۔

۲۱۔ ابوذر سے روایت ہے کہا..... کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا..... تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے ان کو تمہارے ماتحت رکھا ہے سو جس

پڑوسی اور ہمسایہ مسلمان بھی ہو سکتا ہے۔ اور غیر مسلم بھی۔ دونوں سے حسن سلوک کا حکم ہے۔ ہاں مسلمان کے اور حقوق بھی ہیں۔

fat.com

كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ
مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ
مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ
مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ
فَاَعِيْنُوْهُمْ (بخاری ۲:۲۱)

کا بھائی اُس کے ماتحت ہو تو چاہیے کہ
کھلائے جہاں سے آپ کھاتا ہے۔ ا
اسے پہنائے جہاں سے آپ پہنتا ہے
ان سے ایسا کام نہ لو جو ان سے نہ ہو
اگر تم ان سے ایسا کام لو تو انکی مدد کر

۲۲۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ
سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ قَطُّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ
وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ (بخاری ۸۰:۳۹)

۲۲۔ انس سے روایت ہے کہا کہ میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی تو
آپ نے کبھی اُف تک نہیں کہا اور نہ یہ کہ
کام تم نے کیوں کیا اور نہ یہ کہ تم نے کیوں نہیں کیا

۲۳۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّاعِيْ
عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ
كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ اَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ

۲۳۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ اور محتاج
کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں
جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یا اس کی
طرح جو رات کو عبادت کے لئے جاگتا اور

fat.com

ث ت

ثار (بخاری ۶۹:۱)

ا عن سهل بن سعد عن النبی
ی الله علیه وسلم قال انا
فل الیتیم فی الجنة
کذا و قال باصبعیه
بابة والوسطی (بخاری ۷۸:۲۴)
عن ابی هریرة قدم طفیل
عمرو الدوسی و اصحابه
نبی صلی الله علیه وسلم
ایا رسول الله ان دوسا عصت
فادع الله علیها فقیل هلکت
قال اللهم اهد دوسا و ات بهم
(بخاری ۵۶:۱۰۰)

دن کو روزہ رکھتا ہے۔

۲۴۔ سہل بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہونگے اور آپ نے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا۔

۲۵۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ طفیل ابن عمرو دوسی اور اسکے ساتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دوس نے نافرمانی کی اور انکار کیا تو آپ انپر بددعا کریں کسی نے کہا کہ قبیلہ دوس (اب) تباہ ہو جائیگا تو نبی صلعم نے یوں دعا کی اے اللہ دوس کو ہدایت دے اور انکو میرے پاس لے

طرح دو انگلیاں ایک سر سے ملی ہوئی ہیں اسیطرح یتیم کی پرورش کرنیوالا میرے ساتھ جنت میں ملگہ رہیگا۔
نوں کو تلوار سے ہلاک کرتا تو ایک طرف رہا آپ ان کے لئے بددعا تک نہ کرتے تھے۔

۲۶۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدَ اَتَوُا
نَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
سَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ
لَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ
لّٰهُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ
لَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ (بخاری ۸۷۸ ۳۶)

۲۶۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ کہا تو حضرت عائشہ نے کہا تم پر اور تم پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو آپ نے فرمایا چھوڑو اے عائشہ نرمی اختیار کرو۔ اور اپنے آپ کو درشت کلامی سے بچاؤ۔ ۱۳

۲۷۔ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ
مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ (مشکوٰۃ ۲۴: ۱۵ بروایت بخاری مسلم)

۲۷۔ جریر سے روایت ہے کہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم نہیں کریگا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

۲۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا

۲۸۔ ابن عباس سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر

۱۳ یہود نے السلام علیکم کے بجائے السام علیکم کہا جس کے معنے ہیں تم پر موت آئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ علیکم کہدینا کافی تھا لعنت اور غضب کے الفاظ کو ناپسند فرمایا۔

وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا (مشکوٰۃ ۴۲۴: ۱۵ بروایت ترمذی)

۲۹۔ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهٗ بِبَطْنِهٖ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَكُلُوْهَا صَالِحَةً

(ابوداؤد ۳۵۰: ۲)

رحم نہ کرے اور جو ہمارے بڑوں کی عزت نہ ک

۲۹۔ سہل سے روایت ہے کہا کہ نبی ص
علیہ وسلم ایک اونٹ پر گذرے کہ اسکی
پیٹ سے لگ گئی تھی۔ فرمایا کہ ان بے
چارپایوں کے معاملہ میں اللہ کا تقو
کرو پس ان پر سواری کرو ایسے حال
وہ سواری کے لئے موزون ہوں اور
ایسے حال میں کہ وہ کھانے کے موزون ہوں

۳۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ

۳۰۔ عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔ ک

---

۱۴ جانور سواری کا کام بھی وہی دے سکتا ہے جو اچھا موٹا تازہ ہو اور کھانے کے بھی وہی موزون ہے جو اچھا موٹا تازہ ہو تو فرمایا کہ بیشک اسسے سواری کا کام بھی لو اور ذبح کرکے کھاؤ بھی مگر یہ دونوں غرضیں اُسی وقت پوری ہو سکتی ہیں جب وہ چ قربہو۔ تقوے اللہ میں صرف خدا اور انسانوں کے حقوق کی نگہداشت نہیں آتی بے زبان جانوروں کی خبرگیری بھی اس کے اندر شامل ہے۔

اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ
نَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ
نْ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ
الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ
وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى
عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔

(ی ۸۷: ۶۷)

نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت میں پہنچاتی ہے اور انسان برابر سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ بدی کی طرف لیجاتا ہے اور بدی آگ میں پہنچاتی ہے اور انسان برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک وہ کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ ۱۵

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ
ِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَّلَا
وَلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُوْلُ
ا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهٗ
تِبَتْ يَمِيْنُهٗ (بخاری ۸۷: ۳۸)

۳۱۔ انس سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ گالی دیا کرتے تھے اور نہ بدزبان تھے اور نہ لعنت کرنے والے ہم میں سے کسی پر عتاب کرتے تو فرماتے اسے کیا ہوا اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔ ۱۶

حدیث میں سچ کو نیکی کی جڑ اور جھوٹ کو ہر بدی کی جڑ قرار دیا ہے۔
کا خاک آلود ہونا خدا کے آگے انتہا درجہ کی عاجزی ہے۔ بظاہر ایک ہلکا سا جرنظر
الحقیقت یہ ایک اچھی دعا ہے۔

۳۲۔ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ یُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ وَیُجِیْبُہٗ اِذَا دَعَاہُ وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ وَیَعُوْدُہٗ اِذَا مَرِضَ وَیَتْبَعُ جَنَازَتَہٗ اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَہٗ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔

(مشکوٰۃ ۴۲۴ بروایت ترمذی)

۳۲۔ حضرت علی سے روایت ہے کہا کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان پر پسندیدہ طور پر چھ حق ہیں۔ جب اسے ملے تو اس پر سلام کرے جب وہ اسکی دعوت کرے تو اسے قبول کرے۔ جب وہ چھینکے تو اس کے لئے دعا یرحمک اللہ کرے اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے اور جب وہ مرجائے تو اسکے جنازہ کے ساتھ جائے اور اس کیلئے وہ بات پسند کرے جو اپنے نفس کیلئے پسند کرتا ہے۔

۳۳۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ (بخاری ۹۰۷ ج ۴)

۳۳۔ ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے بہتوں کو سلام کریں۔

۳۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ

۳۴۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے

rfat.com
rfat.com

لَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
ِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ
ُ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ
مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ (بخاری ۲: ۵)

۳۵۔ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ
تِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ (بخاری ۹۷: ۲۷)

۳۶۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ
حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ ..... فَقَامَ
ِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
مَ ..... فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ.

رة ۲۴: ۳ بروایت ترمذی)

۳۷۔ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا اسلام اچھا ہے۔ فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلائے اور ہر شخص کو سلام کہے خواہ اسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔

۳۵۔ قتادہ سے روایت ہے کہا میں نے انس سے کہا کیا مصافحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں (رائج) تھا کہا ہاں۔

۳۶۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کہا کہ زید بن حارثہ مدینہ میں آئے ..... تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے کھڑے ہوئے ..... اور ان سے معانقہ کیا اور انہیں بوسہ دیا۔ ۱۲

۳۷۔ عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ

اس سے معلوم ہوا کہ محبت کی وجہ سے دوسرے کے لئے کھڑا ہونا اور معانقہ کرنا جائز ہے۔

Marfat.

مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَكَاَنَّهٗ كَانَ
مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ اَبُوْ مُوْسٰى (بخاری ۹۳:۲)

اشعری نے عمر بن خطاب کے پاس جانے کی اجا
مانگی تو انہیں اجازت نہیں ملی۔ اور شا
وہ مشغول تھے تو ابو موسیٰ واپس لوٹ گ

۳۸۔ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ
اِنَّ نِسَآءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ
صُدُوْرَهُنَّ وَرُءُوْسَهُنَّ قَالَ اصْرِفْ
بَصَرَكَ عَنْهُنَّ (بخاری ۹۷:۲)

۳۸۔ سعید بن ابی الحسن نے حسن
کہا کہ عجمی عورتیں اپنے سینوں اور سر
کو کھلا رکھتی ہیں۔ کہا اُن سے اپنی نگا
پھیر لیا کرو۔ [۱۹]

۳۹۔ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ
سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَاٰهَا
عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ اِنَّكِ وَاللّٰهِ

۳۹۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
ایک رات سودہ بنت زمعہ باہر
نکلیں تو حضرت عمر نے انہیں دیکھا اور انہیں

[۱۸] یہ بات آداب اسلامی میں داخل ہے کہ کسی کو ملنا ہو تو پہلے اس سے اجازت لے لی جائے
اگر کوئی شخص مصروفیت، کی وجہ سے نہیں مل سکا تو یہ برا ماننے کی بات نہیں۔

[۱۹] اس سے بھی معلوم ہوا کہ زینت کے چھپانے کا حکم صرف اسی قدر تھا کہ سینہ اور سر ننگا
رکھا جائے جیسا کہ قرآن شریف کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ ولیضربن بخمرھن علی
جیوبھن۔ چاہیئے کہ اپنے سر کی اوڑھنیوں کو سینوں پر ڈال لیا کریں۔ غرض صرف یہ تھی کہ عورت
محاسن کی نمائش نہ کرے۔ منہ کے کھلا رکھنے کا بیان نہ کریں کیونکہ مسلمان عورتیں بھی منہ کھلا رکھتی تھیں۔

rfat.com
rfat.com

اَسْوَدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ
لَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهُ وَهُوَ
ن حُجْرَتِي يَتَعَشّٰى .....
هُوَ يَقُوْلُ قَدْ أَذِنَ اللّٰهُ
كُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ

خاری ۲:۶۰۷)

م عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ
بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
لَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ
قٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

پہچان لیا اور کہا خدا کی قسم اے سودہ آپ ہم سے
پوشیدہ نہیں رہ سکتیں تو وہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس لوٹیں اور یہ ذکر آپ سے کیا
اور آپ میرے حجرے میں شام کا کھانا کھا
رہے تھے ..... اور آپ نے فرمایا بیشک
اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے کہ اپنی
ضرورتوں کے لئے گھر سے باہر نکلا کرو۔ ۲۰

۴۰ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اسماء
بنت ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئیں اور وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے
تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ط اس حدیث سے یہ امر بالکل واضح ہو گیا کہ عورت کا اپنی ضروریات کیلئے گھر سے باہر نکلنا اسلام
ے حکم کے مطابق ہے۔ آنحضرت صلعم کے زمانے میں اور آپ کے بعد صحابہ کے زمانہ میں عورتیں مسجدوں میں نماز
لئے جاتیں۔ اپنے کاروبار کیلئے باہر جاتیں۔ میدان جنگ تک میں جاتی تھیں۔

Marfat

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ يَصْلُحْ لَهَا أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ (ابوداؤد ۲:۳۱)

منہ پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء عورت جب عـ
کو پہنچے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اس
جسم کا کوئی حصہ نظر آئے سوائے اس
اور اس کے اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھو
کی طرف اشارہ فرمایا۔[۱]

ARABIC
PANJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
SECTION

[۱] جو عورت منہ اور ہاتھ کھلے رکھکر باہر نکلتی ہے اس کا عمل اسلام کے خلاف نہیں بلکہ اس کے مطابق ہے۔ آپ نے خود منہ اور ہاتھوں کو مستثنےٰ کیا۔ اس لئے کہ اگر ان کو کھلا نہ رکھا تو عورت کوئی کام نہیں کر سکتی۔ یہی الا ما ظھر منھا کی تفسیر ہے۔ یعنی زینت کے تمام مقامات کو ڈھانکنا چاہیئے سوائے ان مقامات کے جنکو عادتاً یا مجبوراً کھلا رکھنا پڑتا ہے اور یہ منہ اور ہاتھ ہیں۔ جیسا کہ اس حدیث نے صراحت کر دی۔ نبی کریم صلعم کے زمانہ میں عورتیں کھلے منہ نمازوں کے لئے آتیں اور نمازوں میں شامل ہوتی تھیں اور کھلے منہ اپنے کاروبار کے لئے نکلتی تھیں۔

Marfat.com
Marfat.com

باب ۳۱

امارت

قال اللہ تعالیٰ

۱۔ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ ص (۴۲:۳۸)

۲۔ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ
شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ج (۳:۱۵۹)

۳۔ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ
إِلَىٰ أَهْلِهَا ۙ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ (۴:۵۸)

۴۔ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا
وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ
يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ
اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۱۔ اور اُن کا حکم آپس میں مشورہ سے ہوتا ہے۔

۲۔ پس ان کو معاف کردو اور ان کیلئے استغفار کرو اور کام میں اُنکا مشورہ لیتے رہو۔

۳۔ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے اہل کو ادا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کیا کرو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔

۴۔ اُنہوں نے کہا اسے ہم پر بادشاہی کس طرح مل سکتی ہے۔ اور ہم اُس کی نسبت بادشاہی کے زیادہ حق دار ہیں اور اُسے مال کی فراخی نہیں دی گئی (نبی نے کہا) بلاشبہ اللہ نے اُسے تم پر

بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ (۲:۲۴۷)

برگزیدہ کیا ہے اور علم اور جسم میں اُ
بہت بڑھایا ہے۔

۵۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (۴:۵۹)

۵۔ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول
اور اپنے میں سے صاحبان امر کی اط
کرو۔ پھر اگر کسی چیز میں باہم جھگڑ پڑو تو
اللہ اور رسول کی طرف لے جاؤ۔

امارۃ۔ امر سے ہے جس کے معنے ہیں حکم دینا۔ امارۃ اس منصب کا نام ہے جو حکم کرنے والے کو حاصل ہے۔ اور امیر حکم دینے والا ہے۔ امام (وہ جس کی پیروی کی جاتی ہے) اور خلیفہ (جانشین) کے الفاظ بھی امیر کے معنے میں استعمال ہوتے ہیں۔

قرآن کریم نے اسلامی حکومت یا امارت کا اصول مشورہ قرار دیا ہے یعنی امارت کی مشورہ پر ہو (۱) بلکہ جن لوگوں نے نبی کریم صلعم کے کسی حکم کی مخالفت بھی کی تھی ان کے متعلق بھی یہ حکم دیا کہ ان کے قصور سے درگذر کرکے انہیں حکومت کے مشوروں میں شامل کیا جائے (۲) حکومت ایک امانت ہے اس لئے حکم دیا کہ یہ امانت تم ان لوگوں کے سپرد کرو جو اس کے اہل ہیں۔ اور حکومت کرنے والوں کو ہدایت دی کہ وہ لوگوں کے درمیان انصاف کا معاملہ کریں (۳) بادشاہت کی اہلیت مال سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ جسمانی قوت اور علم دونوں کے لئے بکار ہیں (۴) اصل اطاعت اللہ اور رسول کی ہے اور اس کے بعد اولی الامر کی اطاعت اگر اولی الامر سے کسی امر میں تنازع ہو تو عمل قرآن اور حدیث کے مطابق ہو۔ اس میں دینی اور دنیوی ہر قسم کے امور آجاتے ہیں (۵)

حکومت کے اصول کی مزید وضاحت احادیث میں ہے۔ ہر شخص ایک حکومت کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے اور جن پر وہ حاکم ہے ان کے متعلق اس سے بازپرس ہوگی اور انکی بھلائی کی ذمہ داری اس پر ہے (ح-۱) اگر ایک حبشی کو بھی حاکم مقرر کر دیا جائے تو اس کی اطاعت لازم ہے (ح-۲) کسی حکم کی اطاعت اسی وقت تک ضروری ہے۔ جبتک اس میں خدا اور رسول کی نافرمانی نہ ہو۔ اگر معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر فرمانبرداری نہ کی جائے (ح-۳) امیر کی اطاعت خدا اور رسول کی اطاعت ہے (ح-۴) اطاعت صرف اچھی باتوں میں ہے (ح-۵) اگر امیر کی طرف سے کوئی حکم خلاف طبیعت دیا جائے تو اسے مان لینا چاہیئے (ح-۶) ظالم بادشاہ کے منہ پر کلمہ حق کا کہنا اعلیٰ درجہ کا جہاد ہے (ح-۷) تنگی میں یا آسانی یا کوئی حق تلفی نظر آتی ہو تب بھی حکم ماننا چاہیئے۔ امیر کے ساتھ جھگڑا اس صورت میں ہو سکتا ہے جب کھلا کفر ہو (ح-۸) آنحضرت صلعم کے بعد پہلے خلیفہ کا تقرر کس طرح ہوا اور یہ کہ امیر صرف ایک ہو سکتا ہے (ح-۹) حضرت ابوبکر آنحضرت صلعم کے بعد سب سے بڑھکر حکومت کے اہل تھے (ح-۱۰) امیر کو اسکی خدمات کا حق ملنا چاہیئے (ح-۱۱) جو شخص اپنی رعیت کی خیر خواہی نہیں کرتا۔ وہ جنت میں نہیں جائیگا (ح-۱۲) حکام کو ہدایت کہ لوگوں سے نرمی سے پیش آئیں (ح-۱۳) سادہ زندگی بسر کریں اور حاجتمندوں کے لئے ان کا دروازہ کھلا رہے (ح-۱۴) اپنی خواہشات کی پیروی نہ کریں (ح-۱۵) لوگوں کی ذمہ داریوں پر جنکو ان کی طاقت کے مطابق لگائیں۔ سب سے نیک سلوک کریں اور غیر مذاہب کے لوگوں کی حفاظت کریں اور ان سے عہد کو پورا کریں (ح-۱۶)

۱عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ	۱۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک شخص سے

at.com

رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ
عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ
فِيْ أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ
رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ
فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ
عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ
فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُوْلٌ
عَنْ رَعِيَّتِهِ (بخاری ۱۱:۱)

اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائیگا۔ بادشاہ ح
ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں
پوچھا جائیگا اور مرد اپنے اہل کا حاکم ہے ا
اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھ
جائیگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں
حاکم ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق
پوچھا جائیگا اور نوکر اپنے مالک کے مال ب
حاکم ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائیگا

رعی کے معنے ہیں مویشی چرانا یا انکی نگہبانی کرنا اور راع کے معنے نگہبان۔ محافظ حاکم ہیں۔ رعیت وہ جن کی وہ نگہبانی کرتا ہے۔ یا جن پر وہ حکومت کرتا ہے۔ بادشاہ کو راع کہکر یہ بتایا ہے کہ بادشاہت کی اصلی غرض لوگوں کی نگہبانی اور انکی حفاظت کرنا ہے۔ اور یہاں بادشاہ اور نوکر کو ایک صف میں کھڑا کیا ہے جس طرح بادشاہ حاکم ہے نوکر بھی حاکم ہے ان دونوں کی نگہبانی کا دائرہ الگ الگ ہے اسیطرح ایک گھر کو بھی ایک مملکت قرار دیا ہے جس میں مرد اپنی جگہ پر حاکم ہے اور عورت اپنی جگہ پر حاکم ہے۔ مرد کا زیادہ تر کام گھر کے باہر کی نگہبانی سے ہے اور عورت کا گھر کے اندرونی انتظام اور بچوں کی تربیت سے۔ ہر مرد اور ہر عورت کو ایک حاکم قرار دیکر انکی ذمہ داریاں انہیں سمجھائی ہیں۔ اور ساتھ ہی حکومت کی اصل غرض بتائی ہے کہ بادشاہ اسلئے نہیں بنایا جاتا کہ وہ روپیہ جمع کرے یا عیش و عشرت میں زندگی بسر کرے بلکہ اسلئے کہ وہ ان لوگوں کی حفاظت اور نگہبانی کا انتظام کرے جن پر وہ حاکم ہے۔

rfat.com
rfat.com

۲۔عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِیٌّ کَاَنَّ رَاْسَہٗ زَبِیْبَۃٌ (بخاری ۱۰: ۵۴)

۲۔انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ سنو اور اطاعت کرو اگرچہ ایک حبشی حاکم بنایا گیا ہے جس کا سر گویا کہ کشمش کا دانہ ہے۔ ۲؎

۳۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ حَقٌّ مَالَمْ یُؤْمَرْ بِالْمَعْصِیَۃِ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَۃَ (بخاری ۵۶: ۱۰۸)

۳۔ابن عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سننا اور فرمانبرداری کرنا ضروری ہے جب تک (اللہ کی) نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے۔ پس جب اللہ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ فرمانبرداری کرنا ہے۔ ۳؎

۴۔عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ

۴۔ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

۲؎ یعنی کشمش کے دانے کی طرح کالا حبشی ہے اور اسے حاکم بنا دیا جائے۔ تو صحیح یہ ہے کہ لوگ اس کی اطاعت کریں۔ کالے اور گورے کی تمیز کو اسلام کے سوا کوئی مذہب دور نہیں کر سکا۔

۳؎ یہ حکومت کا نہایت مضبوط اصول ہے یعنی حاکم کی فرمانبرداری صرف اس وقت تک ہے کہ خدا اور رسول کی نافرمانی کا حکم نہ ہو۔ جس حکم میں خدا اور رسول کی نافرمانی ہو اس کے ماننے سے انکار کر دیا جائے۔

Marfat.c
Marfat.c

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ..... مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ وَیُتَّقٰی بِہٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَہٗ بِذٰلِکَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِہٖ فَاِنَّ عَلَیْہِ مِنْہُ

(بخاری ۵۶ : ۱۰۹۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... جو میری اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور جو میری نافرمانی کرتا ہے وہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔ اور جو امیر کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے وہ میری نافرمانی کرتا ہے۔ امام ڈھال ہے اُس کی حفاظت کیلئے لڑائی کی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ سے بچاؤ کیا جاتا ہے۔ پس اگر وہ تقوٰے اللہ کا حکم دیتا اور انصاف کرتا ہے تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اگر وہ بے انصافی کرتا ہے تو اُس کا وبال اس پر ہوگا۔ ۴؎

۴؎ یہاں امیر کی اطاعت کو خدا اور رسول کی اطاعت قرار دیا۔ حتی کہ اگر اس کا حکم بے انصافی کا ہو تو بھی اس کی اطاعت ضروری ہے۔ ہاں اسکی بے انصافی عند اللہ قابل مواخذہ ہے۔ مگر نظام کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔

fat.com

عَنْ عَلِيٍّ ..... قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
لَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... اَلطَّاعَةُ
اَلْمَعْرُوْفِ (بخاری ۶۴:۶۱)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
ُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ
ْ مِنْ أَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهٗ
ْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا
تَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً (بخاری ۲:۹۳)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
ِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ

۵۔ حضرت علی سے روایت ہے .....
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا .....
فرمانبرداری نیک کاموں میں ہے۔ ۵

۶۔ ابن عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جسے
اپنے امیر کی بات ناپسند ہو تو صبر کرے
کیونکہ جس نے بالشت بھر بھی بادشاہ سے
خروج کیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ ۶

۷۔ ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین جہاد
اس کا ہے جو ظالم بادشاہ کے سامنے حق

یعنی اگر امیر کسی بُرے کام کا حکم دے تو پھر اس کی فرمانبرداری نہ کی جائے۔
حالانکہ بادشاہ کے احکام دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر اس سے خروج کو جاہلیت کی موت قرار
دینا کیونکہ بغیر ایک نظام کے دنیا میں کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔

عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ (مشکوٰۃ، ابواب تدبیر)

۸۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَ مَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةً عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ (بخاری ۲:۹۳)

بات کہدے ۔

۸۔ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ کی بیعت کی (عبادہ نے) کہا ان شرائط میں جو آپ نے ہم سے لیں یہ تھا کہ اپنی خوشی کی حالت میں اور اپنی ناخوشی کی حالت میں اور اپنی تنگی کی حالت میں اور اپنی آسانی کی حالت میں اور اپنی حق تلفی کی صورت میں سنینگے اور فرمانبرداری کرینگے اور یہ بھی کہ حکومت کے حقداروں سے حکومت کے بارہ میں جھگڑا نہیں کرینگے سوائے اسکے کہ تم کھلا کفر دیکھو جس میں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل

ر کبیرہ گناہ وہ اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر ایسا کرتا ہے۔

۱ امیر و حاکم کے ساتھ معمولی باتوں میں جھگڑا جائز نہیں۔ البتہ اگر کوئی امر ایسا ہو جس میں کھلا کھلا کفر (یا خلاف شرع) دیکھا جائے جو قرآن و حدیث کی پاکیزہ احکام کے خلاف پائی جاتی ہے تو پھر اس سے جھگڑنا جائز ہے ان حالات میں امیر کو معزول بھی کیا جا سکتا ہے۔

rfat.com
rfat.com

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ
..... وَاجْتَمَعَتِ الْاَنْصَارُ
ى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِيْ سَقِيْفَةِ
نِيْ سَاعِدَةَ فَقَالُوْا مِنَّا اَمِيْرٌ
نْكُمْ اَمِيْرٌ فَذَهَبَ اِلَيْهِمْ
وْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ
ذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَاَسْكَتَهٗ
وْ بَكْرٍ ..... ثُمَّ تَكَلَّمَ
وْ بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ اَبْلَغَ النَّاسِ
ا قَالَ فِيْ كَلَامِهٖ نَحْنُ الْاُمَرَاءُ
شُعْرُ الْوُزَرَاءُ فَقَالَ
بَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللّٰهِ
نَفْعَلُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ

۹۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ..... اور انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں سعد بن عبادہ کے گرد جمع ہو گئے تو کہنے لگے ایک امیر ہم (انصار) میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت ابو عبیدہ ان کے پاس گئے حضرت عمر نے کچھ بولنا چاہا تو حضرت ابوبکر نے انہیں خاموش رہنے کیلئے فرمایا ..... پھر حضرت ابوبکر نے تقریر شروع کی وہ لوگوں میں نہایت فصیح و بلیغ تھے اور اپنی تقریر میں فرمایا۔ امیر ہم ہونگے اور وزیر تم ہو گے حباب بن منذر نے کہا خدا کی قسم ایسا ہم

أَمِيرٌ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ لَا وَلٰكِنَّا الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا فَبَايِعُوا عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهٖ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ

(بخاری ۶۲:۶)

نہیں کہہ سکتے۔ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا۔ پھر حضرت ابوبکر نے کہا نہیں ہم امیر ہوں گے اور تم وزیر ہو گے وہ (یعنی قریش) اپنے مکان کے لحاظ سے سارے عرب میں اعلیٰ درجہ کے لوگ ہیں اور خاندان کے لحاظ سے سب میں شریف ہیں تو حضرت عمر یا ابوعبیدہ کی بیعت کرو تو حضرت عمر نے کہا بلکہ ہم آپ سے ہی بیعت کرتے ہیں آپ ہمارے سردار ہیں اور آپ ہم میں سے افضل ہیں اور ہم سب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب ہیں پس حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور آپ کی بیعت کی اور لوگوں نے بھی آپ کی بیعت کی۔

۱؎ سقیفہ بنی ساعدہ انصار کا کونسل ہال تھا اور وہاں لوگ رسول اللہ صلعم (بقیہ بر صفحہ ۴۸۱)

rfat.com
rfat.com

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ خُطْبَةَ
سَرَ الْاٰخِرَةَ حِيْنَ جَلَسَ عَلَى
نْبَرِ وَذٰلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمٍ
نَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
.... قَالَ ..... فَاِنَّ يَكُ
حَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
ْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ
رِكُمْ نُوْرًا تَهْتَدُوْنَ بِهٖ هَدٰى
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ا اَبَا بَكْرٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۱۰- انس سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت عمر کا دوسرا خطبہ سُنا جس وقت وہ منبر پہ بیٹھے اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے اگلا دن تھا..... اُنہوں نے کہا..... اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان نور رکھا ہے جس سے تم راہ پاؤ۔ اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس سے) ہدایت دی، اور حضرت ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق ہیں۔ اور دو میں سے دوسرے۔

(حاشیہ صفحہ ۴۸۰) کی وفات کے بعد یہ غور کرنے کے لئے جمع ہو گئے کہ آپ کے بعد امیر کس کو منتخب کیا جائے۔ یہاں بتایا ہے کہ قوم میں امیر ایک ہی ہو سکتا ہے۔ انصار کا یہ خیال تھا کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک مہاجرین میں سے۔ ایک امیر ہوگا تو باقی سب کی حیثیت اس کے ماتحت کی ہو گی۔ جب تک سب لوگ اس بات کی صداقت کے قائل نہیں ہو گئے۔ جو حضرت ابوبکر نے کہی اور اس بات پر سب کا اتفاق نہیں ہو گیا کہ حضرت ابوبکر ہی امیر بننے کے لئے کیونکہ وہ سب میں افضل ہیں۔ اس وقت تک حضرت ابوبکر نے بیعت نہیں لی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَانِیَ اثْنَیْنِ فَاِنَّہٗ
اَھْلُ الْمُسْلِمِیْنَ بِاُمُوْرِکُمْ فَقُوْمُوْا
فَبَایِعُوْہُ وَکَانَتْ طَآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ
قَدْ بَایَعُوْہُ قَبْلَ ذٰلِکَ فِیْ سَقِیْفَۃِ
بَنِیْ سَاعِدَۃَ وَکَانَتْ بَیْعَۃُ
الْعَامَّۃِ عَلَی الْمِنْبَرِ (بخاری ۹۴:۱ ۵)

اور وہ تمہارے معاملات (کو سلجھانے
لئے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ا
ہیں پس اُٹھو اور ان کی بیعت کرلو اور
میں سے ایک گروہ نے اس سے پہلے ا
کی بیعت سقیفہ بنی ساعدہ میں کی تھی
عام لوگوں کی بیعت منبر پر تھی [1]

۱۱۔ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ
اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ قَالَ لَقَدْ
عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ
تَعْجِزُ عَنْ مَّؤُوْنَۃِ اَھْلِیْ وَ
شُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَیَاْکُلُ

۱۱۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔
جس وقت حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ بنا
گئے تو فرمانے لگے کہ میری قوم جانتی ہے
میرا پیشہ میرے گھر والوں کے ماکتل
عاجز نہیں اور اب میں مسلمانوں کے کا

[1] سقیفہ بنی ساعدہ کا واقعہ پیر کے دن کا ہے جس دن رسول اللہ صلعم فوت ہو گئے
یہ واقعہ جس کا یہاں ذکر ہے اگلے دن کا ہے۔ سقیفہ میں سارے لوگ جمع نہ ہو سکتے
اس لئے عام لوگوں نے اگلے دن بیعت کی۔

اٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ مِنْ هٰذَا
الْمَالِ وَیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ
فِیْهِ.

(بخاری ۳۴: ۱۵)

۱۲۔ عَنْ مَعْقِلٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ
رَعِیَّةً فَلَمْ یَحُطْهَا بِنَصِیْحَةٍ
اِلَّا لَمْ یَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

(بخاری ۹۴: ۸)

۱۳۔ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ

میں مشغول رہونگا تو ابوبکر کے گھر والے اس مال میں سے کھائیں گے۔ اور وہ (ابوبکر) اس میں سے مسلمانوں کے فائدہ کے کام سرانجام دیگا۔ ۱۱

۱۲۔ معقل سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کوئی شخص نہیں جسے اللہ کسی رعیت کا حاکم بنائے اور وہ خیرخواہی کے ساتھ اس کی نگہبانی نہ کرے مگر وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا

۱۳۔ ابوبردہ سے روایت ہے۔ کہا کہ

۱۱ امیر یا خلیفہ خزانہ کا مالک نہیں کہ جس طرح چاہے خرچ کرے۔ اسے امین قرار دیا گیا اور اس کی ایک تنخواہ مقرر کر دی گئی۔ اپنی ذات کے لئے وہ بیت المال سے ہی مقررہ رقم لے سکتا تھا۔ یہ حکومت کا ایک اور اصول ہے جو اسلام نے قائم کیا۔

fat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلٰی الْیَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا عَلٰی مِخْلَافٍ قَالَ وَالْیَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ بَشِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا (بخاری ۶۴: ۶۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا۔ کہا ہر ایک کو ان میں سے ایک ایک حصہ پر کہا اور یمن دو حصے تھے (پھر انہیں) فرمایا آ کرنا سختی نہ کرنا اور (لوگوں کو) خوش رکھنا نفرت نہ دلانا۔ ۱۲

۱۴۔ عَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَہٗ شَرَطَ عَلَیْھِمْ اَنْ لَّا تَرْکَبُوْا بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْکُلُوْا نَقِیًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِیْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَکُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ

۱۴۔ حضرت عمر سے روایت ہے کہ جب وہ اپنے عاملوں کو بھیجتے تو ان پر یہ شرط لگا کہ وہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہوں اور میدہ نہ کھائیں اور باریک کپڑا نہ پہنیں اور لوگ کی حاجتوں کے وقت اپنے دروازے بند نہ کریں پس اگر تم ان باتوں میں سے کوئی

۱۲ حاکموں کی زیادتی اور سختی سے لوگ حکومت سے متنفر ہو جاتے ہیں تو بتایا کہ لوگوں کے ساتھ اسقدر نرمی کا برتاؤ ہو کہ وہ حکومت سے خوش رہیں اور اس سے متنفر نہ ہو جائیں۔

t.com

قَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوبَةُ (مشکوٰۃ ۱۷:۱ بروایت بیہقی)

۱۷- قَالَ الْحَسَنُ اَخَذَ اللّٰهُ عَلَى الْحُكَّامِ اَنْ لَّا يَتَّبِعُوا الْهَوٰى وَلَا يَخْشَوُا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوْا بِاٰيَاتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا (بخاری ۹۴۴:۱۶)

۱۸- عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ قَبْلَ اَنْ يُّصَابَ بِاَيَّامٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَفَ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ

بات کرو گے تو تم سزا کے مستحق ہو گے ۱۲

۱۵۔ حسن نے کہا اللہ نے حکام سے عہد لیا ہے کہ وہ خواہش کی پیروی نہ کریں اور نہ لوگوں سے ڈریں۔ اور میری آیات کے بدلے تھوڑی قیمت نہ لیں ۱۲

۱۶۔ عمرو بن میمون سے روایت ہے کہا کہ میں نے حضرت عمر کو ان کے زخمی ہونے سے چند دن پہلے مدینے میں دیکھا۔ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے ہو گئے۔ فرمایا تم دونوں

یہ احکام مسلمان گورنروں کو دیئے گئے۔ پہلی شرط یہ تھی کہ عربی گھوڑوں پہ سوار ں یعنی وہ سواری میں ماہر ہوں اور مشقت برداشت کر سکتے ہوں۔ دوسری شرط یہ تھی کہ س وہ پہنیں اور کھانا وہ کھائیں جو تمام لوگوں کو میسر آتا ہے۔ تیسری شرط یہ تھی کہ حاجتمند لئے اپنے دروازے بند نہ کریں۔

حکام کے لئے ضروری ہے کہ وہ انصاف پہ مضبوطی سے قائم رہیں۔ اور ذاتی خواہش کو انصاف سے ادھر اُدھر نہ کر سکے۔ اور حکومت کو اپنی ذاتی اغراض کا کار نہ بنائیں۔

rfat.com
rfat.com

فَعَلْتُمَا أَنْ تَخَافَا أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ۔

فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللّٰهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا .....

قَالَ أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ۔

وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا .....

أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا

نے (عراق میں) کیا معاملہ کیا؟ کیا تمہیں
ہے کہ تم نے زمین پر ایسا ٹیکس لگایا ہے جو
برداشت نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا ہم
اسیقدر بوجھ ڈالا ہے جسے وہ برداشت کر سک

حضرت عمر نے فرمایا اگر خدا نے مجھے
رکھا تو میں عراق والونکی بیواؤں کا ایسا
کر چھوڑونگا کہ وہ میرے بعد کسی مرد کی محتاج

اور فرمایا میرے بعد جو خلیفہ ہو میں
مہاجرین اولین کی بابت وصیت کرتا
وہ انکا حق پہچانے اور انکی عزت کی حفاظت

اور میں اسے انصار کے ساتھ بھلائی
وصیت کرتا ہوں ..... کہ ان میں سے نیک
کرنیوالوں کی قدر کرے اور انکے قصور سے درگذر

اور اسے شہر میں رہنے والونکی بابت نیکی کرنے

تَهُمْ رِدْءُ الْاِسْلَامِ وَجِبَاةُ
سَائِلِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَاَنْ لَّا
خَذَ مِنْهُمْ اِلَّا فَضْلَهُمْ عَنْ
تَاهُمْ۔

وَاُوْصِيْهِ بِالْاَعْرَابِ
يْرًا فَاِنَّهُمْ اَصْلُ الْعَرَبِ
مَادَّةُ الْاِسْلَامِ اَنْ
خَذَ مِنْ حَوَاشِيْ اَمْوَالِهِمْ
تُرَدَّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ۔

وَاُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَ
سَةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
لَّمَ اَنْ يُّوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ
اَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ
لَا يُكَلَّفُوْا اِلَّا طَاقَتَهُمْ۔

وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اسلام کی قوت کے بازو ہیں اور مال (خراج) کے جمع کرنے والے ہیں اور دشمن کے غیظ کا موجب ہیں اور یہ کہ انسے اُن کا بچا ہوا مال انکی رضامندی سے لیا جائے۔

اور اسے دیہاتیوں کے ساتھ نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کہ یہی عرب کی جڑ اور اسلام کے مددگار ہیں یہ کہ ان کے مالوں میں سے ایسا مال لیا جائے جو اعلیٰ نہو اور یہ انکے محتاجوں کو لوٹا دیا جائے۔

اور اسے وصیت کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کے عہد کی۔ کہ ان (معاہد قوم) سے ان کا عہد پورا کرے اور ان کی حفاظت کے لئے جنگ کرے اور انہیں ان کی طاقت

rfat.com
Marfat.c

(بخاری ۶۲:۸)	کے مطابق حکم دے ۔ ۱۵

۱۵ اس حدیث میں حضرت عمر نے حکومت کے کچھ اصول بیان فرمائے ہیں۔ پہلی بات ز
ٹیکس کے متعلق ہے۔ کہ یہ ٹیکس اس قدر نہو کہ جسے زمین برداشت نہیں کر سکتی۔ حض
اور عثمان کو بھی اسی کام کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ دوسری بات بیوہ عورتوں کے گذا
متعلق ہے حضرت عمر ان لوگوں کا انتظام کر چکے تھے جو عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے
کرنے کے قابل نہ ہوں یا اور کسی وجہ سے کام کرنے کے قابل نہ ہوں اور اب اس فکر میں
بیوہ عورتوں کیلئے گذارہ کا انتظام حکومت کی طرف سے ہو جائے۔ اس کے بعد چند باتیں ہیں جو بطور وصیت
جانشین کو کہیں۔ اول مہاجرین سے نیک سلوک جنہوں نے سخت ترین مصائب میں نبی کریم صلعم کا سا
پھر انصار سے نیک سلوک جنہوں نے رسول اللہ صلعم کو نہ صرف پناہ دی بلکہ اپنے مال اور اپنی جانیں آپ پر قربان کیں
موجودہ لوگوں کے دو گروہ شہر کے لوگ جو تجارت پیشہ ہونیکی وجہ سے مالدار تھے انکے متعلق یہ ہدایت کی گئی
جو بطور ٹیکس لیا جائے وہ ان کے مشورہ اور ان کی رضامندی سے لیا جائے۔ دوسرے
دیہات کے لوگ جن پر اسلام کی جنگی طاقت کا انحصار تھا۔ ان کے متعلق یہ ہدایت کی کہ ان
اچھا مال بطور زکوٰۃ نہ لے لیا جائے۔ اور جو مال زکوٰۃ اُن سے لیا جائے۔ انہی کی بہتری
کیا جائے۔ اور آپ کی آخری وصیت غیر مسلموں کے متعلق تھی جنہیں ذمۃ اللہ کہا گیا ہے
معاہد قوم کہ ان سے معاہدات پورے کئے جائیں اور ان سے کام ان کی طاقت کے مطا
لیا جائے۔ یہ سب گویا اسلام کی حکومت کے اصول ہیں۔

SECTION

fat.com

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ط

اَحَادِیْثُ الْعَمَلِ

مؤلفہ

محمد علی

مترجم قرآن مجید انگریزی، مولف بیان القرآن،
ریلیجن آف اسلام، مینول آف حدیث وغیرہ

Rs. 10/-/-

ادارۂ ادبیاتِ جدید۔ مسلم سٹریٹ سرکلر روڈ۔ لاہور!

Marfat.com
Marfat.com